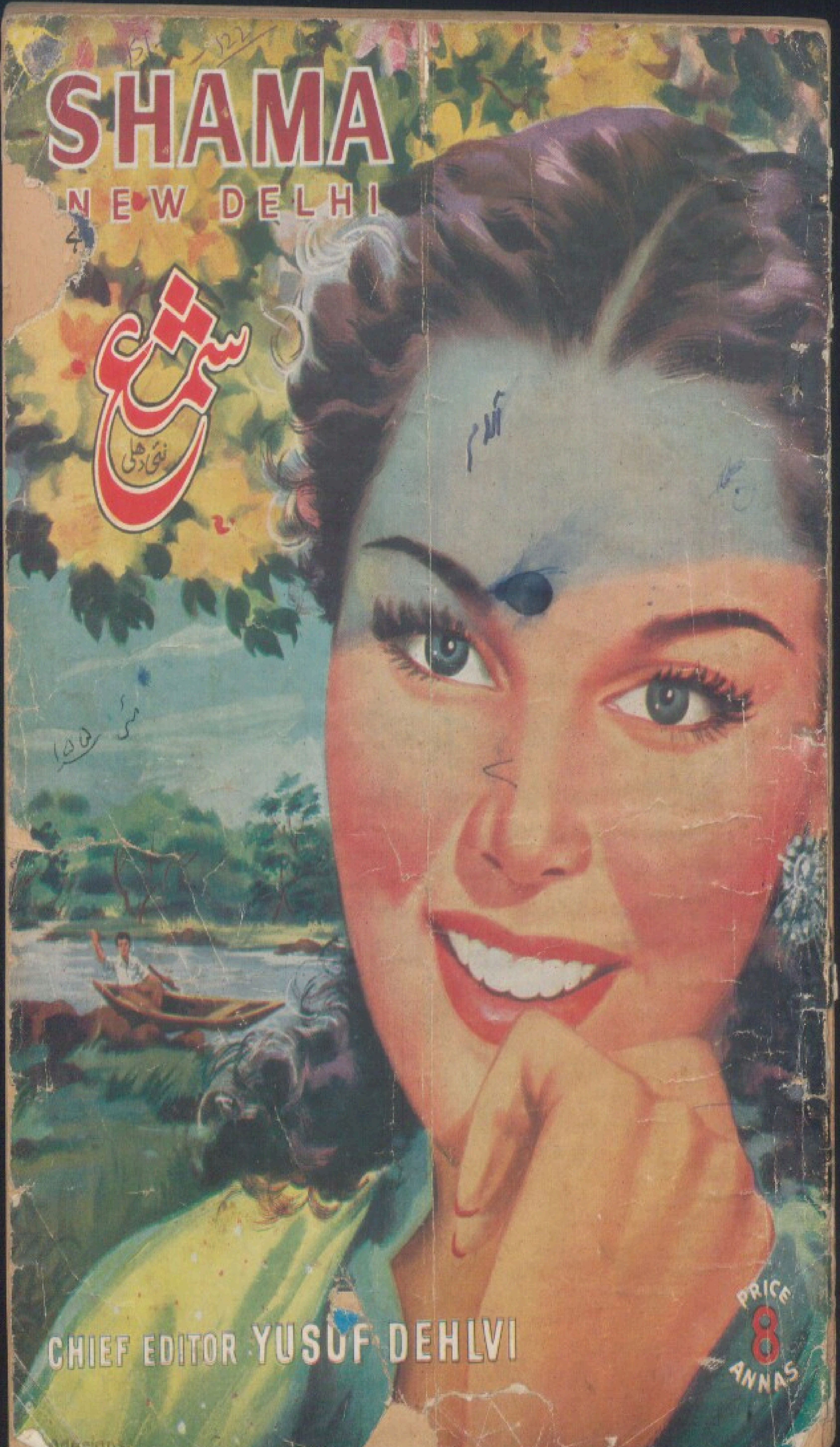

Mushfiq Khwaja Library and Research Centre Karachi-Pakistan

آشا ماتھر : ہمارے خصو[illegible]رت پسند کیمرے کی آنکھ سے

شکیلہ : یہ ارادے تو کئی بار کئے ہیں اس نے

NIZAMI BOOK AGENCY
BUDAUN (U.P.)

مینا کماری : ہم سے تری داستاں اب نہ سنی جائے گی

سمترا : دیکھے نہ ہمیں کوئی محبت کی نظر سے

جبیں : شباب رنگیں، جمال رنگیں، وہ سر سے پا تک تمام رنگیں

راز و نیاز	یونس دہلوی	۹
فلمی اخبار	خبرنگار	۱۱
تلخ حقیقتیں	عکس نگار	۱۵
ایکٹریس کی کہانی	کاروان	۱۹
پردے کے پیچھے	تاک جھانک	۲۵
بازگشت	پروانے	۲۹
مشورہ	سلام مچھلی شہری	۳۳
گھروندا	مہندر ناتھ	۳۴
میری اُجڑی ہوئی شامیں	قتیل شفائی	۵۱
بہکی بہکی ایک نظر	شبنم رومانی	۵۱
غم دل	کرشن گوپال عابد	۵۲
منزل غم، شرط محبت	ساحر ہوشیارپوری	۶۳
ترے ترکش میں کوئی...	علیم اختر مظفر نگری	۶۳
ایش ٹرے	کشمیری لال ذاکر	۶۴
میری بیٹی کو مبرین بنا دو	تابش سلطان پوری	۷۱
بوڑھی بیسوا	پرویز چشتی	۷۱
نولکھا ہیرا	دان مور	۷۲
عالم وحشت	حسن نعیم	۷۹
نغمۂ محفل	سید امین اشرف	۷۹
بزم شمع	یوسف دہلوی	۸۱
جھلکیاں	نیوز ایڈیٹر شمع	۹۵
کسوٹی	تنقید نگار	۹۷
شمع معمّے	ایڈیٹر معمّہ	۹۹

ادبی وفلمی دنیا کا سب سے زیادہ کثیرالاشاعت ماہنامہ
جسے ہرماہ لاکھوں آدمی ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں

مئی ۱۹۵۵
سال ۱۷ نمبر ۵

مدیر اعلیٰ یوسف دہلوی
مدیر یونس دہلوی
مدیر تصاویر ادریس دہلوی

●

صدر دفاتر: آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی
تار کا پتہ: شمع نئی دہلی
ٹیلیفون: ۲۶۰۶۶، ۲۶۰۶۷، ۲۶۰۶۸، ۲۶۰۶۹ (۲۰ اضافتیں)
شاخ: پھاٹک حبش خاں دہلی
ٹیلیفون: ۲۴۸۸۷۔ رہائش ۴۸۶۶۰
لندن دفتر: ۱۹ چالفنٹ کورٹ بیکر سٹریٹ، لندن
این ڈبلیو ون • ٹیلیفون: ویل بیک ۱۱۸۴
دیگر دفاتر: بمبئی اور کلکتہ

●

فی کاپی آٹھ آنے • سالانہ چھ روپے

●

شمع میں شائع ہونے والی بیشتر تصاویر شمع کے اپنے فوٹوگرافروں کی کھینچی ہوئی ہیں اور ان کا حق اشاعت محفوظ ہے۔ انہیں یا شمع میں شائع ہونے والے کسی بھی مواد کو کہیں اور چھاپنے کے لئے باقاعدہ تحریری اجازت لینی ضروری ہے

●

شمع میں شائع ہونے والے تمام ادبی یا نیم ادبی مواد میں نام مقام واقعات اور ادارے قطعی فرضی ہوتے ہیں اور حقیقی افراد مقامات واقعات یا اداروں سے ان کی کوئی مطابقت محض اتفاقیہ ہے جس کیلئے ایڈیٹر پبلشر یا مصنف پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی

●

شمع، انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی، نئی دہلی اور لندن آڈٹ بیورو آف سرکولیشنز بمبئی آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس نئی دہلی اور انڈین لینگویجز نیوز پیپر ایسوسی ایشن بمبئی کا ممبر ہے۔

FAMOUS *throughout* INDIA

The Qutb Minar, Delhi

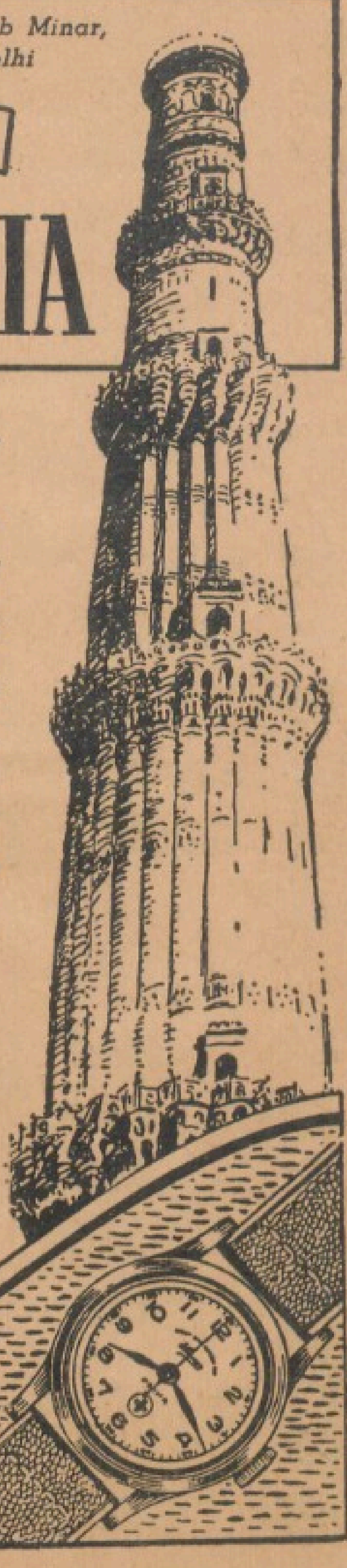

قطب مینار زمانے کی کتنی ہی آزمائشوں سے گزر چکا ہے اور اپنے حسن و
دیر پائی کی وجہ سے دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے
ویسٹ اینڈ کی گھڑیاں بھی بہت کچھ اسی سبب سے دنیا بھر میں مشہور
ہیں۔ ۸۰ برس سے زیادہ ہونے کو آئے کہ وہ اس کا ثبوت دے رہی
ہیں کہ نفیس گھڑیوں میں جو اوصاف ہونے چاہئیں وہ ان میں
موجود ہیں۔ پابندی وقت مضبوطی، پائیداری، اور دلکش بناوٹ
یہ اس لئے کہ وہ اول درجے کے مال سے بنائی جاتی ہیں بہترین
ماہر کاریگر انہیں تیار کرتے ہیں، جنہیں علم ہے کہ ہندوستان کے
بازار کو کس قسم کی گھڑیوں کی ضرورت ہے۔ ڈائل پر آپ ہمیشہ
'ویسٹ اینڈ واچ کمپنی'
کا نام دیکھ لیا کیجئے۔ جب آپ گھڑی خریدنے جائیں۔

West End Watch Co.

BOMBAY CALCUTTA

Write for FREE Catalogue.

SOWAR PRIMA SPECIAL
CENTRE SECOND

Patent Everbright Steel Rs. 185

راز و نیاز

یونس
دہلوی

اب تک تو ہم سمجھتے تھے کہ حکومتِ ہند کی انفارمیشن براڈکاسٹنگ وزارت فلم انڈسٹری کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا برتاؤ کر رہی ہے، اور سوتیلی ماں کی تحقیر آمیز نظریں اکثر بچوں کو بگاڑ بھی دیتی ہیں اس لئے ہمارے ملک کی فلم انڈسٹری کا یوں کرائسس کے جھکولے کھانا اور بے راہ روی میں مبتلا ہونا بے وجہ نہیں ہے۔ اس میں سرکار کی بے پروائی، تحقیر، بے توجہی اور بے خبری کو بھی بڑا دخل ہے لیکن اب فلم انڈسٹری کی نمائندہ انجمن امپا اور براڈکاسٹنگ کی وزارت کے درمیان خط و کتابت کا جو سلسلہ ہمارے علم میں آیا ہے اور اس سے حکومت کے با اختیار لوگوں کی جو نیت کھلی ہے اس نے یہ بھی جتا دیا کہ سرکاری پالیسی میں بہت بڑا کھوٹ ہے۔ نیت کا بھی اور عمل کا بھی۔ اور حکومت اس محاذ پر بھی وہی چال چلنے کی سوچ رہی ہے جو اس نے صنعت اور مزدوروں کے محاذ پر چلی۔ یعنی اپنے دس پانچ چہیتے فدائیوں کو کمر تھپک کر شیر کر دو۔ انہیں دوسرے ہم پیشہ لوگوں سے توڑ لو اور ان سے اپنی ہاں میں ہاں ملوا کر اعلان کر دو کہ نمائندہ جماعت کا کہا ہم نے مان لیا ہے۔ اب جو تائید نہ کرے وہ فتنہ پرور ہے۔ اس آزمودہ نسخے سے "امپا" کی نمائندہ حیثیت اور اس کے جائز مطالبوں کو ٹھکرانے کی سازش کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر کیسکر اور فلمی گانے: نیا جال لائے پُرانے شکاری

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۱۹۵۲ میں مختلف اشاروں سے اور ایک بار کھل کر ڈاکٹر کیسکر (وزیر اطلاعات اور نشریہ) نے فلمی گانوں کے متعلق یہ ریمارک دیا کہ "وہ زیادہ سے زیادہ گندے ہوتے جا رہے ہیں" ان کے اس ریمارک سے کچھ دن پہلے ہی آل انڈیا ریڈیو نے فلمی گانے بجاتے وقت فلم کا نام دینا بند کر دیا۔ اور ۲۳ جولائی کے ایک خط میں ریڈیو کے ڈائرکٹر جنرل نے اس کی تصدیق بھی کر دی۔ غالباً حکومت کا منشا یہ تھا کہ ہندوستانی فلموں کے گانے جب "زیادہ سے زیادہ گندے" ہو رہے ہوں تو گانے

ریڈیو پر فلمی گانے بجائے جانے پر حکومت ہند کی ایک اور چال

اگر مجبوراً نشر بھی کئے جائیں تو ان فلموں کی اور بنانے والوں کی پبلسٹی کیوں کی جائے۔ انھیں تو گمنام ہی رہنے دینا چاہیئے۔

ظاہر ہے کہ اس اوندھی منطق پر "امپا" کا ٹوکنا بالکل بجا تھا۔ "امپا" کے صدر نے وزیر موصوف سے دریافت کیا کہ اوّل تو آپ کو یہ کہنے کا حق کہاں سے پیدا ہو گیا جب کہ آپ کا سنسر بورڈ خود ہی ان فلموں کو گانوں کے ساتھ پاس کرتا ہے۔ اور کافی کاٹ چھانٹ کے بعد پاس کرتا ہے۔ پھر یہ کہ اگر واقعی آپ کا بیان صحیح ہے تو کیا آپ چند مثالیں دے کر بتائیں گے کہ فلمی گانے "زیادہ سے زیادہ گندے" کیوں کر ہوتے جا رہے ہیں۔

جواب اس کا بہت پُر لطف ملا۔ وزیر محکمہ ڈاکٹر کیسکر نے کہا "گندے گانوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اگر اس کے باوجود اس کا احساس آپ کو نہیں ہوتا تو دلیل اور بحث و حوالے سے کوئی بہتر نتیجہ نہیں نکلے گا" اس جواب سے ڈاکٹر کیسکر کی بے چارگی تو خیر ظاہر ہوتی ہی ہے۔ لیکن فلم انڈسٹری اور اس کی نمائندہ انجمن "امپا" کی غیرت مندی کا بھی سوال پیدا ہو جاتا ہے،

غیر منقسم پنجاب کی مشہور اداکارہ اختری جو فلموں میں کام کرنے کے لئے ہندوستان آئی تو دہلی میں شمع کے مدیر اعلیٰ جناب یوسف دہلوی اور مدیر جناب یونس دہلوی سے ملنے آئی۔

مجبوراً انہیں مناسب فیصلہ کرنا پڑا اور ریڈیو کے محکمے کو لکھ دیا گیا کہ جب آپ کا یہی رویہ ہے تو مہربانی کرکے فلمی گانے براڈکاسٹ نہ کیا کیجئے۔ یہ خط ۱۰ اگست ۱۹۵۲ کو بھیجا گیا۔ اور اس کے فوراً بعد ایک ایک کرکے فلم پروڈیوسروں نے ریڈیو کی نشریات سے اپنے معاہدے ختم کر دیئے

اس دو برس میں دونوں طرف خاموشی رہی۔ البتہ کبھی کبھی ڈاکٹر کیسکر اپنے فیصلے سناتے رہے کبھی یہ کہ فلمی گانوں نے تو ملک کا ذوقِ موسیقی بگاڑ دیا ہے۔ ہم ہندستان کی عظیم الشان کلاسیکل (قدیم، استادانہ) موسیقی کو رواج دیں گے کبھی یہ کہ فلمی گانے مغربی موسیقی کی دھن پر ناچتے ہیں، ہم اس بدیسی اثر کو زائل کریں گے اور دیسی موسیقی کو بڑھاوا دیں گے کبھی یہ کہ کلاسیکل موسیقی کا ذوق ابھی ملک میں پختہ نہیں ہے۔ عوام اس سے محظوظ نہیں ہوتے۔ ہم ہلکی عام پسند موسیقی کو آگے لائیں گے مگر معلوم نہیں اس دو برس میں ریڈیو والوں کے ان بلند بانگ دعووں پر کیا گزری کہ پھر ایک بار حکومت کے لبوں کی مہرِ سکوت ٹوٹی۔ اور اب کی بار محکمے کے سکریٹری مسٹر لاڈ نے (خود ڈاکٹر کیسکر نے نہیں) "اپنا" کو اور چند نامور پروڈیوسروں کی ٹولی "پروڈیوسرس گلڈ" کو لکھا کہ آیئے سمجھوتے کی بات کریں۔ ۹ اگست ۱۹۵۴ کو بات ہوئی اور طے پایا کہ اچھا، پہلے کا سارا قضیہ داخل دفتر کیا جائے۔ پھر سے فلمی گانے آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہوں فلم اور اس کے بنانے والوں کے نام کا اعلان کیا جائے۔ پروڈیوسرس کا تقاضا تھا کہ ۲ روپے فی گیت فی بار محکمے کی طرف سے انہیں دیا جائے لیکن مسٹر لاڈ نے کہا کہ ابھی ایک روپیہ فی گیت فی بار ہی لے لو۔ بعد میں جب باہر کے دوسرے ریڈیو تمہیں اس سے زیادہ اجرت دیں گے تو ہم بھی ہمدردی سے غور کریں گے یہ معاہدہ ۵ ستمبر ۱۹۵۴ کو بخیر و خوبی ہو گیا تھا، پروڈیوسر اور فلم فیڈریشن اس پر راضی بھی ہو گئے تھے لیکن ابھی ہفتہ بھر نہ گزرا ہوگا کہ پھر وزارت نشریات نے پرانا تار چھیڑ دیا کہ پروڈیوسر اپنا ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ والا خط واپس لیں۔ جواب دیا گیا کہ وہ شاخسانہ اب اس نئے معاہدے کے بعد ختم سمجھئے۔ ہم اپنے فلمی گانوں کے ریکارڈ طے شدہ شرطوں پر دیتے رہیں گے اور کوئی اختلاف نہ ہوگا لیکن حکومت کو راج ہٹ کا نشہ ایسا چڑھا کہ اس نے کوئی اور بات سننے سے انکار کر دیا۔

اب اچانک ۲۳ فروری ۱۹۵۵ کو ڈاکٹر کیسکر کے محکمے نے اعلان شائع کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "ہماری بلا سے، اگر پروڈیوسر اور ان کی نمائندہ جماعت اپنے ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ والے خط کو واپس نہیں لیتی، نہ لے۔ ہم ان پروڈیوسرس سے معاملہ کئے لیتے ہیں جو ہماری شرائط پر راضی ہیں اور صرف انہی کی فلموں کے ریکارڈ بجایا کریں گے"، حکومت کی ہمدردانہ نگاہ میں ایک محدود ٹولی ہے "پروڈیوسرس گلڈ" جس میں گنتی کے چند بڑے بڑے فلم ساز شریک ہیں۔ اور سال میں جتنی ہندستانی فلمیں بنتی ہیں ان میں گلڈ والوں کی صرف ۵ فیصدی ہوتی ہیں۔ حکومت کا اعلان بتا رہا ہے کہ وہ ان ۵ فیصدی کو ہی نمائندہ فلم ساز مان لے گی اور انہی کی فلموں کے ریکارڈ ریڈیو پر بجائے جائیں گے یعنی باقی ۹۵ فیصدی فلم سازوں کے نمائندے اور ان سے کئے ہوئے معاہدے سب نظر انداز کر دیئے جائیں گے۔

سرکار کی شہ پر اور اپنے مفاد کی خاطر یہ چند فلم ساز بھی اعلانیہ کہنے لگے ہیں کہ ہم اس قضیے میں نہیں پڑتے۔ اور حکومت ہند کے فلمی گانوں پر گندے ریمارک کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ہم تو حکومت سے معاملہ کر لیں گے یعنی ۱۹۵۲ میں جو انھوں نے تھوکا تھا اسے اب چاٹ لینے پر آمادہ ہیں اس طرح گلڈ والے چند بڑے بڑے فلم ساز اور ڈاکٹر کیسکر کی وزارت دونوں نے اس معاملے میں اپنی خود غرضی اور ذاتی وقار کی خواہش کو برہنہ کر دیا ہے۔

ایک ذمہ دار وزیر "پروڈیوسرس گلڈ" یا اسی طرح کے اپنے چند حمایتیوں کی کمر تھپتھپا کر جو عام فلم سازوں اور فلم کاروں کو ٹھوکر مار دینے کی چال چل رہے ہیں اور اپنے حواریوں کو نمائندگی کا سرٹیفکیٹ عطا کرنے کا جال پھینک رہے ہیں وہ نیا بھی مگر بالکل اجنبی نہیں ہے اور ڈاکٹر کیسکر بہتر جانتے ہیں کہ ان کے کرسی اقتدار پر آنے سے پہلے بھی کچھ با اقتدار لوگ یہیں سے ایسے جال پھینکا کرتے تھے جن کے خلاف ہندستانی عوام نے پچاس برس جنگ کی ہے۔ ڈاکٹر کیسکر کو چاہیے کہ وہ پرانی "ہوشیاری" اس طرح نہ دکھائیں کہ ہم انہیں پرانے شکاریوں میں شمار کریں ورنہ ان کی ہر پالیسی اور ہر بیان کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

خواجہ احمد عباس کی دوسری بیوی نیٹا نے حالات سے مجبور ہو کر نوکری کر لی ہے!

عباس صاحب دماغی پریشانیوں کا شکار ہو کر سخت بیمار ہو گئے

بمبئی: (شمع کے نمائندہ خصوصی سے)

شمع کے ماہ فروری کے شمارہ میں خواجہ احمد عباس اور اداکارہ نیٹا کے متعلق چھپی ہوئی خبر کا فلمی حلقوں میں آج کل بہت چرچا ہو رہا ہے اور کچھ لوگ جہاں یہ خبر سن کر دم بخود رہ گئے ہیں وہاں اسے چھاپنے والوں کی جسارت پر بھی سخت حیران و ششدر ہیں. کیوں کہ سب کچھ جانتے ہوئے. کسی نے بھی آج تک خواجہ عباس یا اس پائے کی دوسری اہم شخصیت کے بارے میں کچھ لکھنے کا حوصلہ نہیں کیا. فلمی اور غیر فلمی دنیا کے بیشتر اصحاب کا یہ کہنا ہے کہ شمع ایسی شخصیتوں کے بارے میں تلخ حقائق چھاپ کر فلم انڈسٹری کی بہت بڑی خدمت کر رہا ہے۔

ہم اداکارہ نیٹا کے متعلق تازہ ترین اطلاع اپنے ناظرین تک پہنچانا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ نیٹا نے حالات سے مجبور ہو کر کام کرنا شروع کر دیا ہے اور اپنا اور اپنی بچی کا پیٹ پالنے کے لئے ہارنبی روڈ پر واقع کارتک فوٹو سٹوڈیو میں ایک معمولی ملازمت اختیار کر لی ہے۔ زندگی کی کتنی افسوسناک حقیقت ہے کہ شوہر فلم انڈسٹری کا ایک مشہور فلم ساز، ہدایت کار اور مصنف ہونے کے علاوہ بین الاقوامی شہرت کا ایک جرنلسٹ بھی ہے اور اس کی ایک بیوی اور بچہ، اپنی روزی کے لئے در در کی خاک چھان رہے ہیں۔

خواجہ احمد عباس کے متعلق خبر موصول ہوئی ہے کہ وہ آج کل سخت بیمار ہیں. اور ایک اطلاع کے مطابق، ان کے دماغ کی کوئی نالی پھٹ گئی ہے جس سے ان کی آنکھ کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کچھ حلقوں میں اس بیماری کو عباس صاحب کی دماغی پریشانی کا نتیجہ بتایا جاتا ہے ——

ہم دعا گو ہیں کہ خدا عباس صاحب کی دماغی پریشانیاں دور کرے اور انہیں جلد از جلد صحتیاب کرے "تاکہ وہ ملک و قوم کی خدمت کے لئے پھر کربستہ ہو جائیں۔

خواجہ احمد عباس کی دوسری بیوی نیٹا، اور بچی

فلمی اخبار

تازہ ترین فلمی اطلاعات

مئی ۱۹۵۵

اداکارہ شمی شادی کرنے والی ہے

بمبئی: (شمع کے نمائندے سے)

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی سکرین کی اداکارہ شمی عنقریب ہی شادی کرنے والی ہے. ایک اطلاع کے مطابق. اس کے سپنوں کا دولہا. کافی پیسے والا ہے اور مدراس میں رہتا ہے. اور شمی کو اکثر آج کل مدراس ٹرنک کال کرتے دیکھا گیا ہے —— ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید پاکستانی اداکارہ شمی کی دیکھا دیکھی ہی ہندوستانی شمی کو شادی کا خیال آیا ہے —— خدا کرے. شمی کے سپنے پورے ہوں اور اس کی امیدیں جلد بر آئیں۔

پلے بیک سنگر مینا کپور اپنے باپ سے لڑ جھگڑ کر اسٹوریا ہوٹل میں منتقل ہو گئی !

موسیقار انل بسواس اور مینا کپور کا رومان خطرناک دور میں! انل نے بھی گھر بار چھوڑ دیا

(شمع کے اپنے نمائندے سے)

بمبئی:

چند ماہ پہلے، شمع کی ایک اشاعت میں موسیقار انل بسواس اور پلے بیک سنگر مینا کپور کے رومان کی خبر شائع کی گئی تھی اور یہ امکان ظاہر کیا گیا تھا کہ انل بسواس کی بیوی آشا لتا بسواس بہت جلد اسی بنا پر انل بسواس سے طلاق لے لے گی —— لیکن اُس وقت یہ معاملہ طلاق کی نوبت تک نہ پہنچا اور دب کر رہ گیا۔ اب معتبر ذرائع سے پھر معلوم ہوا ہے کہ یہ رومان پھر سر اُٹھا رہا ہے۔ اور مینا کپور اپنے باپ وکرم کپور (جو فلموں میں کریکٹر ایکٹر بھی ہے) سے لڑ جھگڑ کر، گھر سے چلی گئی ہے اور آج کل اسٹوریا ہوٹل میں

آشا لتا بسواس اور موسیقار انل بسواس: الگ الگ رومان

مقیم ہے۔ جہاں بتایا جاتا ہے، انل بسواس بھی اپنا بوریا بستر اٹھا کر آ گیا ہے۔ اس رومان کی پوزیشن اب یہ ہے کہ انل بسواس اپنا بہت سا وقت مینا کپور کے ساتھ صرف کرتا ہے اور کبھی کبھی اپنے بچوں سے ملنے کے لئے، دادر والے مکان میں جاتا ہے جہاں آشا لتا بسواس آج بھی اپنے بچوں کی دیکھ بھال کر رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انل بسواس اس بات کا منتظر ہے کہ آشا لتا بسواس خود ہی اُکتا کر اُسے طلاق دے دے اور اس کا راستہ صاف کر دے لیکن ایک اطلاع کے مطابق، آشا لتا بسواس، نئے حالات کے تحت اس کے لئے آمادہ نظر نہیں آتی۔

انل بسواس اور مینا کپور کے رومان کی ابتدا کے بارے میں کچھ اور دلچسپ حقائق معلوم ہوئے ہیں جن کا ذکر کرنا یہاں بہت ضروری ہے۔ پتہ چلا ہے کہ انل بسواس سے پہلے مینا کپور ایک پولیس حوالدار سے آنکھ مچولی کھیلا کرتی تھی مگر جب اس نے انل بسواس سے رومان کا آغاز کیا، پولیس حوالدار کو انگوٹھا دکھا دیا گیا۔ انل بسواس کو روز بروز مینا کپور کی طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر ایک روز آشا لتا بسواس کو شک گزرا لیکن کہا جاتا ہے کہ آشا لتا کے استفسار پر انل اس رومان سے صاف طور پر منکر ہو گیا اور کہا کہ بالکل بھائی بہنوں والی بات ہے، گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بتایا گیا ہے کہ اس سے پہلے بھی اپنے رومان کے ابتدائی مرحلوں میں جب انل نے مینا کپور کے گھر آنا جانا شروع کیا تو اس کے باپ وکرم کپور سے یہی کہا تھا کہ مینا کپور محض اس کی لڑکی کی طرح ہے اور چونکہ فلم انڈسٹری میں لڑکی کی خاص دیکھ بھال بہت ضروری ہوتی ہے، اس لئے وہ اسے گھر تک چھوڑنے کے لئے آ جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آشا لتا بسواس نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی انل پر اعتبار کر لیا۔ اور کسی موقع کی تلاش میں رہنے لگی۔ آخر ایک دن جب وہ پاکستان جانے کے لئے "بیلرڈ پائر" میں ٹکٹ خریدنے کے لئے گئی تو اس نے انل اور مینا کپور کو کار میں جاتے ہوئے دیکھا۔ یہ اس کے لئے بہت بڑا ثبوت تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر کار کو روکا لیکن جوں ہی انل نے کار روکی، اور آشا لتا کار میں سوار ہونے لگی، کار سٹارٹ کر دی گئی۔ اس پر زبردست ہنگامہ ہو گیا اور گھر آ کر آشا لتا نے انل کو سخت بُرا بھلا کہا۔ بتایا گیا ہے کہ انل نے پہلی بار ہر بات کا اعتراف کیا۔ اور کہا کہ وہ مینا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ سن کر آشا لتا بسواس نے مینا کپور سے سب حال دریافت کیا اور پتہ چلا کہ دونوں ایک ہی آگ میں دہک رہے ہیں۔ یہ وہی دور تھا جب آشا لتا بسواس پر ایک فلمی مصنف (جس کی کشتی آج کل گمنامی کے "ساگر" میں چکر کھا رہی ہے) نے رومان کا الزام لگا کر، آشا لتا بسواس سے پیچھا چھڑانے کے لئے عدالت تک کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا تھا مگر ایک اطلاع کے مطابق، اسی فلمی مصنف نے کمالِ صفائی سے انل بسواس کی وہ ڈائری اُڑائی تھی جس میں مینا کپور اور دوسری لڑکیوں سے ملاقاتوں کی تاریخیں درج ہوتی تھیں۔ آخر "جوابی حملے" کے ڈر سے، بتایا جاتا ہے، انل بسواس چپکا ہو گیا اور بات دب کر رہ گئی —— لیکن یہ رومان پھر اُبھر رہا ہے اور جب حال ہی میں وکرم کپور نے مینا کپور کو سخت لعنت ملامت کی تو وہ گھر بار چھوڑ کر اسٹوریا ہوٹل میں منتقل ہو گئی —— وہ ہوٹل جو ہمیشہ فلمی دنیا کے بھگوڑے عاشقوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ دیکھیں اب یہ رومان کیا صورت اختیار کرتا ہے۔

فلم انڈسٹری میں نئی بدعت میرین ڈرائیو پر بعض اداکاراؤں نے باقاعدہ "کاروبار" شروع کردیا

ایک اداکارہ برقعہ پہن کر، کار کی بجائے ٹیکسی میں باہر جاتی ہے۔ ایک دوسری اداکارہ کا تمام دھندہ گھر ہی پر ہوتا ہے

(شمع کے نمائندہ خصوصی سے)

بمبئی:

بہت عرصے سے ہمیں اس قسم کی خبریں مل رہی تھیں کہ کچھ اداکاراؤں نے رات کے اندھیرے میں "سوسائٹی گرل" کے طور پر باقاعدہ دھندہ شروع کر رکھا ہے اور یہ "شریف زادیاں" معقول معاوضے کے بدلے، رات کی شوٹنگ کا بہانہ کرکے، اپنے گھر والوں کی آنکھوں میں اکثر دھول جھونکتی ہیں۔ پہلے پہل ہم نے ان خبروں کو اتنی اہمیت نہ دی کیونکہ ایک تو ان کی تصدیق نہیں ہو رہی تھی اور دوسرے، ہماری اطلاع کے مطابق، یہ بدعت صرف معمولی اداکاراؤں تک ہی محدود تھی۔ لیکن اب جب کہ بڑی بڑی ہیروئنوں تک اس بدعت کے پھیلنے کی اطلاعات، نہایت ہی باوثوق ذرائع سے ہم تک پہنچی ہیں، اس راز پر سے پردہ اٹھانا، ہمارے لئے لازمی ہوگیا ہے۔

پتہ چلا ہے کہ "حضرت آدم کی ان نیک بیٹیوں" کے دھندا کرنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو وہی جو کئی سال سے ہمارے ملک میں رائج ہے یعنی ان کے تنخواہ یافتہ نمائندے، میرین ڈرائیو پر "پرزین ڈیری" یا لے اور بی روڈ، چرچ گیٹ کے نکڑ پر کھڑے رہتے ہیں اور بڑی بڑی کاروں میں آنے جانے والے منچلے نوجوانوں کو تکتے رہتے ہیں کہ ان میں سے کون چار پانچ سو روپے خرچ کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ کاروبار رات کو گیارہ ساڑھے گیارہ بجے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ تنخواہ یافتہ نمائندے زیادہ لالچ نہیں کرتے بلکہ جھٹ سے ایک آدھ "مرغا" پھانس کر، قریب ہی کی کسی عمارت سے اداکارہ کو بلا کر، اسے اس "مرغے" کی کار میں دھکیل دیتے ہیں۔ ایک "جمیل و شکیل" اداکارہ کے متعلق جو میرین ڈرائیو پر ایک بہت بڑے "محل" میں رہتی ہے، یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس نے سارا انتظام گھر ہی پر کر رکھا ہے کیوں کہ وہ باہر جاکر شناخت ہونے پر، بدنامی کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ایک اور اداکارہ (جس کا ایک پنجابی فلم ساز و ہدایت کار شاید چوتھا خاوند ہے) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے خاوند کی نظروں سے بچ کر تمام کاروبار گھر سے باہر کرتی ہے اور جب بھی اسے باہر جانا ہوتا ہے وہ برقعہ پہن کر، کار کے بجائے ٹیکسی میں جاتی ہے۔

اس کاروبار کا دوسرا طریقہ قدرے سائنٹفک ہے۔ اور اس کی پہلی منزل ریس کا میدان ہوتا ہے یا کولابا کا کوئی ہوٹل! —— ان میں سے کسی ایک جگہ کسی امیر عیاش سے تعارف ہوتے ہی، اس قسم کا کاروبار کرنے والی اداکارائیں، انگلی پکڑتے پکڑتے، دامن پکڑ لیتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ روپیہ بٹورنے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ریس کورس یا ہوٹل کی دوستی کے ناتے کسی کو روپیہ دینا شروع کرے گا، وہ اس کے بدلے کوئی نہ کوئی "محنتانہ" بھی ضرور لے گا۔

ایک پارہ صفت اداکارہ کے متعلق ایسی کئی اطلاعات ہمیں مل چکی ہیں جن میں سے ایک دلچسپ اطلاع، ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کی جاتی ہے —— کہا جاتا ہے کہ ریس کورس میں یہ پارہ صفت اداکارہ، ایک امیر عرب سے متعارف ہوئی اور کچھ ہی دن کے بعد اس نے اس عرب کی رہائش گاہ واقع لے روڈ پر آنا جانا شروع کر دیا یہ عرب ایک بہت ہی نیک بیوی کا خاوند ہے۔ لہٰذا اس اداکارہ نے روپیہ بٹورنے کی مہم کا آغاز، اس کی بیوی ہی سے کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق، اداکارہ نے اپنی انگوٹھی اس کے پاس رکھ دی اور کہا کہ یہ انگوٹھی فلاں "پرنس" نے مجھے دی تھی۔ یہ بہت قیمتی ہے۔ اگر ہو سکے تو مجھے اس پر کچھ روپے دے دو، مجھے سخت ضرورت ہے —— بتایا گیا ہے کہ اس نیک عورت نے محض رحم کھا کر کبھی چار سو اور کبھی پانچ سو —— کل دو ہزار روپے اس اداکارہ کو دے۔ اس کے بعد اداکارہ نے، گھر میں آمد و رفت کے دروازے کھلے دیکھ کر عرب پر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ اور چند ہی دن میں پانچ سو روپے اینٹھنے میں کامیاب ہو گئی —— اور اس کے بدلے عرب اس اداکارہ کو لے کر نہ معلوم کہاں کہاں گھومتا رہا۔ چند دن کے بعد جب عرب اور اس کی بیوی کے درمیان اس اداکارہ کا ذکر آیا تو سارا راز کھل گیا۔ عرب کی بیوی کو بہت غصہ آیا اور ایک روز جب وہ اداکارہ اس کے گھر آئی تو اس نے اسی گھڑی انگوٹھی واپس کر دی اور لعن طعن کرتے ہوئے کہا کہ اسے دو ہزار روپیہ واپس نہیں چاہیئے لیکن اگر آئندہ اس نے اس قسم کی کمینی حرکتوں کے لئے اس کے گھر میں قدم رکھا تو وہ اس کی ٹانگیں توڑ دے گی کہا جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ اداکارہ کبھی اس عرب کے ہاں نہیں گئی —— اور شاید اب کسی نئے شکار کی تلاش میں ہوگی۔

اگرچہ سائنٹفک اور غیر سائنٹفک طریقے سے کاروبار کرنے والوں کی فہرست روز بروز طویل ہوتی جا رہی ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ میرین ڈرائیو پر کوئی شریف ایکٹرس نہیں بستی۔ ہمارا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بعض اداکاراؤں نے کافی عرصے سے اس بدعت کی ابتدا کر رکھی ہے۔ نہ معلوم اس کی انتہا کیا ہوگی؟

اروِند

اعلیٰ قسم کے کپڑے

سینفورائزڈ طریقے سے سکڑایا ہوا

شرٹنگ — پوپلن — کوٹنگ

اور

رنگ برنگے پرنٹس

وائل — کیمرک — پوپلن

اروند ملز لمیٹیڈ احمد آباد-۲

PNJ-AR-101

تلخ حقیقتیں

عکس نگار

یوں تو عام زندگی میں بھی "تلخ حقیقتوں" کی بے شمار مثالیں بکھری پڑی ہیں۔ مگر فلم انڈسٹری سے متعلقہ اصحاب کی تلخ حقیقتیں امتیازی شان رکھتی ہیں .... گھرانے تباہ ہو رہے ہیں زندگیاں گل سڑ رہی ہیں مگر ارباب فلم ہیں کہ ان تلخ حقیقتوں کی تلخی کو کم کرنے کی بجائے اسے تلخ تر بنا رہے ہیں نہ جانے یہ لوگ کب راہ راست پر آئیں گے اور "تلخیاں" کب "شیرینی" میں بدلیں گی۔ ہمارا یہ باتصویر فیچر، فلم انڈسٹری کی چند تلخ حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ ہم نے دیدہ دانستہ تصویروں کے مفصل عنوان نہیں دئے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تصویریں، تصویریں نہیں ہیں بلکہ کچھ ایسے عنوان ہیں جن کے تحت مضمون لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

(مدیر)

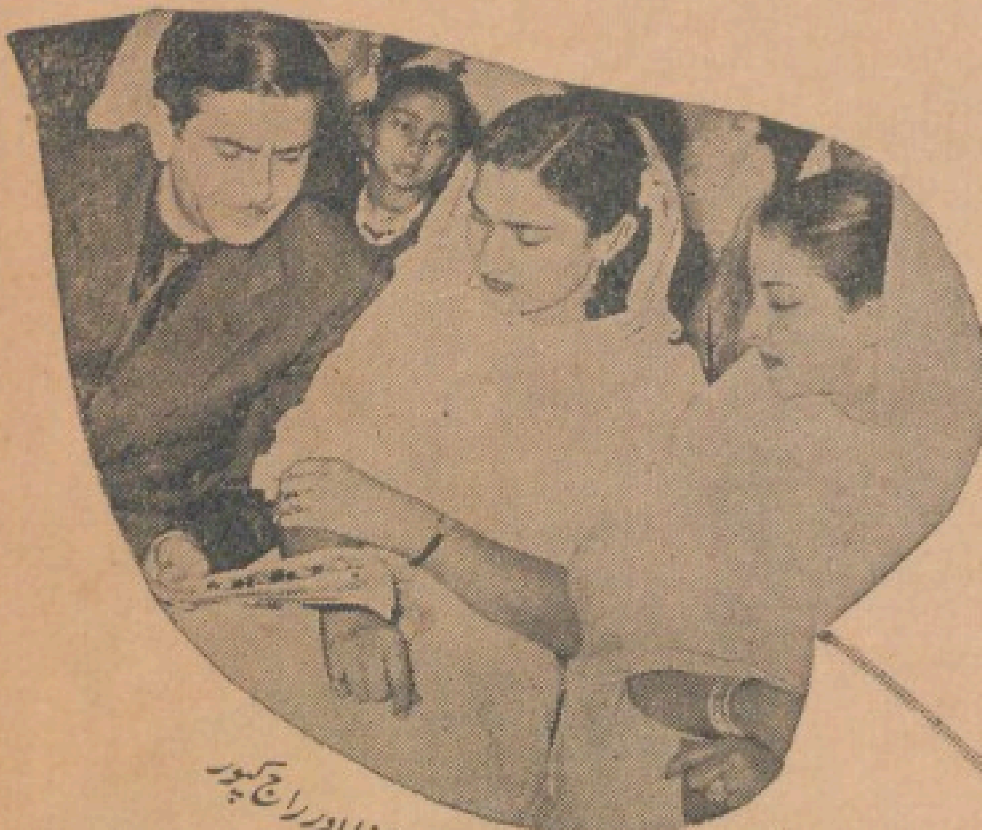

نرگس راج کپور کی بیوی کرشنا اور راج کپور

ہدایت کار کیدار شرما اور گیتا بالی

تلخ حقیقتیں

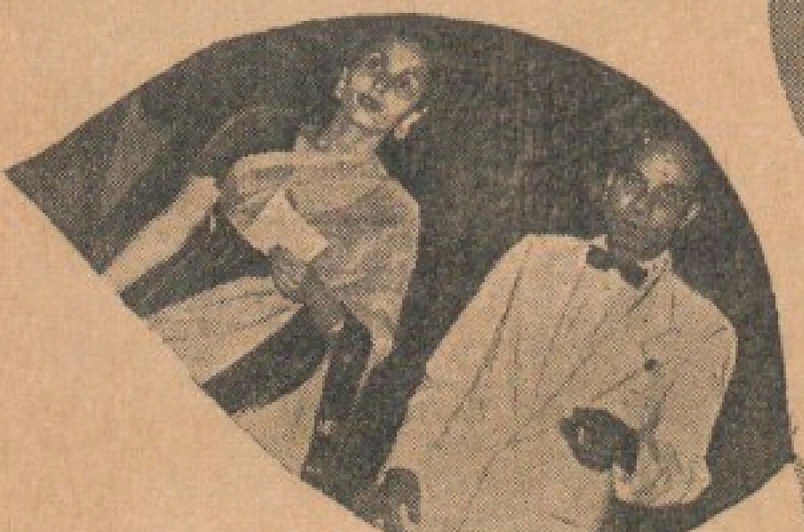

موتی لعل اور شوبھنا سمرتھ

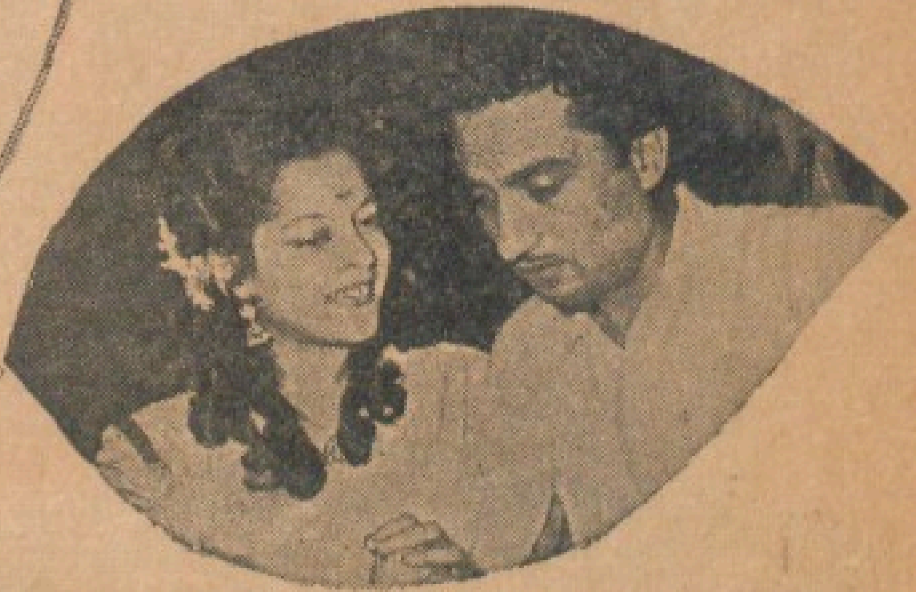

پروڈیوسر ڈائرکٹر رمیش سہگل اور نلنی جیونت

ساؤنڈ ریکارڈسٹ ایشان گھوش اور اداکارہ ثریا

ننھی حقیقتیں

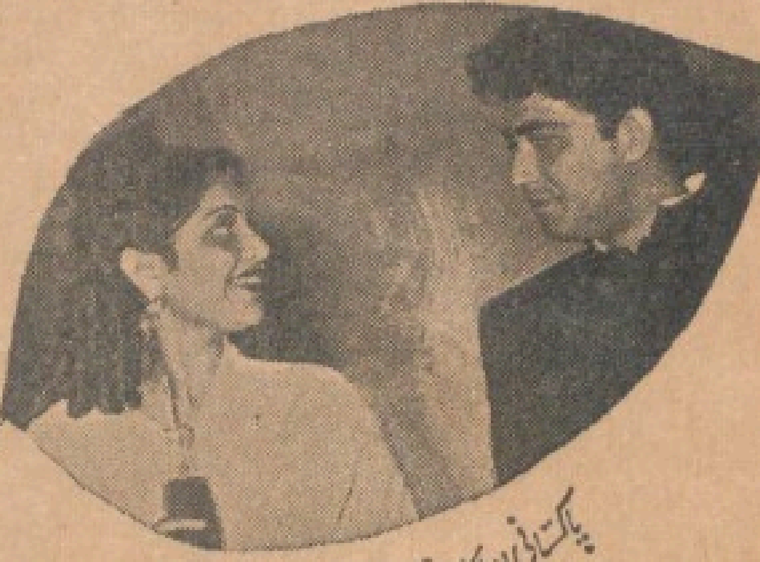

پاکستانی اداکار عشرت عرف درپن اور اداکارہ نگار

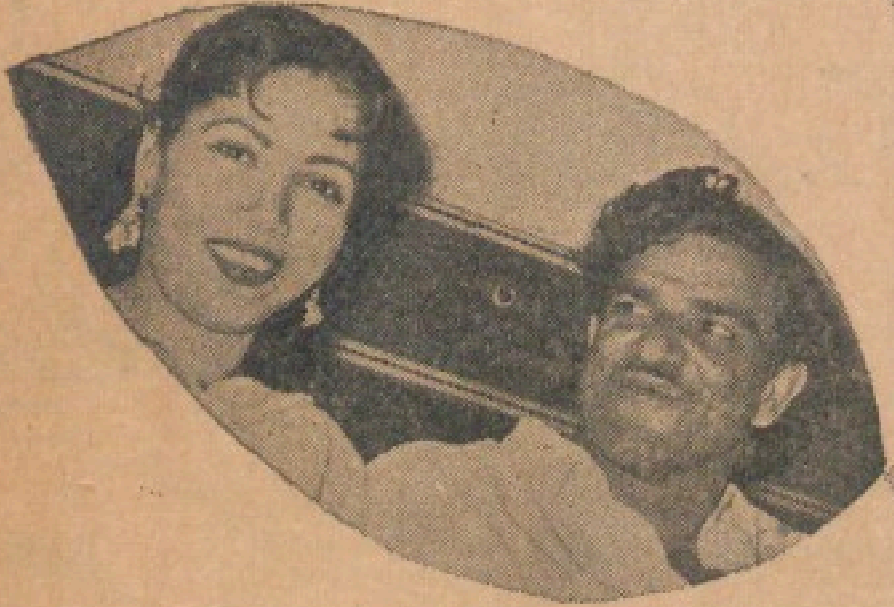

آصف اور ستارہ

بنگالی اداکارہ نیتا گوہا اور اداکار اوم پرکاش

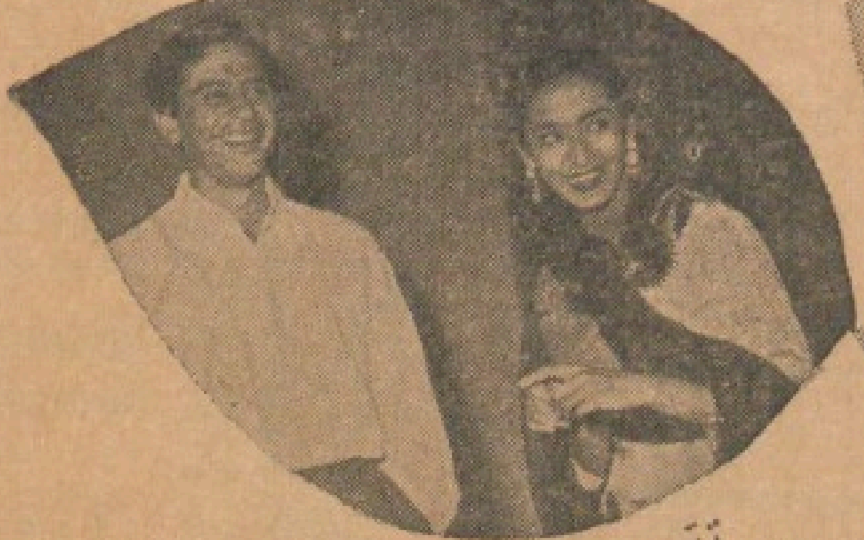

نوتن اور ناصر خاں

تازگی بخش

جیسے صبح کی پھوار!

دمک اور تمتماہٹ

جو گھنٹوں بنی رہتی ہے!

کشمیر بو کے ٹالکم پاؤڈر چھڑکنے سے آپ کا
جسم کتنی تازگی محسوس کرتا ہے اور اس کی دمک
اور تمتماہٹ کا تو کہنا ہی کیا ہے جو گھنٹوں تک
بنی رہتی ہے۔ یہ زائد رطوبت کو جذب کرتی.... جلد کی
چپچپاہٹ اور سوزش کو آرام دیتی...... اور آپ کو
ٹھنڈک اور تازگی بخشتی اور معطر رکھتی ہے۔

کولگیٹ سنہ ۱۸۰۶ء سے
اعلیٰ درجے کے مال کے ہم معنی ہے۔

کشمیر بوکے

ٹالکم پاؤڈر

جس میں مردوں کی پسندیدہ خوشبو ہے۔

CBG/13

ایکٹرس کی کہانی ، ڈرائیور کی زبانی

بات کہنے کی نہیں، مگر کہے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔ لوگ مجھے مشہور اداکارہ عقیلہ کا ایک ادنیٰ ملازم سمجھتے ہیں جو گھنٹی کی آواز سُن کر جھٹ سے دروازے پر جاتا ہے اور ملاقاتی کا نام و پتہ معلوم کر کے عقیلہ کو اطلاع دیتا ہے ——— مگر درحقیقت میں عقیلہ کا ملازم نہیں ہوں ——— اس کا باپ ہوں! آپ چونک کیوں گئے؟ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں۔ عقیلہ اس لائن میں کام کر رہی ہے جس میں ایسے حادثے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ یہاں باپ کو پہلے دلاّل، پھر ڈرائیور اور پھر ملازم بنا دینا اتنا ہی عام ہے جتنا کسی ملازم کو پہلے ڈرائیور پھر دلاّل اور پھر باپ بنا لینا! ——— میری حالت میں فرق صرف اتنا ہے کہ دلال بننا میرے حصے میں نہیں آیا۔ کسی وقت میں عقیلہ کا باپ تھا، پھر کچھ سال تک اس کا ڈرائیور رہا اور اب ضعیف العمری میں موٹر چلانے کا کام کرنے کے ناقابل ہو جانے کے باعث گھر کا ملازم ہوں۔ یہ بھی میری بچی اور میری مالکن کا کرم ہے کہ بیسویں صدی کے افراتفری کے اس دور میں میرا اتنا خیال رکھتی ہے ورنہ دولت، شہرت اور رتبہ پانے کے بعد کون پوچھتا ہے اپنے ڈرائیور کو؟ .... "ناشناسی" کے اس زمانے میں کون پہچانتا ہے اپنے باپ کو؟

مجھے عقیلہ سے کوئی شکایت نہیں۔ وہ جس طرز کی زندگی بسر کرتی رہی ہے، یا آج کل بھی بسر کر رہی ہے۔ اس میں عقیلہ کو کوئی دخل نہیں پہلے کم سنی تھی۔ حالات کا زور کے مجبور کر کے اس سے جو کچھ کرایا جاتا تھا، وہ کرتی رہی۔ اب سب کچھ ایک عادت ایک فطرت، اور ایک معمول بن چکا ہے ——— بالکل اسی طرح جیسے انسان صبح اٹھتا ہے، مونہہ دھوتا ہے، نہاتا ہے ناشتہ کرتا ہے، کام کرتا ہے، آرام کرتا ہے، اور رات کو سو جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عقیلہ معصوم ہے۔ میرا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ وہ اپنی خواہش کے خلاف ایک مچھلی کی طرح حالات کے نوکیلے کانٹے میں پھنسی۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوا، اسے ہونا ہی تھا مگر جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ نہیں ہونا

ایکٹرس کی کہانی، ڈرائیور کی زبانی

جائیے۔ اسے روکا جاسکتا ہے عقیلہ سدھر سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے سر پر بیٹھی ہوئی ناگن کا زہر ختم کردے یا اس کا سر کچل کر رکھ دے ـــــ اور یا اس کے سائے سے نکل جائے۔ میں اس مضمون میں جو کچھ لکھنا چاہتا ہوں، اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ "اس ناگن" کے "پس پردہ" حالات پر سے پردہ اٹھا کر اصلی حالات واضح کئے جائیں تاکہ اس آئینے میں اپنی بھیانک صورت دیکھنے کے بعد، یہ "ناگن" لالچ چھوڑ دے۔ اپنی اوقات پر رہے، دو بچیوں کو اپنے "گناہ آلود" نقش قدم پر چلانے کے بعد میری تیسری بچی کو شریفانہ زندگی بسر کرنے دے۔ اور بس! میں اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا، مجھے اپنا غم نہیں، میرا کیا ہے، روکھی سوکھی کھا کر کسی کونے میں پڑ کر زندگی کے باقی ماندہ دن گزاروں گا۔ میری بچیاں مجھے باپ نہیں کہہ سکتیں۔ کوئی پرواہ نہیں بچوں کی محبت مجھے نہیں مل سکتی، اس کا بھی کوئی دکھ نہیں! ـــــ لیکن دکھ ہے تو صرف اس بات کا کہ گھر میں شراب کا دور چلتا ہے، محفل منعقد ہوتی ہے۔ لوگ جھومتے ہیں، سودا ہوتا ہے، اور نشے میں ڈوبی ہوئی آنکھیں، رات کے اندھیرے میں سانپ کی طرح لہراتی ہوئی، میری آنکھوں کے سامنے، میری عزت کو ڈستی ہیں ـــــ گنہگار چند سکوں کے لئے اور گنہگار بنتا ہے اور میں دل مسوس کر رہ جاتا ہوں۔ میرا کوئی بس نہیں چلتا۔ میری ہر آواز "صدا بہ صحرا" ثابت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب میں وہ سب کچھ کہنا چاہتا ہوں جو میرے سینے میں اب تک راز بن کر دفن ہے، ممکن ہے، سب کچھ پڑھ کر..... آئینہ دیکھ کر کوئی اپنے خدوخال سنوار لے بشرطیکہ شرم و حیا کا ذرا سا بھی مادہ اب تک باقی رہا ہو! مجھے معلوم ہے کہ میں یہ سب کچھ لکھ کر بہت بڑا خطرہ مول لے رہا ہوں۔ گناہ اور بے شرمی کی زندگی کا راز کھلنے کے بعد انسان یا تو سدھر جاتا ہے اور یا اس سے بھی بدتر زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں، میرا گھر سے نکال دیا جانا یقینی امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حالات سدھر جائیں اور بگڑی بات بن جائے تو مجھے اس قربانی پر فخر ہوگا میری زندگی ہی اب کے سال کی ہے۔ جوں توں کر کے کہیں نہ کہیں کٹ ہی جائے گی۔

وہ "ہستی" جسے میں نے ناگن کا خطاب دیا ہے، ایک ایسی ہی اوباش قسم کی عورت ہے جس نے زمانے کے بہت سے پیچ و خم دیکھ رکھے ہیں۔ اس کا نام ملکہ ہے ملکہ نے اپنے آپ کو کہیں عقیلہ کی ماں اور کہیں عقیلہ کی بڑی بہن مشہور کر رکھا ہے مگر وہ نہ تو ماں ہے اور نہ بڑی بہن! ـــــ وہ کون تھی، کیا ہے، کیا کرتی رہی ہے اور کیا کر رہی ہے؟ ـــــ یہ ذرا غور سے سنئے!

ملکہ ایک عربی عورت ہے۔ وہ کہاں اور کیسے پیدا ہوئی، یہ تو شاید اسے خود بھی معلوم نہیں۔ میں اسے اس وقت سے جانتا ہوں جب میں سیوری میں موٹروں کی ایک مشہور فرم میں ایک موٹر ڈرائیور کی حیثیت سے کام کیا کرتا تھا ان دنوں ملکہ فلموں میں ایک معمولی ایکسٹرا اداکارہ کی حیثیت سے کام کیا کرتی تھی۔ اس کی فلمی آمدنی کچھ زیادہ نہیں تھی بلکہ فلمی اور غیر فلمی حلقوں سے "غیر فلمی سرگرمیوں" کے بدلے کمائی گئی آمدنی سے اس کی گزر اوقات ہوتی تھی۔ اس وقت اس کی صورت، آج کی طرح بھدی اور جسم موٹا نہیں تھا بلکہ بن سنور کے وہ کافی جاذب نظر دکھائی دیتی تھی۔ فلم سازوں اور ہدایت کاروں کے علاوہ، باہر کے لوگوں کا بھی اس کے ہاں کافی آنا جانا تھا۔ کیوں کہ وہ "سدا سہاگن" قسم کی عورتوں میں سے تھی۔

اسے میری بے وقوفی سمجھئے یا بدقسمتی کہ یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی میں ملکہ کی محبت میں آگیا۔ میری آمدنی کم تھی اور اخراجات زیادہ! میری بیوی مر چکی تھی اور سر پر تین لڑکیوں (جن کے موجودہ نام عقیلہ، بے نور اور رباب ہیں) کی پرورش کا بوجھ تھا۔ یوں تو کمپنی نے رہائش کے لئے مجھے ایک کوارٹر دے رکھا تھا مگر لڑکیوں کی دیکھ بھال کے لئے ماں کا ہونا لازمی تھا۔ میں نے دوسری شادی کرنے کی بجائے لڑکیوں کو یتیم خانے میں بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر ان ہی دنوں چونکہ ملکہ سے میرے تعلقات کافی بڑھ چکے تھے اس لئے میں نے ملکہ کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے بڑی لڑکی کو ملکہ کے ہاں بھجوانے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ جب ملکہ نے تینوں لڑکیوں کو دیکھا تو اس نے ایک کے بجائے دو بڑی لڑکیوں کو پالنے پوسنے کی ذمہ داری لے لی۔ اور تیسری لڑکی کو یتیم خانے میں بھیج دیا گیا۔

ملکہ نے عقیلہ اور بے نور کو اپنی پناہ میں لے کر فلم کمپنیوں کے چکر کاٹنے شروع کئے۔ عقیلہ کم سن تھی اور خوب صورت! ملکہ کی تعلیم نے وقت سے پہلے ہی "وادیٔ شباب" میں اس کا قدم رکھوا دیا۔ وجہ یہ تھی کہ ملکہ کے پروانوں کی تعداد

کم ہوتی جارہی تھی، اس لئے وہ اپنی تابانی کے بالکل ختم ہو جانے سے پہلے ایک اور شمع جلانا چاہتی تھی تاکہ زندگی کے آخری ایام اندھیرے میں نہ گزریں ——— میں اس کے ارادوں سے اچھی طرح واقف تھا مگر محبت کے اندھے پن اور حالات نے مجھے مجبور کر رکھا تھا۔

زمانہ ساز ملکہ نے بہت جلد ہی عقیلہ میں ایک ایسی شمع روشن کر دی جس کے اردگرد منڈلانے والے پروانوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ عقیلہ کو فلموں میں بھی کام ملنے لگا اور ملکہ کے لئے شراب اور دیگر ضروریاتِ زندگی کے اخراجات بھی حسبِ سابق پورے ہونے لگے۔ فلمی دنیا میں جب بھی اس سے ان لڑکیوں کے باپ کے بارے میں پوچھا جاتا، وہ بڑی صفائی سے کہتی کہ ان کا باپ، بمبئی کے قریب ہی واقع ایک ریاست کا نواب ہے جس سے ملکہ اپنے تعلقات کی کہانیاں بڑے فخر سے سنایا کرتی تھی۔

یہ عقیلہ کے موجودہ عروج سے بہت پہلے کا ذکر ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ملکہ جوں توں کر کے گھر کا خرچ چلا لیتی تھی۔ مگر پھر بھی ملکہ کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ کم سے کم کھانے پینے کا خرچ باہر ہی سے نکلے۔ لہٰذا یہ واقعہ ہے کہ وہ عقیلہ اور بے لور کو لے کر کسی نہ کسی بڑی ایکٹرس کے ہاں عین کھانے کے وقت پہنچ جاتی تھی۔ ان ہی دنوں کا ایک واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ مشہور اداکارہ رما میرین ڈرائیو کے ایک مشہور ہوٹل میں مقیم تھی اور لنچ یا ڈنر کے وقت، اپنی لڑکیوں کو لے کر ملکہ کا وہاں آنا معمول بن چکا تھا۔ رما ان لوگوں سے کبھی کبھی اکتا بھی جاتی تھی۔ مگر وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی، ایک روز رما کے ہاں ایک پارٹی کا اہتمام تھا حسبِ معمول، ملکہ بھی اس پارٹی میں شامل تھی۔ ملکہ ایسی پارٹیوں میں خوب کھل کر گل کھلاتی تھی۔ اس پارٹی میں بھی وہ دو تین پیگ چڑھا چکی تھی۔ جب اسے محفل میں ناچنے اور گانے کے لئے کہا گیا تو وہ اس درخواست کو اپنی عزت سمجھتے ہوئے اٹھی اور ناچنے لگی۔ ایک عینی شاہد کا کہنا ہے کہ پانچ منٹ کے مظاہرے کے بعد اسے اپنی کوئی سدھ نہ رہی اور عورتوں اور مردوں کی موجودگی میں برہنگی اس کے جسم پر بھی ناچنے لگی۔ اس پارٹی میں ہندوستان کے مشہور شاعر پیمانہ نظامی بھی موجود تھے۔ برہنگی کا رقص دیکھ کر دانتوں میں انگلیاں دبانے والوں میں وہ بھی شریک تھے۔ پارٹی ختم ہونے پر پیمانہ نظامی ملکہ کو گھر تک چھوڑنے گئے۔ وہ ملکہ کے "حسنِ اخلاق" سے بہت متاثر ہوئے تھے اور اسی جذبے کے تحت وہ ملکہ کی پیشانی چوم کر اسے داد دینا چاہتے تھے۔ لیکن ملکہ بڑی ہوشیار نکلی۔ بولی "یہ حرام ہے جب تک تم مجھ سے شادی کے لئے تیار نہ ہو بوسہ نہیں لے سکتے" ——— پیمانہ نظامی یہ سن کر حیران رہ گئے اور یہ نہ سمجھ سکے کہ ملکہ کس قسم کی عورت ہے اور آخر اس کا

انکار کرنے کا مقصد کیا ہے۔ اس روز سے لے کر آج تک پیمانہ نظامی کے دل میں ملکہ کی بہت عزت ہے۔

یہ وہ وقت تھا جب لوگ عقیلہ کو ایک فلم ایکٹرس کی حیثیت سے کم اور پیشہ ور لڑکی کی حیثیت سے زیادہ جانتے تھے۔ اور ہدایت کار، اسسٹنٹ، جرنلسٹ اور ایڈورٹائزنگ منیجر ——— جس کسی کو بھی موقعہ ملتا تھا عقیلہ سے فائدہ اٹھاتا تھا۔ اس کے عوض عقیلہ کو یا تو فلم میں معمولی کام مل جاتا تھا یا اس کام کا معاوضہ پورا اور وقت پر مل جاتا تھا اور یا اخباروں میں تصویریں چھپ جاتی تھیں۔ اسی دوران میں ملکہ نے محمد حسین نامی ایک شخص کی کافی حوصلہ افزائی کی جو انگریزی کے ایک ہفتہ وار اخبار میں شعبہ اشتہارات کا منیجر تھا۔ محمد حسین شریف خاندان سے تعلق رکھنے کی بنا پر ضرورت سے زیادہ جذباتی واقع ہوا تھا۔ اس نے عقیلہ کے ہاں کافی آنا جانا شروع کیا۔ عقیلہ اور وہ اکیلے کمرے میں بیٹھے رہتے اور ملکہ کوئی اعتراض نہ کرتی۔ محمد حسین عقیلہ کی پبلسٹی کیا کرتا تھا اور اپنے تعلقات کی بنا پر کہیں نہ کہیں اسے کام بھی دلا دیا کرتا تھا۔ اس نے تفریح، پکنک اور سینما وغیرہ میں عقیلہ کو ساتھ لے جا کر، عقیلہ اور اس کے خاندان پر کافی روپیہ خرچ کیا اور اس کے بدلے میں اسے کچھ بھی نہ ملا ——— عقیلہ ملکہ کے اشاروں پر محمد حسین کو بے وقوف بنا رہی تھی۔ اور محمد حسین کے حلقہ احباب سے جتنا بھی فائدہ اٹھا سکتی تھی، اٹھا رہی تھی۔ اس کے فوراً بعد عقیلہ اور ملکہ نے محمد حسین کو انگوٹھا دکھا دیا۔ محمد حسین کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ اس کے بعد سے لے کر آج تک عقیلہ اور ملکہ، محمد حسین کو پہچاننے سے بھی قاصر رہی ہیں ——— میں نے محمد حسین کے انجام کو آغاز ہی میں بھانپ لیا تھا لیکن میں اسے انتباہ کرتا بھی تو کوئی فائدہ نہ ہوتا۔ ان حالات میں محمد حسین تو کیا، کوئی شخص بھی ہوتا زہر کو امرت ہی سمجھتا۔

ملکہ کے شکنجے میں عقیلہ کا شباب پگھلتا رہا۔ چھوٹی بہن بے لور اپنی بڑی بہن کے نقشِ قدم پر چلنے کی مشق کرتی رہی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ملکہ کا مکان دن رات ایک قمار خانہ بن گیا۔ یہاں ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ درج کرنا بہت ضروری ہے جس سے ملکہ کی زمانہ سازی اور "جہاں دیدہ" فراست پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ جن

دنوں ملکہ اور عقیلہ کا ساتھ، رات دن سکّے بنا رہا تھا۔ ان ہی دنوں میں آس پاس کے رہنے والے لوگوں نے پولیس کو خبر کر رکھی تھی۔ اور اسی شکایت کی بنا پر پولیس کاروائی کرنے ہی والی تھی کہ پھیلتے پھیلتے یہ بات ملکہ کے کانوں تک بھی جا پہنچی۔ ملکہ بہت گھبرائی اور سوچنے لگی اب یہ کھیل ذرا ہوشیاری سے کھیلنا چاہیئے ورنہ دم بھر میں تمام سکّے ناک کے راستے نکل جائیں گے اور جیل کی ہوا الگ کھانی پڑے گی ـــــ جس روز ملکہ کو یہ اطلاع ملی کہ آج ہی رات پولیس اس کے ہاں چھاپہ مارنے والی ہے، اسی شام ملکہ عقیلہ اور بے نور کو ساتھ لے کر کولابا سے دادر چلی گئی۔ جہاں بہت سے فلمی لوگ رہتے تھے۔ اس کی قسمت اچھی تھی۔ ہدایت کار ستیندر نندہ کا دفتر ان دنوں بہت کشادہ تھا ملکہ نے سمجھا بجھا کر، اپنی رہائش کے لئے ایک کمرہ خالی کرا لیا۔ ستیندر نندہ یاروں کے یار تھے۔ دفتر کی طرح ان کا دامن بھی بہت وسیع تھا اور دامن کی اس وسعت اور دفتر کی اس کشادگی میں نہ معلوم کتنی "ملکائیں" اور "عقیلائیں" سما چکی تھیں۔

ادھر پولیس نے ملکہ کی رہائش گاہ واقع کولابا پر چھاپہ مارا مگر اسے مقفل پا کر واپس چلی آئی۔ پولیس کمشنر نے ملکہ کا پیچھا کرنے اور انہیں صحیح حالات سے آگاہ کرنے کے لئے سخت احکام جاری کر رکھے تھے۔ اندریں حالات پولیس سے ملکہ کا غائب رہنا مشکل تھا۔ آخر پولیس نے سمن جاری کیا جس میں ملکہ پر نابالغ لڑکیوں سے پیشہ کرانے کا الزام لگایا گیا اور سرکاری طور پر ان لڑکیوں کا طبی معائنہ کرانے کا حکم دیا گیا۔

جب ملکہ کو سمن کی خبر ملی تو وہ فوراً اپنے ایک پرانے کرم فرما وکیل کے ہاں گئی جو جیکب سرکل پر رہتا تھا۔ وکیل موصوف کو ہر قیمت پر مقدمہ جیتنے اور زیادہ سے زیادہ فیس دے کر مقدمہ تیار کرنے کے لئے آمادہ کیا گیا۔

وکیل موصوف نے ملکہ سے صاف صاف کہا کہ اگر ڈاکٹر نے اپنے معائنے میں یہ لکھ دیا کہ لڑکیاں پیشہ کرتی ہیں تو قانون ملکہ کو سخت سے سخت سزا دے گا اور اگر لڑکیاں پاک ہیں تو اسے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

یہ سن کر ملکہ کے پسینے چھوٹنے لگے۔ اس نے وکیل موصوف سے کہا کہ کسی طرح بھی یہ معائنہ رکوانا چاہیئے۔ وکیل موصوف نے دنیا دیکھ رکھی تھی۔ وہ بات کو تاڑ گئے۔ مگر پھر بھی ملکہ سے اقرار کروانے کے خیال سے کہنے لگے کہ ملکہ، اگر لڑکیاں پاک ہیں تو اس میں ڈرنے کی کون سی بات ہے۔ ملکہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ کیسے کہتی کہ لڑکیاں یہ قدم اٹھا چکی ہیں۔ اس نے وکیل موصوف کو بے وقوف سمجھتے ہوئے کہا "وکیل صاحب، گھر میں نوکر چاکر ہیں، لڑکیاں جوان ہیں۔ میں دن بھر ان پر نظریں جمائے تو نہیں بیٹھ سکتی۔ ممکن ہے، میری غیر موجودگی میں .... بہرحال وکیل صاحب، کوئی ایسی ترکیب نکالئے، جس سے یہ ڈاکٹری کا معاملہ رُک جائے ـــــ"

یہ سن کر وکیل نے صاف طور سے کہا "دیکھو، ملکہ، غلطی لڑکیوں کی ہو یا تمہاری! لڑکیاں نابالغ ہیں جن کی ذمہ داری تمہارے سر پر ہے۔ اگر کسی طرح بھی ڈاکٹر نے تمہارے خلاف رپورٹ دے دی تو سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی اور اگر تمہیں یقین ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں تو معائنہ ہونے دیا جائے" ـــــ وکیل موصوف بہت حضرت آدمی تھے۔ انہوں نے آخر ملکہ سے "حقیقت حال" کہلوا ہی لی۔

اس کے بعد وکیل موصوف نے یہ کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور پتہ چلایا کہ سرکار کی طرف سے کون سا ڈاکٹر اس "نیک کام" کے لئے مامور کیا گیا ہے ـــــ وکیل موصوف نے ڈاکٹر سے معاملہ تین سو روپے میں طے کیا اور اس طریقہ عقیلہ اور بے نور کے معائنے کی رپورٹ، ان کے حق میں تیار کی گئی ـــــ اس قصے سے ملکہ کی طوائفانہ ذہنیت پر پوری پوری روشنی پڑتی ہے۔ اور "نوکر چاکر" والی وجہ طوائفیت کو چھپانے کے لئے ایک ایسی وجہ ہے جو طوائفوں کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھی جائے گی۔

آج کل عقیلہ ہیروئن بن کر، کولابا سے اپنی رہائش گاہ میرین ڈرائیو پر منتقل کر چکی ہے۔ وہ باقاعدہ طور پر "لال" نامی ایک فلم ساز (جو سٹوڈیو کا مالک بھی ہے) کی داشتہ ہے اس کے علاوہ عقیلہ کی رہائش گاہ پر "محفل" میں شریک ہونے والوں میں شہر کے رئیس اور عمارتوں کے کچھ ٹھیکیدار بھی ہیں جو وقتاً فوقتاً عقیلہ اور ملکہ کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بوڑھا اور نحیف ہوں۔ آج سے چند سال پہلے میں کچھ نہیں روک سکا تو اب کیا کر سکتا ہوں۔ ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔ ملکہ عقیلہ کو آلۂ کار بنا کر بہت کچھ کما چکی ہے لیکن اس کی حرص ابھی پوری نہیں ہوئی۔ میں نے تنہائی میں عقیلہ سے کئی بار باتیں کی ہیں وہ اس قسم کی زندگی سے اکتا چکی ہے مگر وہ تنہا کوشش نہیں کر سکتی۔ ملکہ کے گڑھ میں شگاف پیدا کرنے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے فلمساز "لال" کی آہنی دیوار توڑنے کے لئے بہت بڑا کلیجہ چاہیئے۔ جو میرے پاس نہیں۔

اپنی لڑکیوں کے بارے میں اس قسم کا انکشاف کرتے ہوئے دیکھ کر لوگ شاید مجھے بے غیرت کہیں۔ اور بے حیا قرار دیں .... کسی حد تک درست ہے لیکن یہ بتانے کے لئے کہ ماضی میں ملکہ کس قماش کی عورت رہی ہے، حال میں اس کے ارادے کیا ہیں، اور مستقبل میں وہ کیا پروگرام بنا رہی ہے، یہ انکشاف بے حد ضروری تھے ـــــ ہے کوئی ایسا نوجوان جو عقیلہ کو اس ذلیل زندگی سے نجات دلائے؟ اگر کسی میں ہمت ہے تو آگے آئے۔ عقیلہ کا بوڑھا باپ اسے دعائیں دے گا اور عقیلہ کا ادنےٰ ملازم اس کا ساتھ دے گا .... وہ ادنیٰ ملازم جو گھنٹی کی آواز سن کر جھٹ سے دروازے پر جاتا ہے اور ملاقاتی کا نام و پتہ معلوم کر کے عقیلہ کو اطلاع دیتا ہے ....!

ایک لاکھ روپے

شمع معمے

ہر ماہ پیش کرتے ہیں

پچھلے مہینے ....

اس مہینے ....

اگلے مہینے ....

ہر مہینے ....

شمع معمے آسان ، عام فہم معموں پر ، ایمان داری اور خوش انتظامی کے ساتھ ایک لاکھ روپے پیش کرتے ہیں ۔ انہیں حل کرنے سے نہ صرف آپ مالی فائدہ حاصل کرتے ہیں ، بلکہ آپ کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہوتا ہے ، آپ میں مختلف مسائل پر سوچنے کی قوت بڑھتی ہے ۔ شمع معمے حل کرنے کی عادت ڈالئے ....!

ایشیا بھر میں اردو معموں پر ایمان داری سے زیادہ سے زیادہ انعامات دینے والا عظیم ترین ادارہ

SMA42

تفصیلات کے لئے تازہ ماہ کا ماہنامہ شمع نئی دہلی ملاحظہ فرمایئے ، جو ہر اخبار فروش سے مل سکتا ہے

شمع معمے

نئی دہلی

شمع معمے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

نیا

'ASPRO'
REG. TRADE MARK

'آسپرو'

درد اور بخار کو

فوراً

آرام پہنچاتا ہے!

چونکہ نیا 'آسپرو' ایک نئے اور نہایت عمدہ طریقہ پر بنایا گیا ہے۔ اِس لئے استعمال کے بعد تین سکنڈ کے اندر یہ اپنا اثر دکھانا شروع کرتا ہے۔ اِس کے ذریعہ اب آپ کو تمام قِسم کے درد، سر درد، نزلہ اور بخار سے نہایت جلد آرام مل سکتا ہے اور 'آسپرو' دل یا معدہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

صرف نیا 'آسپرو'
آپ کو یہ تمام فائدے پہنچاتا ہے:

* **اسکی ٹکیاں کھلی رکھی نہیں جاتیں!**
کھلی ٹکیاں فوراً میل اور نمی کا اثر قبول کرلی ہیں جس سے معدہ خراب ہو سکتا ہے۔ نیا 'آسپرو' پوری طرح محفوظ ہوتا ہے کیونکہ اس کو مخصوص طریقہ پر اس طرح لپٹا جاتا ہے کہ اس کی ہر ٹکیہ الگ الگ ہوا بند پیکٹ میں لپٹی رہتی ہے۔

* **بے ضرر 'آسپرو'**
دل یا معدہ کو نقصان نہیں پہنچاتا اور اس میں عادت ڈالنے والی کوئی دوا شامل نہیں ہوتی۔ یہ اتنا بے ضرر ہے کہ بچہ تک اسے استعمال کر سکتا ہے۔

* **قیمت!** صرف دو آنے میں نئے 'آسپرو' کی تین زود اثر ٹکیاں ملتی ہیں۔ یہ کتنا سستا ہے۔

*** دیر نہ کیجئے نیا 'آسپرو' آج ہی خریدیئے!**

پردے کے پیچھے

بلیک میل یا خدمت

ایک عجیب سی بحث چل نکلی ہے۔ رام اورنگا بادکر نامی ایک فلم جرنلسٹ نے اداکارہ نرگس کی فلمی اور غیر فلمی، رومانی اور غیر رومانی زندگی کے متعلق ایک ٹھوس کتاب لکھ ماری ہے اور اب کئی اخبارات میں اس کتاب کا چرچا ہو رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہے جس وقت رام اورنگا بادکر، یہ کتاب لکھ رہا تھا، اس وقت اداکارہ نرگس نے اسے نوٹس دیا جس کا مصنف نے کوئی نوٹس نہ لیا، اور اپنا کام جاری رکھا۔ اس کے بعد نرگس کے حواریوں کی طرف سے مصنف کو دھمکیاں دی گئیں اور ایک اطلاع کے مطابق، کہا گیا کہ اگر اس نے اس کتاب کو شائع کرنے کی جرأت کی تو بمبئی کی سڑکوں پر اس کی صورت نظر نہیں آئے گی۔ مصنف نے ان دھمکیوں کی بھی پرواہ نہیں کی اور کتاب کی اشاعت کا بندوبست کرتا رہا۔

آخر ایک روز یہ کتاب سب سے پہلے گجراتی زبان میں عوام کے سامنے آئی اور معاملہ قدرے سرد پڑ گیا۔ اب جب کہ اس کتاب کا اردو ایڈیشن عنقریب ہی شائع ہونے والا ہے۔ اداکارہ نرگس نے پھر شور مچانا شروع کیا ہے اور حال ہی میں ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار نے پہلے صفحہ پر "فلمسٹاروں کو بلیک میل کرنے کی کوشش" کے عنوان سے ایک کہانی شائع کی ہے جس میں نرگس کا ایک بیان شائع کرنے کے بعد اخبار مذکور نے بمبئی کے وزیر اعلیٰ جناب مرارجی ڈیسائی سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کی چھان بین کرکے، اپنے خاص اختیارات کے تحت ایسے تمام جرنلسٹوں کے مونہہ میں لگام دیں جو فلمسٹاروں کے خلاف گندہ مواد چھاپ کر، انہیں ہراساں کرتے ہیں اور بلیک میل کرنے کی کوشش بھی!

نرگس کے بیان کے مطابق اسے اپنے متعلق لکھے گئے مواد پر اتنا دکھ نہیں ہوا جتنا دکھ اسے اپنی ماں اور دادی کے متعلق لکھی گئی باتوں پر ہوا ہے۔

نرگس کے اس بیان کے جواب میں، مصنف نے بھی ایک بیان جاری کیا ہے جس میں اپنی پوزیشن واضح کی گئی ہے اور دوسرے معنوں میں، یہ کہا گیا ہے کہ جس فلم انڈسٹری میں خاوند بیویوں کا احترام نہیں کرتے بیویاں خاوندوں کو دھوکہ دیتی ہیں۔ اس فلم انڈسٹری کا احترام کیا جائے تو کس بنا پر؟ —— یعنی جن لوگوں کا کردار خود اصلاح طلب ہے وہ بھلا اپنی فلموں کے ذریعے قوم کا کردار کیسے سنوار سکتے ہیں!

بیانات اور جوابی بیانات کی اس فضا میں کچھ اخبار اپنی اپنی پالیسی کے مطابق، اس معاملے پر بحث کر رہے ہیں۔ ہمارا نظریہ ایسے معاملوں میں کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ ہم فلم سٹاروں کی ہر شیریں اور تلخ حقیقت کو چھاپ کر، انہیں عوام کی غیر جانبدار عدالت میں لا کھڑا کرنے کے حق میں رہے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے —— باقی رہا زیر بحث کتاب کا سوال، اگر کتاب مذکور میں نرگس یا اس کے خاندان کے متعلق قابلِ اعتراض یا غلط واقعات تحریر کئے گئے ہیں تو نرگس قانون کا دروازہ کھٹکھٹا سکتی ہے —— لیکن تمام جرنلسٹوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک کر اور بلیک میل کے بے بنیاد الزام لگا کر معاملے کو پیچیدہ بنانا عقلمندی نہیں۔ اگر کتاب مذکور میں تمام واقعات صحیح ہیں تو یہ واویلا کیا معنی رکھتا ہے؟

جرنلسٹ اور آرٹسٹ

جرنلسٹوں اور آرٹسٹوں کا رشتہ کس بنیاد پر قائم ہونا چاہیئے؛ جرنلسٹ آرٹسٹوں پر تنقید کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔؟ اس تنقید کی حدود کیا ہونی چاہیں؟ —— یہ تمام امور ہمیشہ بحث طلب رہے ہیں۔

اداکار راج کپور نے "آرٹسٹ اور جرنلسٹ" کے عنوان سے تحریر کردہ، ایک حالیہ مقالے میں، آرٹسٹ اور جرنلسٹ کے تعلقات پر، اپنے نظریے کے مطابق روشنی ڈالی ہے۔ راج کپور لکھتا ہے —— "پچھلے چند سال سے فلم جرنلسٹوں اور فوٹوگرافروں نے فلم سٹاروں کے گھروں پر ہلّہ بول دیا ہے۔ ان کی جوتوں اور ساڑھیوں سے بھری الماریوں کی فوٹو چھاپی جا رہی ہیں اور بعض اوقات کیمرہ فلم سٹاروں کے غسل خانے تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ فلم کی افتتاحی تقریب پر، کون خوبصورت نوجوان فلم ایکٹرس کے ساتھ تھا؟ کون کس کے ساتھ کہاں اور کیوں دیکھا گیا؟ —— ان تمام امور کی مکمل رپورٹ اخباروں میں درج کی جاتی ہے۔ آخر ان سب کا کیا فائدہ ہے؟ ظاہر ہے، بہت کم! —— بلکہ نقصان زیادہ ہے۔"

راج کپور اپنے مقالے میں مزید لکھتا ہے "اس قسم کے جرنلزم سے دو بڑے نقصان ہیں، ایک تو یہ کہ ایسا جرنلزم، ایک فلم سٹار کی، باکس آفس کے اعتبار سے کشش کو کم کر دیتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اس قسم کا جرنلزم عوام کی توجہ فلم سٹار کے کام کی طرف سے ہٹا کر، اس کی ذات کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سکرین پر نہایت ہی خوبصورت طریقے سے ادا کیا گیا کوئی کردار، عوام کو متاثر نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ لوگ فلم سٹار کی اصلی شخصیت کو بہت قریب سے جانتے ہیں"

راج کپور نے اپنے مقالے کے آخر میں یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ کاش اس ملک میں ایسے جرنلسٹ بھی ہوں جو بروا، چندر موہن اور سہگل کی سوانح حیات لکھیں اور لوگوں کو ان شخصیتوں کے متعلق پوری پوری واقفیت بہم پہنچائیں جنہوں نے اپنی زندگیاں فلم انڈسٹری کے لئے وقف کر دیں۔

راج کپور کی خواہش نیک ہے اور اس نے جن خیالات کے تحت اس خواہش کا اظہار کیا ہے، ہم ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ البتہ ہم اس کے مضمون کے پہلے حصوں سے متفق نہیں ہیں اور اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا بہت ضروری سمجھتے ہیں۔

ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ فلم سٹاروں کو اٹھتے، بیٹھتے کھاتے پیتے دکھانے والی تصویروں کی اشاعت کم کرنی چاہیئے مگر ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ فلم سٹاروں کی ذاتیات کے متعلق کچھ نہ لکھا جائے۔ کیوں کہ اس طرح راج کپور کے کہنے کے مطابق کچھ نقصانات ہوتے ہیں۔ راج کپور کی یہ شکایت کہ سکرین پر فلم سٹاروں کے بعض بہترین کردار محض اس لئے عوام کو متاثر نہیں کر سکتے کہ لوگ ان کی اصلی شخصیت کو بہت قریب سے جانتے ہیں۔ کوئی وزن نہیں رکھتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کسی ہدایت کار یا اداکار کو ایسا کوئی کردار پیش کرنے کا حق نہیں ہے جس سے اسے اپنی ذاتی زندگی میں دور کا بھی واسطہ نہیں۔ فلم سٹار جن خیالات کا خود احترام نہیں کرتے، فلموں میں ان خیالات کا پرچار زیبا نظر نہیں آتا۔ دور کیوں جائیں، راج کپور ہی کو لے لیجئے۔ اب اگر راج کپور کسی فلم میں خاوند اور بیوی کے پاکیزہ تعلقات کا موضوع لے کر یہ پرچار کرے کہ انسان کو ایک بیوی کے ہوتے ہوئے، دوسری عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھنا چاہئے۔ تو یہ کہاں تک جائز ہے؟

رامانند ساگر بازوبند میں شراب کی برائیاں واضح کر کے لوگوں کو شراب نوشی سے احتراز کرنے کی تلقین کرے اور پھر فلم کی نمائش سے پہلے، جرنلسٹوں کیلئے "محفل شراب" منعقد کی جائے تو یہ کہاں تک مناسب ہے؟

خواجہ احمد عباس فلم گیارہ ہزار لڑکیاں میں دفتروں میں کام کرنے والی ایک لڑکی کی زندگی، اس کی مشکلات اور مصیبتوں پر روشنی ڈالے اور خود اپنی دوسری بیوی کی سدھ تک نہ لے جو بیچاری، آج حالات سے مجبور ہو کر، بمبئی کے ایک فوٹو سٹوڈیو میں معمولی سی ملازمت کرنے پر مجبور ہے —— تو یہ کہاں تک روا ہے؟

قول و عمل کا جس قدر تضاد ہماری فلم انڈسٹری میں پایا جاتا ہے، اتنا تضاد شاید ہی کسی صنعت میں نظر آتا ہو۔ اس تضاد کو اجاگر کرنے اور گندم نما جو فروش انسانوں کے بخیئے ادھیڑنے والے جرنلسٹ اور اخبار، ہمارے خیال کے مطابق، فلم انڈسٹری کی اہم خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اور اس سے کسی ذی ہوش انسان کو انکار نہیں کرنا چاہیئے۔

ستم ظریفی کی انتہا

ہماری صنعت میں ایسے آرٹسٹوں کی کمی نہیں جو کسی وقت انتہائی بلندیوں پر تھے مگر اپنی پے در پے حماقتوں کے باعث، آج کل گمنامی کی پستیوں میں دراز ہیں۔ ان آرٹسٹوں کی فہرست میں سب سے پہلے پریم ناتھ کا اور پھر کامنی کوشل کا نام آتا ہے۔ پریم ناتھ کی قلابازی کے آغاز اور انجام سے کون واقف نہیں۔ آٹھ آٹھ فلموں میں بیک وقت کام کرنا —— اپنے آپ کو سب کچھ سمجھ کر فلمساز اور پھر ہدایت کار بن بیٹھنا —— دہلی کی پریس کانفرنس میں جرنلسٹوں کے خلاف آستینیں چڑھا لینا —— بھوانی جنکشن میں کام کرنے کے لئے بھیجے گئے سرکلر کو "پیش کش" سمجھ کر

سستی شہرت حاصل کرنا ——— پریم ناتھ کی نقل و حرکت کے کسی بھی پہلو کو لے لیجئے کہیں نہ کہیں انگلی رکھنے کی گنجائش نکل ہی آئے گی۔ اب حالت یہ ہے کہ بیوی خاوند کی انگلی پکڑے پھر رہی ہے اور روز بروز "کس نمی پرسد کہ بھیا کیستی" والی حالت سے بھی زیادہ دگرگوں حالت ہوتی جا رہی ہے ———

کامنی کوشل کا انجام بھی، کافی حسرتناک اور عبرتناک ہے۔ شہرت کی بلندیوں پر پہنچنے کے بعد، دلیپ کمار سے معاشقے کی بدولت، فلم لائن ترک کرنا۔۔۔۔ نہ معلوم کس خیال کے تحت، پھر فلم لائن اختیار کر کے فلموں میں کام کے علاوہ معاشقہ جاری رکھنا۔۔۔۔ شہرت کا پہلا مقام حاصل نہ کر سکنے پر، فلم چالیس بابا ایک چور فلما کر فلمساز بن بیٹھنا اور فلم کی ناکامی کے بعد، ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر، اپنی حماقتوں کا شمار کرنا یا چند جرنلسٹوں کا مرہون منت ہو کر، فلمی اخباروں میں اپنی تصاویر شائع کرانا اور سستی شہرت حاصل کرنا ——— کسی بھی پہلو سے دیکھا جائے، کامنی کوشل کا انجام کافی افسوسناک نظر آتا ہے۔

ہدایت کار کیدار شرما کے الفاظ میں، کامیابی حاصل کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اسے برقرار رکھنا! ——— لیکن ہمارے فلم ستاروں کی ستم ظریفی یہ ہے کہ بہادروں کی طرح ناکامی اور شکست کو تسلیم کرنے کے بجائے، وہ بزدلوں کی طرح، خیالی ہوا یا چھوڑ کر سستی شہرت حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں جس سے ان کی رہی سہی عزت بھی ختم ہو جاتی ہے اور دوبارہ ابھرنے کا امکان بھی جاتا رہتا ہے۔ کاش یہ لوگ، ایسا کرنے کے بجائے ماضی کی بے وقوفیوں کا تجزیہ کر کے، اپنا مستقبل سنواریں اور اپنی فلمی عمر کا آخری حصہ، نیک نامی سے گزاریں۔

ایک اور ایوارڈ

گزشتہ ماہ، ایک فلمی پندرہ روزہ کی طرف سے بہترین ہدایت کار، فلمساز، اداکار، اداکارہ، ٹیکنک کار، کہانی نویس اور موسیقار وغیرہ کو ایوارڈ یعنی فلمی اعزاز دئے گئے۔ فلمی اعزاز کی تقسیم بمبئی کے وزیر اعلیٰ جناب مرارجی ڈیسائی نے کی۔

اداکار سندر نے اس تقریب کے سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ سنایا ہے جسے ناظرین کی دلچسپی کے لئے جوں کا توں شائع کیا جا رہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق، سندر کا کہنا ہے کہ تقریب کے ختم ہونے پر جب سب لوگ چلے گئے، تو لیکھ راج بھاکڑی کو بھی ایک فلمی اعزاز بخشا گیا۔ پوچھا گیا، کس بنا پر؟ جواب ملا سالِ رواں میں بہترین ادائیگی کرنے والے (Best paymaster of the year) کی حیثیت سے ——— جب یہ لطیفہ ہمیں سنایا گیا تو بے اختیار ہنسی آ گئی مگر اب تک ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ اسے بھاکڑی صاحب کے تئیں خراج عقیدت سمجھا جائے یا

ع یہ وہ نکتے ہیں جن کو اہل دانش کم سمجھتے ہیں۔

——— کیا سندر اس کی وضاحت کرے گا؟

پھر وہی بات

ایک ہی موضوع کو فلمانے کے لئے جھگڑنا فلم انڈسٹری میں معمول بن چکا ہے۔ جلد بازی میں فلمساز اروڑہ کی فلم لیلےٰ مجنوں کا جو حشر ہوا، وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں۔ اس کشمکش کا اثر یہ ہوا کہ آصف کے "لیلےٰ مجنوں" کی تیاری بھی کچھ عرصہ پیچھے جا پڑی ——— اب ہومی واڈیا اور کلدیپ سہگل، شیریں فرہاد کے موضوع پر جھگڑ رہے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ دونوں نے شیریں کے کردار کے لئے جبیں سے اور فرہاد کے کردار کے لئے شمی کپور سے بات چیت کی ——— جب تک دونوں فلمسازوں کی فلمیں سیٹ پر جائیں گی، اس وقت تک ان کی کاسٹ میں کیا کیا تبدیلیاں ہو چکی ہوں گی، یہ کوئی نہیں جانتا۔ البتہ ایک ہی موضوع کے لئے فلمسازوں کی بھاگ دوڑ کا اثر، فلم آرٹسٹوں سے ان کے تعلقات پر ضرور پڑتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا صورت حالات سے صاف ظاہر ہے۔ اگر جبیں یا شمی کپور، کسی وجہ سے، ہومی واڈیا اور کلدیپ سہگل میں سے کسی ایک کی فلم میں کام کرنے سے انکار کر کے، دوسرے کی فلم میں کام کرنے کے لئے رضامند ہو جائیں تو ظاہر ہے کہ دوسرا اسے اپنی توہین سمجھے گا اور اس طرح دونوں کے درمیان، ہمیشہ بلاوجہ اختلافات پیدا رہیں گے ——— کیا ہمارے فلمساز ایک ہی موضوع کو فلمانے کے لئے جھگڑنے کی عادت ترک نہیں کر سکتے؟ ——— کیا ہمارے ملک میں کہانیوں کا قحط پڑ گیا ہے؟ ●

ان میں حسین ترین
لڑکیاں کون سی ہیں؟
آپ
جیت سکتے
ہیں
آسان!
داخلہ مفت!
۳۰۰۰
روپئے
A
B
C
D
E
F
I
H
K
رکسونا کا جمالیاتی معمّہ
آخری تاریخ
۱۶ رمئی
۱۹۵۵ء
آپ فقط اتنا کیجئے کہ
ایک داخلہ فارم حاصل کرکے اس میں دی گئی ۱۰ خوبصورت لڑکیوں
کی تصویروں کا مطالعہ کیجئے۔ اب انکے حُسن وجمال کو مدِّ نظر رکھ کے، اپنے نظریہ سے، انہیں
سلسلہ وار ترتیب دیجئے۔ اگر آپکی پسند ثالثوں کی ایک خاص
کمیٹی کے فیصلے کے مطابق ہوئی تو آپ اس انعام کے حقدار ہونگے
داخلہ فیس کوئی نہیں ہے۔ ہر ایک داخلہ کے ساتھ فقط
رکسونا صابن کا ریپر (بیرونی چھپا کاغذ) بھیجئے۔
ہر ایک داخلہ کیساتھ چالو سائز کے رکسونا صابن کی ٹکیہ کا ایک ریپر (یا چھوٹے رکسونا صابن کے تین ریپر) بھیجئے، ایک بڑے سائز کی ٹکیہ کے ایک ریپر کیساتھ آپ دو داخلے بھیج سکتے ہیں
صوبہ بمبئی میں رہنے والوں کے علاوہ سبھی حصّہ لے سکتے ہیں۔
رکسونا
کیڈِل آمیز واحد صابن
Rexona
کسی بھی رکسونا ڈیلر سے
ایک داخلہ فارم لیجئے
RP. 120-X52 UD

بازگشت

اس عنوان کے تحت مدیرانِ شمع کے نام آئے ہوئے کچھ خطوط یا ان کے کچھ اقتباسات ہر ماہ پیش کئے جائیں گے، ضروری نہیں کہ "مدیرانِ شمع" لکھنے والوں کے خیالات سے متفق بھی ہوں۔ خط بھیجتے وقت اپنا پورا پتہ لکھئے، ورنہ آپ کا خط شائع نہ ہو سکے گا۔

فلم

محترمی:

"شمع" (اپریل ۱۹۵۵) میں م، ن صاحب کا خط نظر سے گزرا جو خواجہ احمد عباس صاحب کے متعلق تھا اور اسی کے ساتھ آپ کا جواب بھی، غالباً اس قدر مختصر ہونے کے باوجود اتنا مدلل اور جامع جواب اور کوئی نہ ہو سکتا تھا اور اپنی اوائل تاریخ اشاعت سے "شمع" جس پالیسی پر گامزن ہے اور جو نڈر اور بیباک رویہ آپ اپنائے ہوئے ہیں اس نے دوست تو دوست دشمن تک کو بھی آپ کا معترف بنا ڈالا ہے، اس میں شک نہیں کہ موجودہ دورِ جدید اور مغربی تہذیب و تمدن کے ہاتھوں ہماری داخلی و بیرونی زندگی انتہائی پست اور کچھ تصنع سی بن کر رہ گئی ہے، مختلف قسم کے لبادے ہم نے اپنے ارد گرد لپیٹ ڈالے ہیں تاکہ باہر سے دیکھنے والوں کو ہم خوب صورت و جاذبِ نظر دکھائی دیں، لیکن ہماری اندرونی زندگی کیا ہے یہ بتانے کے لئے "شمع" جو کچھ کر رہا ہے یقین کیجئے یہ سب کچھ دیکھ اور سن کر دل بے اختیار خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اسی پالیسی اور سچائی کے ہاتھوں آپ کو ہر ماہ ہزاروں روپے کے فلمی اور طبی اشتہاروں کو چھوڑنا پڑا، دھمکیاں سننی پڑیں اور ہو سکتا ہے کہ خواجہ صاحب کی طرح اپنے کئی دوستوں کو ناراض کرنا پڑا ہو یہ پالیسی اور سچائی ایک سنگِ میل کی طرح آج بھی اسی طرح فخر سے سر اٹھائے کھڑی نظر آ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ سچائی ہمیشہ یونہی قائم رہے گی۔ یہ "شمع" یونہی اندھیرے کو روشنی بخشتی رہے گی اور اس کی ہر کرن اسی طرح ہمارے سماج کے تاریک ماحول کو جگمگا کر دنیا کو اس سے روشناس کراتی رہے گی....

کشور

کیلاش پور۔

محترمی:

مضمون "بھوکے پیٹ خالی وعدے" (شمع: مارچ ۱۹۵۵) کا جواب نہیں۔ اگر اسی طرح بے خوف ہو کر اس قسم کے جھوٹے سرپرستوں کا بھانڈا چوک میں پھوڑنے میں آپ بے دریغ اور ان تھک کوشش کرتے رہے تو میں سمجھتا ہوں جہاں فلمی لائن میں قدرے سدھار ہوگا وہاں قوم کے نوجوان بھی عبرت حاصل کر کے اپنی قیمتی زندگی فلمی لائن سے دور رکھنے کی سعی کرتے رہیں گے میں اور میرے دوست اب تک یہی سمجھتے رہے ہیں کہ فلمی لائن میں پرتھوی راج اور کشور ساہو جیسی چند ہستیاں ہیں۔ جن پر قوم قدرے ناز کر سکتی ہے اور کسی جگہ ان کے کریکٹر کی ہر لحاظ سے تعریف کی جا سکتی ہے۔ لیکن آج پتہ چلا کہ ہمارا خیال درست نہیں ہے....

کلدیپ چند

جالندھر۔

ادب

محترمی:

کرشن چندر نے اپنے افسانے "دلیپ کمار کا ناٹی" (شمع: مارچ ۱۹۵۵) میں پہلے تو کہا ہے کہ خوجن کو بیوہ ہوئے دس سال ہو چکے تھے، اور اس کا ایک لڑکا شہر کا مشہور تیر باز بھی تھا، لیکن پھر جب شندو اس بیوہ کو لے کر بھاگا تو اس کی عمر صرف سولہ سال رہ گئی، یہ کیسے ——— ؟ کیا چھ سال کی عمر میں ہی اس کے ہاں بچہ ہو گیا تھا؟

جمال انجم

کراچی

★ ان ۴۵۱، پروانوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے جنہوں نے شمع کو اسی بات پر توجہ دلائی ہے: کرشن چندر نے یہ نہیں لکھا کہ شندو خوجن کو لے کر بھاگا، وہ دوسری جوان بیوہ تھی۔

مدیران

محترمی:

کسی صاحب نے یہ لکھا ہے (شمع جنوری ۱۹۵۵ بازگشت) کیا اقبال کی اپنی بہن ہوتی تو وہ اس کی بغاوت کو برداشت کر لیتا، (جیسی بغاوت کی تلقین اس نے اپنے افسانہ "توڑ دو زنجیریں" شمع: نومبر ۱۹۵۴ میں کی ہے) جواباً عرض ہے کہ یہ اپنی بہنوں ہی کے لئے رہ گیا ہی

لکھی ہے میری اپنی بہن، اگر اس کے ساتھ بھی اس قسم کی کوئی بات ہوئی، نہ صرف بغاوت کرے گی۔ بلکہ اس کی پشت پر میرا بھی ہاتھ ہوگا۔

اقبال فرحت اعجازی

شاہجہان پور

محترمی،

رشمع: مارچ ۱۹۵۵) سعید تابش کا جاسوسی افسانہ "لنگی" پڑھا۔ انسپکٹر قریشی قابل کو اس کے جرم کی بابت جتا کر قابل کی حویلی سے رخصت ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ آدھ گھنٹے بعد گرفتاری کا وارنٹ لے کر دوبارہ حویلی پر پہنچتا ہے تو مجرم خودکشی کر لیتا ہے۔ اس آدھ گھنٹے کے عرصے میں غالباً انسپکٹر نے وارنٹ گرفتاری حاصل کیا ہوگا۔ جسے وہ لے کر دوبارہ قابل کی رہائش گاہ پر جاتا ہے۔

کیا لائق افسانہ نگار کو فوجداری کی دفعہ ۵۴ کا علم نہیں ہے ——— ؟ اس دفعہ کے تحت، ایک پولس افسر قابل کو بلا وارنٹ کے گرفتار کر سکتا ہے قتل ان جرائم میں سے ہے جن کے لئے پولس افسر کو وارنٹ گرفتاری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے....

مشکور، ایم۔ اے

مظفر نگر۔

شمع معمے

محترمی:

شمع معموں میں اشاروں کے ساتھ ممکن الفاظ دینے کے بارے میں سری نگر کے محمد اسماعیل کا خط (شمع: اپریل ۱۹۵۵) نظر سے گزرا وہ اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس طرح شمع معموں کا علمی مقصد ختم ہو جائے گا اور معمے صرف لاٹری یا جوا بن کر رہ جائیں گے، نیز پروانوں کی خواہشوں کے برعکس ان میں کوئی تبدیلی نہ کر کے بھی شمع معمے کامیاب ہی رہے ہیں اور آپ خود بھی کہتے ہیں کہ آپ ان کی علمی افادیت اور علمی خدمت برقرار رکھنے کے لئے ایسی کسی قسم کی تجویز پر غور نہیں کر رہے ہیں اور شاید آپ ایسے حضرات سے متاثر ہیں۔

میں سمجھتا ہوں چونکہ شمع معمے ترقی پذیر اور ترقی پسند معمے ہیں۔ انہیں ہر وہ تجویز اختیار کر لینی چاہئے جو انہیں زیادہ ہر دل عزیز بنائے اور ترقی کی منزلیں طے کرنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔ سچ پوچھئے، تو جو حضرات ممکن الفاظ دینے کے مخالف ہیں وہ خود بھی ممکن الفاظ معلوم کرنے کے لئے اِن رسالوں کا سہارا لیتے ہیں جو اس قسم کے الفاظ مہیا کرنے کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور کبھی بھی اپنے طور پر الفاظ تلاش کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے، بلکہ الٹا ایسے رسالے خرید کر مالی بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ آپ ہی بتلائیے کہ آج اِس دور میں کس کو اتنی فرصت ہے کہ وہ بڑی سے بڑی لغت لے کر بیٹھے اور تمام ممکن و متبادل الفاظ تلاش کرے۔ ان حالات میں آپ خود ہی کیوں نہ ممکن الفاظ دے دیا کریں۔ آج کل کے معاون رسالوں کی موجودگی میں علمی افادیت اور علمی خدمت الفاظ ڈھونڈھنے میں نہیں رہی ہے۔ بلکہ ان پر سوچ بچار اور ان کے صحیح استعمال میں ہے۔

رہا سوال معموں کی محض لاٹری یا جوا بن جانے کا تو میں سمجھتا ہوں کہ ممکن الفاظ نہ دے کر ہی آپ انہیں لاٹری یا جوا بنائے ہوئے ہیں، کیونکہ جب تک ممکن الفاظ متعین نہ ہوں آپ کوئی بھی لفظ پیش کر سکتے ہیں اور اس طرح لاکھوں شائقین کو بڑی آسانی سے شکست دے سکتے ہیں اور اپنا لوہا منوا سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ شمع معمے اتنے آگے بڑھ چکے ہیں کہ انہیں کسی کی پیروی یا نقالی کی ضرورت نہیں رہی لیکن اس سے یہ بھی مراد نہیں کہ آپ کسی بھی اچھی چیز کو محض اس لئے ٹھکرا دیں کہ وہ دوسروں نے اختیار کر رکھی ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ میری معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے اور اپنے پروانوں کو مایوس نہ ہونے دیں گے بلکہ فیصلہ خود ان پر چھوڑ دیں گے۔ اگر سارے اشاروں کے ممکن الفاظ آپ نہیں بھی دینا چاہتے ہیں تو کم از کم ایسے اشاروں کے دو دو ممکن الفاظ ضرور دے دیا کریں۔ جن کے تین تین یا اس سے بھی زیادہ ممکن الفاظ بنتے ہیں۔ اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

دلشاد کلانچوی

بہاول پور

محترمی:

شمع معمہ نمبر ۷۵ کے انعامات کی تفصیل بذریعہ رشمع، معلوم ہوئی یہ معلوم ہو کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس مرتبہ پہلا انعام ۷۵ خوش نصیبوں میں تقسیم ہوا ہے۔ کہاں تو یہ ہو رہا تھا کہ ایک خوش نصیب بچی نے ایک لاکھ روپیہ حاصل کیا۔ پھر معمہ نمبر ۷۵ کا پہلا انعام پورا ۶۵۰۰۰ روپیہ ایک ہی خوش نصیب کے حصے میں آیا۔ اور اس کے بعد معمہ نمبر ۷۶ کا پہلا انعام مبلغ ایک لاکھ روپیہ ایک ہی خوش نصیب کو ملا۔ اس مرتبہ جن حضرات کا حل صحیح نکلا ہے انہیں یہ خیال تو ضرور آ رہا ہوگا کہ ہمارا حل صحیح بھی نکلا تو ایسے موقع پر جب کہ ۴۶ اور بھی شریک ہیں۔ پہلا انعام ملا بھی مگر صرف ایک ہزار روپیہ۔

بات یہ ہے کہ معمہ سازی کی تو ہر وقت یہی کوشش ہوتی ہے کہ شائقین شمع معمہ بڑے سے بڑا انعام حاصل کریں۔ مگر اس مرتبہ وہ اپنی کوشش میں ناکام رہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ "۷۵" کا عدد ہے۔ بھئی اس میں تو غدر ہی غدر رہا ہے۔ ۷۵ میں حصہ لینے والوں نے خوب ہاتھ مارے یہ عدد اپنی روایات کو دہرائے بغیر نہ رہ سکا۔ تاہم امید ہے کہ آہستہ آہستہ سابقہ حالات واپس آ جائیں گے....

سید محمد امین دہلوی

کراچی۔

یہ لیجئے حاضر ہے
ریعن سے بنا
گولڈ فلیش
ٹائر
۱- ٹریک ماسٹر کی کیسنگ
ویسی ہی مضبوط اور عمدہ کیسنگ
جو مشہور ٹریک ماسٹر کی ہے۔
۲- نیا مضبوط ریعن
چلتی گاڑی میں ٹائر کو گرم نہیں
ہونے دیتے اور قبل از وقت
خراب ہونے سے بچاتے ہیں
۳- زیادہ گہری گُڈی
DUNLOP
TRADE MARK
ڈنلپ
ٹرک اور بسوں کے لئے لاجواب

افسانہ لکھ رہی ہوں

اس مجموعہ میں نرگس، نرگس،ثریا، گیتابالی، منورما، نگار سلطانہ وغیرہ مشہور فلم ایکٹریسوں کے لکھے ہوئے بہترین افسانے شامل ہیں۔ بے حد دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت دو روپے

کڑوے گھونٹ

شراب کے کھنکتے جاموں، چرائے ہوئے بوسوں اور آغوش میں بھنچی ہوئی دوشیزاؤں کے جلترنگ پر بجتے ہوئے دس افسانے جو انتہائی کڑوے ہوتے ہوئے بھی مٹھاس کا مزہ دیتے ہیں۔ قیمت دو روپے

جب جوانی آتی ہے

تو کیا ہوتا ہے — یہ طوفان کس طرح روکا جاتا ہے اس وقت آپ کو ایک ساتھی کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔ بے حد دلچسپ اور رومان پرور افسانے ہیں قیمت دو روپے آٹھ آنے

چوٹ

چوٹ کا نام لیتے ہی دل پر ایک چوٹ لگتی ہے کیونکہ یہ اس نوجوان کی کہانی ہے جس نے ایک عورت سے والہانہ محبت کی مگر وہ اسے منجدھار میں چھوڑ کر چلی گئی — ناول چوٹ سماج کے گھناؤنے مکر و فریب کی ننگی تصویر ہے — قیمت تین روپے

فریبِ مسلسل

یہ ایک عورت کا فریب نہیں، ایک مرد کی وفا کی داستان ہے جس نے ہر عورت کو ایک نیا فریب دے کر اپنے سنہری جال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقید کر لیا۔ بے حد دلچسپ افسانے۔ قیمت دو روپے

گناہ

ایک امیر آوارہ نوجوان کی ایک شادی شدہ لڑکی سے محبت اور اس کا انجام — ایک ایسا دلچسپ ناول جو شروع کرنے کے بعد بغیر ختم کئے نہیں چھوڑا جا سکتا۔ قیمت دو روپے چار آنے

ہر کتاب پر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا

سلام مچھلی شہری

تم سرِ شاخِ سمن صبح دم آیا نہ کرو
باغ میں سر پھرے بھونرے بھی اُڑا کرتے ہیں
وہ ہدف تم کو بنالیں گے تو پھر کیا ہوگا ——— ؟

بار بار آئینے کے پاس بھی جایا نہ کرو
بعض آئینے بھی جاں دار ہوا کرتے ہیں
وہ جو سینے سے لگالیں گے تو پھر کیا ہوگا ——— ؟

تم سرِ بامِ شبِ ماہ میں گایا نہ کرو
رات میں چند فرشتے بھی پھرا کرتے ہیں
وہ اگر ساز اُٹھالیں گے تو پھر کیا ہوگا ——— ؟

اپنی سکھیوں کو بھی ہر خواب بتایا نہ کرو
ان کے سینوں میں بھی کچھ خواب پلا کرتے ہیں
خواب نے خواب مزالیں گے تو پھر کیا ہوگا ——— ؟

میرے احباب سے بھی ہاتھ ملایا نہ کرو
آستینوں میں بھی کچھ سانپ رہا کرتے ہیں
اپنا سر گر وہ اٹھالیں گے تو پھر کیا ہوگا ——— ؟

دسمبر کا مہینہ تھا۔ ہوا ٹھنڈی اور یخ بستہ تھی۔ روپا اپنے چھوٹے سے مکان کی چھت پر بیٹھی آلو چھیل رہی تھی اور سورج کی کرنیں اس کے جسم کو گرمی پہنچا رہی تھیں۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا ہوا میں حرارت اور گرمی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس تیز دھوپ میں ایک عجیب سا مزا تھا۔ ایک عجیب سی گرمی تھی۔ رہ رہ کر روپا کو پچھلی باتیں یاد آ رہی تھیں۔ ایک تصویر کے بعد دوسری تصویر۔ ایک نقش کے بعد دوسرا نقش۔ ایک نگاہ کے بعد دوسری نگاہ۔ ایک واقعے کے بعد دوسرا واقعہ۔ اور اس طرح گزرے ہوئے واقعات، فلم کی ایک ریل کی طرح اس کی نگاہوں کے سامنے گھومنے لگے۔

گھروندا

مہندر ناتھ

اس وقت شادی نہ کر کے تم نے کیا کچھ نہ گنوا دیا ——

مجھے ہاتھ سے کھو دیا، لیکن اب بھی میں تمہیں نہیں بھولی۔

ہائے وہ دن کتنے اچھے تھے۔ انہیں بھلانا تو بہت ہی مشکل ہو گیا ہے۔ وہ وادی بھی کتنی خوب صورت تھی۔ چاروں طرف پہاڑ۔ سرسبز شاداب اونچی اونچی چوٹیاں۔ مندر کے سنہری برجوں کی طرح دھوپ میں چمکتی تھیں۔ چیڑ کے گھنے جنگل۔ اور دریا کا ٹھنڈا یخ بستہ پانی۔ ہاتھ لگاؤ تو انگلیاں سن سی ہو جائیں۔ مونہہ دھو تو خون جم جائے۔ اس شہر میں تو برف بھی نہیں پڑتی۔ وہ روئی کے گالے جیسے چاروں طرف چاندنی بکھر گئی ہو۔ اور پھر وہ سناٹا خاموش سا، اداس سا اور چپ چپ —— ہائے وہاں کتنی سردی پڑتی تھی، اس کا خیال آتے ہی اس کے جسم میں ایک جھرجھری سی آ گئی۔ اور اس شہر کے گلی، کوچے، مکان، اس کی آنکھوں کے سامنے طواف کرنے لگے۔ وہ پتھروں والی سڑک۔ گلی کے اس موڑ پر چنار کا درخت۔ اس کا اپنا گھر۔ گھر سے اسکول تک کا راستہ۔ ہائے رام وہ دن کتنے اچھے تھے۔ وہ آلو چھیلتی رہی اور سورج کی کرنیں اس کے بالوں سے کھیلتی رہیں۔ اور ہوا میں حرارت اور تپش اور بڑھنے لگی۔ آسمان نیلا اور شفاف ہوتا گیا۔ اس کا ذہن خوب صورت واقعات کا ایک مرقع بن گیا۔ بدریش تو اسے وہیں ملا تھا۔ جب وہ محض پندرہ برس کی تھی۔ اس نے بدریش کو آشا کے گھر دیکھا تھا۔ آشا اس کی سہیلی تھی اور بدریش چپ چاپ خاموش نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتا رہتا۔ اس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اسے بے حد پسند تھیں۔ بڑا ہی شرمیلا تھا۔ بات تک نہ کرتا تھا۔ ویسے تو قد لانبا تھا جسم بھرا اور گسرتی۔ چہرہ کچھ چپٹا سا۔ موٹے موٹے سے ہونٹ۔ آواز بھاری اور گمبھیر اور چال میں ایک وقار تمکنت۔

وہ تو اس سے بات کرنا چاہتی تھی کئی بار وہ راستے میں ملا لیکن وہ اس سے بات نہ کر سکی، بھلا وہ اس کی طرف دیکھے تو وہ بات کرے نا۔ بس دیکھا اور مونہہ بنائے چلے گئے۔ ارے ہاں ایک بار ہنسا بھی تھا بس روپا نے بات کرنا چاہی کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

سدیش پڑھا لکھا تھا۔ ایک باوقار خاندان کا فرد تھا۔ اس میں کوئی ایسی بات نہ تھی جس کی وجہ سے روپا کے ارادوں میں کوئی رکاوٹ آسکتی روپا کے والدین اکثر اس کی شادی کے متعلق بات چیت کرتے۔ اور وہ سوچتی کہ سدیش سے اس کی نسبت کیوں نہیں کرتے۔ کیا پتا جی نے سدیش کو نہیں دیکھا۔ ایسے لڑکے پر تو ہر سُسر کی آنکھ ہونی چاہیئے۔ لاکھوں میں ایک تھا۔ نرا موتی اور وہ بھی نقلی نہیں بلکہ اصلی۔ روپا نے من ہی من ایک خوب صورت محل تیار کرلیا۔ اپنی محبت کا ایک تاج محل تخلیق کرلیا۔ گھر سے آتے جاتے۔ اسکول میں پڑھتے ہوئے وہ سدیش سے پیار کرنے لگی۔ ہائے رام۔ یہ کیسا پیار تھا کہ دوسرے کو اس کا علم نہ ہو، دوسرے کو اس پیار کا احساس نہ ہو۔ خیر کوئی بات نہیں۔ وہ سدیش کو اس بات کا احساس کرادے گی۔ وہ بھی تو اس کی طرف دیکھتا ہے، گلی میں اسے دیکھ کر ٹھٹک سا جاتا ہے۔ اس کے پاؤں میں زنجیر سی پڑ جاتی ہے۔ نگاہوں میں مستی سی آجاتی ہے۔ اس دن تو وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

اسے یاد ہے۔ اچھی طرح یاد ہے۔ ایک دن وہ آشا کے گھر گئی تھی۔ اور سوچ کر گئی تھی کہ وہ سدیش سے ضرور بات کرے گی لیکن موقع ہی نہیں ملا۔ وہ آشا سے باتیں کرتی رہی۔ سدیش اپنے کمرے میں بیٹھا رہا۔ کمبخت باہر ہی نہیں نکلا۔ اس کا جی چاہا کہ وہ کسی بہانے اندر جائے اور سدیش سے صرف ایک بار بات کرے۔ لیکن آشا نے تو اس کا پیچھا نہ چھوڑا۔ گھنٹے ٹیک کر اس کے ساتھ بیٹھی رہی — اور روپا کی نگاہ بیٹھک کے دروازے پر لگی رہی۔ لیکن سدیش کمرے سے باہر نہ نکلا۔ ارے اس کو پیاس بھی نہیں لگی۔ اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ اندر بیٹھی ہوئی تھی۔ روپا ہنستی رہی اور

شمیم

مشہور ادیب منشی فیاض علی کا مصلح اخلاق سبق آموز ظرافت آمیز، عبرت خیز بے انتہا دلچسپ ناول. شروع کرنے کے بعد ناممکن ہے کہ بغیر ختم کئے چھوڑ دیں ——— قیمت چھ روپے آٹھ آنے

انور

منشی فیاض علی کا دوسرا بے حد دلچسپ ناول جو ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکا ہے. جنہوں نے شمیم اور انور پڑھے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اتنے دلچسپ ناول بہت ہی کم دیکھنے میں آئے ہیں ——— قیمت سات روپے آٹھ آنے

شمع

محترمہ اے. آر. خاتون کے نام سے کون واقف نہیں. ۵۵۰ صفحے کا یہ ضخیم ناول اتنا دلچسپ ہے کہ ایک مرتبہ شروع کرنے کے بعد انسان اپنا گردوپیش سب کچھ بھلا بیٹھتا ہے. اور جب تک ختم نہ کرے ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا. قیمت پانچ روپے

تصویر

شمع کی مصنفہ اے. آر. خاتون کا دوسرا ناول. جس کے شائع ہوتے ہی مصنفہ کا نام آسمان ادب پر چمکنے لگا. زبان کی چاشنی کے ساتھ حسین اور دل کش رومان قیمت چار روپے

افشاں

شمع اور تصویر جیسے ہر دل عزیز اور مقبول ناولوں کے بعد محترمہ اے. آر. خاتون کا تیسرا ضخیم ناول جس کی خوبیاں بیان نہیں کی جاسکتیں. بس پڑھئے اور لطف اٹھائیے ——— قیمت چھ روپے آٹھ آنے

اغوا

ایک ایسی لڑکی کی طویل داستان جس کی رگ رگ میں محبت کا آتشیں لاوا کھولتا رہا لیکن وہ خود برف کی طرح سرد رہی. بے حد دلچسپ ناول ——— قیمت تین روپے

شہناز

ایک ایسا رومان انگیز ناول جس کی ہر سطر دل کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائے گی. حسن وعشق کی کرشمہ سازیاں. راتوں کی نیند حرام کرنے والا دل چسپ ناول ——— قیمت تین روپے آٹھ آنے

سنی سنائی

مشہور مزاح نگار شوکت تھانوی کے تیرہ ڈراموں کا ایسا مجموعہ جس کی ہر ہر سطر میں قہقہے بھرے ہوئے ہیں. قیمت دو روپے آٹھ آنے

ہر کتاب پر محصولڈاک علیحدہ ہوگا

شمع بک ڈپو

پھاٹک حبش خاں : دہلی

ایک دو بار تو آشا نے اسے ٹوکا، کہ بھائی صاحب اندر بیٹھے ہوئے ہیں۔ بھائی صاحب نہ ہوئے شیطان ہو گئے۔ بھائی صاحب ہوں گے تو آشا کے لئے، لیکن میرے لئے تو وہ محض سدیش تھا۔ بڑا غصہ آیا۔ لیکن کیا کرتی۔ غصے کو پی گئی۔ لیکن دل نہ مانا روپا نے سوچا، آج دل کا حال کہہ دے۔ کوئی بُرا مان لے تو مان لے۔ ایک جان ہے چاہے خدا لے، چاہے بندہ۔ اور روپا نے ہنستے ہوئے، سینے سے پلو سرکاتے ہوئے نیچی نگاہیں کئے ہوئے سب کچھ آشا سے کہہ دیا۔ دل کانپ رہا تھا۔ دھک دھک کر رہا تھا۔ کہیں آشا اس کی محبت کا مذاق نہ اڑا دے۔ ڈانٹ نہ دے۔ لیکن ہائے رے روپا۔ وہ تو اس کے گلے لپٹ گئی۔ اس کے سینے کے ساتھ اس کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ تو سب کچھ سمجھ گئی تھی۔ اور اس طرح دونوں سہیلیوں میں محبت کا اور اضافہ ہو گیا۔

آشا روپا کو گلے کیوں نہ لگاتی کس بات کی کمی تھی اے لوگو کتنا لمبا قد تھا سرو کی طرح۔ پتلی چھریری۔ مرچ کی طرح تیکھی گورا گورا بدن۔ ہرنی کی طرح آنکھیں سپید سپید دانت کہ موتی شرما جائیں۔ اور گردن میں وہی دل فریب خم۔ اور کمر پتلی نازک سی۔ لہر کی طرح بل کھاتی ہوئی کبھی آگے بڑھ جائے۔ کبھی پیچھے ہٹ جائے اور پھر سونے پر سہاگہ۔ یعنی روپا کی شوخی اور شرارت۔ وہ تو لڑکیوں میں اوّل درجے کی حرافہ تھی۔ موہنہ کی بات چھین لیتی۔ گھر کی باتیں لڑکیوں کو بتا دیتی اور ہنستے کھیلتے ہوئے دن بیت جاتا۔ کئی بار تو وہ ایسی بات کرتی کہ لڑکیاں موہنہ دیکھتی رہ جاتیں۔ ہائے رام اس کو شرم نہیں آتی۔ تھوڑے ہی دنوں میں روپا نے اپنی محبت کا قصہ سب کو سنا دیا۔ اس قصہ میں تھا ہی کیا، لیکن کس چٹخارے سے روپا نے قصہ سنایا۔ کچھ نہیں تھا، لیکن سب کچھ بنا دیا۔ باتیں کرنا کوئی اس سے سیکھے۔ لڑکیاں یہ قصہ سن کر پہلی بار تو چونکیں لیکن روپا کی پسند کی سب نے داد دی۔

ایک کہنے لگی "ہائے رام تمہاری سدیش سے شادی ہو جائے، تو مزا آ جائے بڑا خوب صورت لڑکا ہے۔ پڑھا لکھا ہے، بڑا ہی شرمیلا ہے کسی سے بات نہیں کرتا کتنا لمبا قد ہے تمہارے ہی برابر ہو گا۔"

"ماتھا فراخ ہے" دوسری نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"آنکھیں بڑی بڑی ہیں" تیسری چہک کر بولی۔

"اور ہونٹ بڑے اچھے ہیں، موٹے موٹے۔ گول گول"

"میرے تو پتلے ہیں۔ میل اچھا ہو گا" روپا نے جلانے کی خاطر کہہ دیا۔ سب چپ ہو گئیں۔ میل کا نام سن کر۔ پھر کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ تصور میں موٹے موٹے گول گول ہونٹ۔ رس بھرے ہونٹ۔ ابھرے اور پھر تیکھے پتلے ہونٹ۔ ہائے رے ان کا ملاپ، کیسا ہو گا۔ کیسے ہو گا۔ یہ بات پھیلتے پھیلتے پھیل گئی ایک کی زبان سے دوسرے کی زبان تک۔ ادھر آشا نے سدیش کی ماں سے بات کہہ دی۔ ادھر روپا نے ڈرتے ڈرتے جھجکتے، مسکراتے، شرماتے یہ بات اپنے والدین تک پہنچا دی۔ جوڑا اچھا تھا۔ پسند کیوں نہ آتا۔ سگائی کی بات پکی ہو گئی

اب تو سدیش روپا کا ہو گیا۔ وہ مبہم سا خیال جو روئی کے گالوں کی طرح نرم و نازک تھا۔ ایک مضبوط چٹان کی صورت اختیار کر گیا۔

سدیش کے والدین نے کہا "بس ایک دو سال کی بات ہے۔ روپا میٹرک کر لے۔ شادی ہو جائے گی"

یہ سن کر روپا خوشی سے پھولے نہ سمائی۔ بس ایک دو سال۔ یہ دو سال بھی گزر جائیں گے۔ یہ دو سال کیسے گزرے۔ وہ ٹھنڈی برفیلی راتیں کیسے گذریں برف کب پگھلی۔ پھول کب کھلے۔ دھوپ نے چنار کے درختوں میں سے کب جھانک کر دیکھا۔ روپا امید کے چراغوں سے اپنے من کو منور کرتی رہی۔ روپا نے میٹرک پاس کر لیا۔ روپا کے والد نے سدیش کے گھر آ کر اطلاع دی کہ "روپا نے میٹرک

شیاما: آ بھی جا او جانے والے، دل بہت گھبرائے ہے

نئی اداکارہ مالا سنہا: ہم ہنستے ہیں تیری خوشی کے لئے

پاس کرلیا ہے" سدیش کی ماں یہ سن کر بے حد خوش ہوئی. پھل آئے. کیلے سنترے، مالٹے، مٹھائی. اور گھر والوں نے آنے والی دلہن کی آس میں گیت گائے. لیکن شادی نہ ہوئی.

دونوں ایک ہی شہر میں تھے. روپا کو اکثر معلوم ہوجاتا کہ سدیش کہاں ہے، کس کے گھر جاتا ہے، کس دوست سے ملتا ہے. اکثر راہ میں مڈبھیڑ ہوجاتی دل دھڑکتا ہوا رہ جاتا. روپا سوچتی، بات کیا کروں، یہ تو میرے اپنے ہیں آج نہیں، تو کل. کل نہیں تو پرسوں. اور سدیش سوچتا، عجیب بے غیرت لڑکی ہے بھئی. شادی تو ہوجائے گی سگائی کی بات پکی ہوگئی ہے. اب اور کیا چاہیے

جوں جوں دن گزرتے جارہے تھے روپا بے قرار سی ہورہی تھی ایک دن اس سے نہ رہا گیا. وہ آشا سے ملنے چلی گئی. آشا اسے دیکھ کر ہمیشہ مسکرا اٹھتی اس کی آنکھیں چمکنے لگتیں. یہ تو میرے بھیا کی دلہن ہے کتنی اچھی دلہن ہے. یہ جب اس گھر میں آئے گی تو زندگی کے دن خوب گزریں گے. بڑی نٹ کھٹ ہے اور پھر لمبی کتنی ہوئی جارہی ہے، جسم بھی بھر رہا ہے.

روپا داخل ہوتے ہی، اس کے گلے لگ گئی اور کہنے لگی "کب وہ دن آئیں گے، جب میں تمہارے بھیا جی سے...." پھر وہ خاموش ہوگئی.

"بڑی بے شرم ہو جی" آشا کہتی.

"بے شرمی کی کیا بات ہے، اب بات تو پکی ہوچکی، سارا شہر جانتا ہے کہ میں ان سے بیاہی جانے والی ہوں. اری وہ کرتے کیا ہیں، کہاں رہتے ہیں. تمہاری بیٹھک کا دروازہ بھی چھوٹا ہے. ذرا اونچا کرالو نا. میں تو بانس کی طرح لمبی ہوتی جارہی ہوں —— اپنے بھیا جی سے کہو نا مجھ سے ملا کریں. وہ تو بات تک نہیں کرتے. چپکے سے میرے سامنے سے گزر جاتے ہیں، جیسے میں ان کی کچھ نہیں لگتی. جیسے وہ مجھ سے بالکل ناواقف ہیں، بڑے وہ ہیں ——"

"تمہارے ہی تو ہیں" آشا ہنس کر کہتی.

"میرے ہی تو ہیں، لیکن ایسے بھی کیا ہوئے. کہ میں نگوڑی تکتی رہوں، اور وہ پاس سے موہنہ پھلا کر کھسک جائیں. کہاں ہیں وہ"

"گھر میں نہیں ہیں"

"جب آؤ گھر میں نہیں ہوتے. بس پاؤں میں چکر ہے ان کے. جب میں اس گھر میں دلہن بن کر آؤں گی تو انہیں بالکل گھر سے نکلنے نہ دوں گی"

"اچھا بابا. سامنے بٹھا کر پوجا کرنا." آشا نے فوراً جواب دیا.

"پوجا تو دو سال سے کررہی ہوں. لیکن یہ دو سال ختم ہونے میں نہیں آتے" وہ اور کچھ کہنا چاہتی تھی کہ سدیش کی ماں باہر سے گھوم کر داخل ہوئی.

روپا نے دیکھتے ہی، سدیش کی ماں کے پاؤں چھوئے. سدیش کی ماں نے روپا کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا "جگ جگ جیو. بس ذرا سر ڈھانپ کر رکھا کرو اور تم یہاں کیسے چلی آئیں. جانتی ہو، جب لڑکی کی سگائی ہوجاتی ہے، تو لڑکی لڑکے والوں کے گھر میں قدم نہیں رکھتی، جب تک اس کی شادی نہیں ہوجاتی!"

"میں یوں ہی اس گلی سے گزر رہی تھی، ماں جی کہ آشا نے مجھے بلالیا، اور میں چلی آئی، اب تو زمانہ بدل گیا ہے ماں جی"

"زمانہ تو بدل گیا ہے، لیکن ہم تو نہیں بدلے. جب تک میں زندہ ہوں، میں تو ان ہی باتوں پر قائم رہوں گی"

"اچھا ماں جی میں چلتی ہوں" اور روپا سر ڈھانپے ہوئے، مسکراتی ہوئی آشا کو کن انکھیوں سے دیکھتی ہوئی دروازے سے باہر نکل گئی.

•

دو سال گزر گئے.

لیکن سدیش نے شادی نہ کی۔ وہ اس بات پر بضد تھا کہ کہیں نوکری مل جائے تو فوراً شادی کر لوں۔ لیکن سدیش کو اس دو سال کے عرصے میں نوکری نہ ملی۔ نوکری ملنے کی آس ضرور تھی۔ لیکن اس دوڑ دھوپ، اس جدوجہد میں دو سال بیت گئے اور ان دو سالوں میں روپا نے وہ سر نکالا کہ محلے والوں نے روپا کے والدین کا ناک میں دم کر دیا۔

"اری لڑکی تو تاڑ ہوئی جا رہی ہے، کب شادی کرو گی!"

"اب تو سر ڈھانکنے کا وقت آ گیا"

"ایک لڑکی ہو، تو بات اور ہے، لیکن اس گھر میں چار لڑکیاں ہیں۔ بڑی کی شادی ہو، تو دوسری کی بات آگے بڑھے۔ بڑی تو راستہ روکے کھڑی ہے"

"شادی نہیں کرنا چاہتی تو صاف صاف کہہ دے"

"سنا ہے، کسی لڑکے سے محبت کرتی ہے"

"ہائے زمانے کو آگ لگے۔ لڑکیاں خود ہی اپنا سر ڈھانپ لیتی ہیں، ماں باپ کو پوچھتی نہیں"

"آنکھ کا پانی مر گیا ہے، چار طرف آنکھیں چکر کر چلتی جاتی ہیں"

"بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان"

"کسی کے ساتھ بھاگ گئی اور موہنہ کالا کر لیا تو"

"ساری عزت خاک میں مل جائے گی"

"عزت رہی کہاں بھیا۔ لڑکی تو ماری ماری پھرتی ہے۔ لڑکا تو اسے موہنہ ہی نہیں لگاتا"

"لڑکا نہیں مانتا تو کہیں اور شادی کر دے۔ لڑکے کو کون سے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں۔ دو سال سے نوکری ڈھونڈ رہا ہے۔ نوکری ملتی ہی نہیں ایسی صورت کو کیا کرنا۔ جو ایک پیسہ نہ کما سکے"

بس جتنے موہنہ اتنی باتیں، اور روپا کی ماں کو یہ باتیں سننی پڑتیں۔ کسی کے گھر لڑکی جوان نہ ہو جائے۔ محلے والے زبان نکالے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ اور جی میں جو آتا ہے کہہ دیتے ہیں۔ روپا کی ماں نے ایک دن کہہ ہی دیا کہ "ان سے پوچھ، اگر وہ شادی نہیں کر سکتے تو میں روپا کے کسی اور سے ہاتھ پیلے کر دوں اب مجھ سے محلے والوں کی باتیں نہیں سنی جاتیں"

روپا کے والد نے لڑکے سے پوچھ ہی لیا کہ "تم کب تک شادی کر سکو گے" سدیش نے ایک ہی جواب دیا "جب تک نوکری نہ ملے گی، شادی نہ کر سکوں گا"

وجینتی مالا: یہ ایک تبسم بھی کسے ملتا ہے

روپا کو جب اس بات کا علم ہوا تو اسے بہت غصہ آیا۔ وہ سوچنے لگی "بھلا نوکری نہ ملے گی تو میں ساری عمر کنواری بیٹھی رہوں گی۔ کئی لڑکے تو نوکری سے پہلے شادی کر لیتے ہیں۔ وہ شادی تو کر لیں، پھر دیکھیں نوکری کیسے نہیں ملتی۔ جب لکشمی گھر میں آئے گی تو گھر بار بھر جائے گا۔ قسمت پھر جائے گی۔ اچھا ہے۔ شادی نہیں کرتے، تو نہ کریں" اس نے چڑ کر سوچا "جب ملو، بات نہیں کرتے۔ چپکے سے قریب سے گزر جائیں گے۔ ہم محبت کرتے ہیں تو اس میں برائی کیا ہے۔ بس دن رات جی کو جلاتے رہو۔ کڑھتے رہو، سڑتے رہو، اور عمر بھر آس لگائے بیٹھے رہو۔ آخر کب تک"

پھر ایک دن روپا کی شادی ہو گئی۔ سدیش سے نہیں۔ کسی اور لڑکے سے۔ روپا کے والدین کو یقین ہو گیا تھا کہ لڑکا شاید شادی نہیں کرنا چاہتا۔ پھر یہ نوکری کا بہانہ۔ وہ کب تک اپنی لڑکی کو کنواری رکھیں، انہوں نے ایک اور لڑکا چن لیا

پاکستانی شمی: آئیے آپ بھی چائے پی لیجئے

لڑکی میں کیا کمی تھی کہ کوئی اور لڑکا نہ ملتا۔

اس شہر میں روپا کی برات آئی، ایک دور دراز کے شہر سے۔ اس رات روپا دلہن بن کر ایسی سجی۔ کہ سارا شہر اسے دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ "اوئی۔ وہ کبھی اس وقت مجھے دیکھ لیں، تو فوراً شادی کر لیں"۔ اس نے قدآدم آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر سوچا۔ ماتھے پر جھومر لٹک رہا تھا۔ گلے میں سونے کا ہار تھا۔ ہاتھوں میں انگوٹھیاں۔ اور کانوں میں جھومکے اور باہوں میں لال لال چوڑا۔ ماتھے پر بندی۔ آنکھوں میں سیاہ کاجل لیکتا ہوا، ہونٹ احمریں۔ آنکھوں میں شرم و حیا کے ڈورے سارا جسم ایک ماہ لقا کی طرح سجا ہوا۔ روپا نے اپنے جسم کا خوب جائزہ لیا۔ جسم کی ہر حرکت اس کے ہر موڑ سے پورا حظ اٹھایا۔ وہ شاید آئینے میں اپنے آپ کو نہ دیکھ رہی تھی۔ بلکہ آئینہ اسے دیکھ رہا تھا —— "ہاں ہاں دیکھ لو۔ جی بھر کے دیکھ لو اب جا رہی ہوں۔ کسی دوسرے کے پاس، اس کو تو ابھی تک دیکھا تک نہیں۔ کتنے کٹھور ہو تم۔ شادی پر تو آتے، اپنی آنکھوں سے آخری بار مجھے دیکھ لیتے"۔ لیکن سدیش شادی میں شامل نہ ہوا۔ وہ اسی شہر میں تھا۔ کیا اسے معلوم نہ تھا کہ روپا بیاہی جا رہی ہے "مجھے دیکھنے تو آتے۔ ہائے رام وہ کیسے آتے، انہیں ضرور دکھ ہوا ہوگا۔ وہ ملول اور رنجیدہ ہوں گے۔ انہیں غصہ آیا ہوگا وہ کچھ نہ کر بیٹھیں اگر ایسا ہو گیا تو وہ کہیں کی نہ رہے گی۔ انہیں نوکری نہیں ملتی، جیسے سبھی مرد نوکر ہو کر شادی کرتے ہیں۔ محض ڈھونگ۔ ہائے ایک بار تو آتے۔ اور اپنی روپا کو نظر بھر کر دیکھ لیتے۔ ایسی لڑکی انہیں کہاں ملتی"

اور یہی سوچتے سوچتے، وہ ایک اور مرد سے بیاہی گئی۔ اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں چلی —— اور پھر ماہ و سال گزرتے گئے۔ ایک سال کے بعد دوسرا سال۔ پھر ملک میں ایک عالمگیر ہنگامہ برپا ہوا، ہندو مسلم فساد ہوا۔ وہ پشاور سے اپنے خاوند سمیت دلی آ گئی اور اس کے والدین بھی اسی بڑے شہر میں رفیوجی بن کر داخل ہوئے۔

پندرہ برس گزر گئے تھے۔ روپا کی عمر اب ۳۰ برس سے اوپر تھی۔ اب تو اس کی ایک اپنی لڑکی تھی جس کی عمر دس برس سے زیادہ نہ تھی۔ اسے اپنا خاوند پسند نہ آیا اتنا برا بھی نہ تھا اور وہ اسے کتنا چاہتا تھا۔ کتنا پیار کرتا تھا وہ اتنے روپے کما لیتا تھا کہ گھر کا خرچ چل جاتا۔ وہ روپا کے والدین کی عزت بھی کرتا روپا کی باتوں پر جان دیتا تھا۔ اس کی اداؤں پر فریفتہ تھا۔ بس ذرا اس کے دانت بڑے بڑے سے تھے۔ سر کے بال کچھ زیادہ ہی سفید ہو گئے تھے۔

اتنا بڑا ہنگامہ نہ ہوتا تو یہ لوگ دلی شہر میں نہ آتے۔ آشا سے اس کی یہیں ملاقات ہوئی۔ ایک لمبے عرصے کے بعد دونوں سہیلیاں گلے ملیں۔ گنگا جمنا میں پھر ملاپ ہوا۔ روپا اس عرصے میں سدیش کو نہ بھولی تھی۔ پشاور میں رہتے ہوئے بھی شاید اس نے سدیش کو یاد کیا تھا۔ کیا سدیش نے شادی کر لی تھی۔ اس کی بیوی کیسی ہوگی۔ شاید شادی نہ کی ہو۔ بھلا شادی کیوں نہ کی ہوگی۔ میں نے تو ان کے سامنے ہی کر لی تھی، وہ کیوں نہ کرتے۔ اس کے دل کے نہاں خانے میں یہ کسک ابھی تک موجود تھی۔ کاش اس کی شادی سدیش سے ہو جاتی۔ یہ کسک جو آہستہ آہستہ مٹتی جا رہی تھی اس شہر میں آ کر ادر ابھر گئی۔ وہ آشا سے مل کر بہت خوش ہوئی۔ آشا نے شادی کر لی تھی۔ اس کا بھی ایک پیارا پیارا بچہ تھا۔ دونوں مل کر بہت خوش ہوئیں باتوں ہی باتوں میں آشا نے روپا کو بتا دیا کہ اس کی شادی "لو میرج" (محبت کی شادی) ہے۔

"بھیا جی کہاں ہیں"

"وہ کلکتے میں ہیں"

آپ کا آئینہ
آپ سے کسطرح
مخاطب ہوتا ہے؟

اپنی جلد اور رنگت کی حفاظت کرنا اور اسے
نشو ونما بہم پہنچانا لازمی ہے۔ ایک سمجھدار
لڑکی ہونے کے ناتے سے وہ جانتی ہے کہ
اِک نازک جِلد کا خیال ہر روز "ہیزلین'
سنو" "'HAZELINE' SNOW"
لگاکر آرام کرنے سے رکھا جاتا ہے کیونکہ یہ ہلکے
سے جِلد کے ساتھ لگا رہتا ہے اور اسے ملائم، سفید
اور پُرشباب زندگی بخشتا ہے۔

"'HAZELINE'
SNOW"
(TRADE MARK)

"ہیزلین' سنو" (ٹریڈ مارکہ)

بروز ویلکم اینڈ کمپنی (انڈیا) لمیٹڈ، بمبئی

مفید کتابیں

صنعت وتجارت کے پوشیدہ راز

اس میں روپیہ کمانے کے سینکڑوں طریقے اور نئے نئے کاروبار کرنے کی بے شمار اسکیمیں درج ہیں تھوڑا پڑھا لکھا بھی اس کی مدد سے اپنی غریبی اور مفلسی کو امیری سے بدل سکتا ہے۔ یہ کتاب عملی تجربات کے بعد سات سال کے عرصہ میں تیار ہوئی ہے۔

قیمت تین روپے

صنعت میں دولت

ایسی کار آمد کتاب جس میں کم سرمائے سے گھریلو دستکاریاں شروع کی جا سکتی ہیں۔ کامیاب تجارتی فارمولے۔ بے شمار تصاویر جن کی مدد سے ہر مشینری اور سانچے کو عمل میں لا سکتے ہیں۔ ضخامت تقریباً پانچ صد صفحات

قیمت پانچ روپے

رہنمائے فوٹوگرافی

انسٹی ٹیوٹ آف فوٹوگرافی نیویارک امریکہ کے سند یافتہ ایک ماہر فوٹوگرافر کی لکھی ہوئی کتاب جس میں فوٹوگرافی کے بارے میں ایک ایک بات لکھی ہوئی ہے ساتھ ساتھ فوٹو بھی دئے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو اس کتاب کو پڑھ کر ایک بچہ بھی جو صرف اُردو پڑھنا جانتا ہے ایک ماہر فوٹوگرافر بن سکتا ہے۔

قیمت دو روپے

انگلش ٹیچر

اس کتاب کی مدد سے بہت تھوڑے عرصہ میں انگریزی لکھنا پڑھنا اور بولنا آجاتا ہے انگریزی سیکھنے کے لئے اس سے بہتر کتاب شاید ہی دستیاب ہو سکے۔ بغیر اُستاد کی مدد کے گھر بیٹھے انگریزی سیکھنے اپنی خوبیوں کے لئے بے نظیر کتاب ہے

قیمت دو روپے

رفیق صحت

سدا جوان بنے رہنے اور تندرستی قائم رکھنے کی ترکیبیں، تمام مردانہ اور زنانہ پوشیدہ بیماریوں کے سہل علاج سیکڑوں ایسی پرائیویٹ اور کان میں کہنے والی باتیں جنہیں دوست بھی کہتا شرماتا ہے۔ شادی سے پہلے اپنے دوستوں کو تحفہ میں دیجئے۔ ایک اچھا شوہر بننے کیلئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ قیمت چھ روپے

ہر ایک کتاب پر محصول ڈاک علیحدہ

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں دہلی

"میں مرگئی، اتی دور. کیا یہاں کام نہیں ملتا. کتنے بچے ہیں ان کے"

"بچہ کوئی نہیں"

"ہائے. کیوں، کیا شادی نہیں کی"

آشا نے نفی میں جواب دیا.

"کیا کام کیا کرتے ہیں"

"کہانیاں لکھتے ہیں، تم پر بھی ایک کہانی لکھی ہے"

"مجھ پر؟ تو وہ مجھے بھولے نہیں" یہ سن کر وہ بے حد خوش ہوئی۔

"دیکھ ملنا ضرور" آشا نے نمستے کرتے ہوئے کہا۔

"ضرور آؤں گی ماتا جی سے ملنے" روپا نے چلا کر کہا.

یہ سن کر اسے حیرت ہوئی، وہ کچھ چونک سی گئی. کہ سدیش نے ابھی تک شادی نہیں کی. پندرہ سال بیت گئے. وہ ایک بچی کی ماں بھی بن گئی. کنواری لڑکی سے دلہن بنی. دلہن سے ماں، اور کچھ سالوں کے بعد وہ ایک ساس بن جائے گی لیکن وہ ابھی کنوارے ہیں. کیا وہ ابھی تک مجھ سے محبت کرتے ہیں. کیا میری وجہ سے انہوں نے شادی نہیں کی، ہائے رے دیا میں کتنی کٹھور ہوں میں نے کیوں شادی کرلی. روپا کے دل میں ایک طلاطم برپا ہوگیا. سدیش کی صورت اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئی ہاں ہاں وہی سدیش. وہی لانبا قد. وہی موٹی موٹی آنکھیں. وہی دبی دبی مسکراہٹ وہی فراخ ماتھا. لڑکیاں اسے دیکھ کر کتنی خوش ہوتی تھیں. دونوں کی تعریف کرتی تھیں. دونوں کی شادی ہوجاتی تو لطف آجاتا. سب کی نگاہیں اس جوڑے پر ہوتیں. لیکن اب کیا ہو سکتا ہے. سدیش نے شادی کیوں نہیں کی وہ دن بھر کیا کرتے ہوں گے. دفتر ضرور جاتے ہوں گے. پھر واپس آتے ہوں گے تھکے ماندے. ان کا انتظار بھی کوئی نہ کرتا ہوگا. کوئی چائے بنا کر نہ دیتا ہوگا. ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوں گے. شاید نوکر رکھا ہو لیکن نوکروں کو تو کھانا پکانا نہیں آتا —— بستر خود کرتے ہوں گے. بیماری میں ان کا کون خیال رکھتا ہوگا کون دیکھ بھال کرتا ہوگا. کیا میں انہیں یاد آتی ہوں گی. ہو سکتا ہے، میری وجہ سے انہوں نے ابھی تک شادی نہیں کی. ہو سکتا ہے، نہیں — نہیں — نہیں. ہاں ہاں. ہاں، انہوں نے میری وجہ سے ابھی تک شادی نہیں کی. میں جو بے وفا نکلی. بڑی محبت کا دم بھرتی تھی اور آخیر میں دغا دیا. ہائے وہ مجھے مل جائیں، تو ان سے معافی مانگ لوں. اپنا سر ان کے پاؤں پر رکھ دوں. وہ معاف کردیں گے روپا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا. اگر مل جائیں تو اپنا دل چیر کر بتادوں گی کہ میں انہیں ابھی تک نہ بھول سکی. ان کی صورت کا ہر نقش میرے دل پر مرتسم ہے ہائے، میں مر کیوں نہ گئی. اور یہ سوچتے سوچتے. روپا کی آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے. اور سدیش کی یاد کو دل و دماغ سے نوچ ڈالے. لیکن سدیش ہے، کہاں.

روپا ورمن —— جس نے شمع کا مشورہ قبول کرنے کے بعد فلم پیش کرنے کا ارادہ ترک کردیا

"روپا" کسی کی آواز آئی. یہ آواز آتے ہی روپا کے خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا.

اور پھر کسی نے روپا کو اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا. ارے یہ تو اس کا خاوند تھا حکمت رائے. روپا کو دیکھتے ہی اس کی باچھیں کھل جاتی تھیں بتیس دانت باہر جھانکنے لگتے تھے.

کہنے لگا "تم ابھی تک ادھر بیٹھی ہوئی ہو. دیکھتی نہیں دھوپ کتنی چڑھ گئی ہے" اور حکمت رائے نے زور سے روپا کو اپنے بازوؤں میں دبایا، کہ بیچاری کی چیخ نکل گئی.

"چھوڑ دو نا. اگر ماں جی نے دیکھ لیا تو"

روپا نے اپنی چھوٹی بہن کی شادی میں کیا کچھ نہیں کیا۔ سب سے پہلے کارڈ بانٹے۔ مٹھائی تقسیم کی۔ کپڑے سلوائے۔ بازار گئی۔ گھر سجایا۔ قناتیں لگوائیں۔ کھانا تیار کرایا۔ دمینتی کو ایسا سجایا کہ وہ حور دکھائی دینے لگی۔ اور جب کام کر کے وہ آشا کے گھر گئی۔ تو معلوم ہوا کہ سدیش آیا ہوا ہے یہ سن کر وہ خوشی اور انبساط سے جھومنے لگی۔ کہاں ہیں وہ۔ دیکھ تو لوں۔ آشا نے بتایا کہ وہ گھر میں نہیں ہیں۔

"ہائے یہ ان کی پرانی عادت ہے۔ گھر میں ہوں، جب بھی وہ نہ ملیں گے میں جانتی ہوں۔ دیکھ بھینا، انہیں ضرور لانا"

"اری وہ دولہا میاں کی برات میں آئیں گے۔"

"ضرور آئیں گے۔ انہیں میری طرف سے کہنا کہ وہ برات میں ضرور آئیں" اے بھگوان وہ کیسے ہوں گے، تندرست تو ہوں گے۔ ٹھیک ٹھاک تو ہوں گے صحت مند تو ہوں گے، کہیں میرے غم نے انہیں نڈھال کر دیا ہوگا۔ ہو سکتا ہے سر کے بال سپید ہو گئے ہوں۔ چہرے پر جھریوں کا جال بچھ گیا ہو۔ پندرہ سال تک مجھ سے الگ رہے۔ میرے متعلق سوچتے رہے۔ اتنی دور رہ کر شادی نہیں کی، وہ سوچتی گئی، اور فکروں میں ڈوبتی گئی۔ اور آشا سے اجازت لے کر واپس چلی آئی۔

گیتوں کی رانی مبارک بیگم، گانا ریکارڈ کراتے وقت

تائی جی برآمدے میں بیٹھی ہوئی پوجا کر رہی ہیں۔ میں نے سوچا۔ ادھر جا کر میں تمہاری پوجا کر لوں" اور یہ کہہ کر حکمت رائے نے روپا کو پھر چوکی پر بٹھا دیا "ارے ہاں ایک بات تم سے کہہ دوں۔ بابو جی نے بلا بھیجا ہے۔ کہتے تھے، دمینتی کی شادی کو تھوڑے دن رہ گئے ہیں جلدی جا کر مل لو ان سے"

"ارے ہاں، دمینتی کی شادی۔ میری سب سے چھوٹی بہن کی شادی۔ میں تو بھول ہی گئی۔ ہائے رام کتنی اچھی بہن ہے، میری۔ اپنی دمینتی کی شادی پر اتنا کام کروں گی، اتنا کام کروں گی کہ سب لوگ عش عش کر اٹھیں گے۔ تمہارے پتا جی نے شادی کے کارڈ چھپوا لئے ہیں۔ تقسیم کرنے میں کچھ تو ان کی مدد کرو"

نیچے سے آواز آئی "روپا رانی"

"لو ماتا جی بلا رہی ہیں۔ میرے خیال میں بھگوان کی پوجا کر لی انہوں نے"

"یہ چاقو مجھے دے دو کہیں ہاتھ نہ کٹ جائے تمہارا"

"میرا بڑا خیال رکھتے ہو"

"کب نہیں رکھا، میری جان" اور دونوں ہنستے ہوئے نیچے اتر گئے۔

لڑکی والوں نے گھر ایسا سجایا کہ دیوالی کی یاد تازہ ہو گئی۔ آج تو برات آ رہی تھی۔ اور روپا اپنے آپ کو ایک بار پھر دولہن بنا رہی تھی۔ کپڑے ایسے پہنے، کہ نگاہیں خیرہ ہو گئیں۔ کنپٹیوں کے قریب کچھ سپید بال جھانک رہے تھے۔ اس نے جلدی انہیں کالے بالوں میں چھپا دیا۔ جیسے زخموں پر کوئی پٹی باندھ دیتا ہے۔ ماتھے پر بندی لگائی۔ لبوں پر ایک ہلکی سی لپ اسٹک لگائی کہ ہونٹ زیادہ چمکنے لگیں۔ باہوں میں سونے کی چوڑیاں پہنیں "مجھے دیکھیں گے تو جھوم اٹھیں گے۔ ان کے دل میں اور کسک پیدا ہوگی۔ مجھے نہ پانے کے لئے انہیں بہت رنج ہوگا۔ کہا تھا نا مجھ سے شادی کر لو۔ اس وقت اکڑتے پھرتے تھے۔ جب تک نوکری نہیں ملے گی شادی نہیں کروں گا۔ اب نوکری تو مل گئی لیکن روپا تو نہیں ملی۔ اب روؤ اپنی قسمت کو۔ قبل از وقت بڑھاپے کو بلا لیا۔ اب اکیلے رہ کر اپنی جان ہلکان کرو۔ مجھے کیا، خود جلتے رہے مجھے جلاتے رہے میں نے تو شادی کر لی۔ لیکن وہ ابھی تک محبت کی آگ میں جل رہے ہیں" روپا کو اس بات پر فخر تھا کہ سدیش نے اس کے لئے زندگی برباد کر دی۔ یہ قصہ تو وہ کئی لڑکیوں کو سنا چکی تھی، اپنے خاوند کو بتا چکی تھی، خاوند نے ہنس کر ٹال دیا تھا" شادی سے

پہلے ہر شخص محبت کرتا ہے روپا، تم نے محبت کرلی تو کیا ہوا" لیکن حکمت رائے کو کیا معلوم تھا کہ آج کی رات روپا کے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ وہ کس آگ میں جل رہی ہے۔ اور جب برات آئی بینڈ باجے کی آواز سنائی دی تو روپا پاگلوں کی طرح باہر دوڑی۔ سدیش کو دیکھنے کے لئے۔ بھیڑ اتنی زیادہ تھی کہ سدیش کہیں نظر نہ آیا۔

"یہیں کہیں ہوں گے" اس نے سوچا۔ روپا نے دمینتی کے دولھا کو نہ دیکھا وہ اپنے بچپن کے دولھا کو دیکھنے کے لئے بے چین تھی وہ خود دلہن بن کر سج دھج باہر نکلی تھی۔ اس کا دولھا کہاں تھا اس کے خوابوں کی جنت کہاں تھی۔ اس کا عاشق کہاں تھا۔ وہ پندرہ سال سے مختلف شہروں کی خاک چھان رہا ہے اور آج اس کی نگاہ ان پر پڑے گی جب دولھا گھوڑی سے اترا۔ لوگوں نے شامیانے میں بیٹھنا شروع کیا تو اس کی نگاہ سدیش پر پڑی "ہائے یہ سچ مچ میرا سدیش ہے۔ اے لوگو یہ دیکھا کا دلیا ہے۔ سر کے بال تو سپید نہیں ہوتے۔ چہرے پر جھریاں نہیں۔ ماتھا فراخ ہونٹ موٹے موٹے اور صحت بھی اچھی خاصی ہے۔ ذرا پہلے سے دبلے ہیں۔ آنکھیں وہی موٹی موٹی چمکتی ہوئی ہاں ذرا رنجیدہ ہیں۔ ذرا اُداس ہیں۔ وہ ان سے بات کرنا چاہتی تھی۔ لیکن بہت سے براتی ان سے بات کر رہے تھے۔ ارے میری طرف تو دیکھو۔ میں ہوں تمہاری روپا۔ وہی روپا۔ جس کے لئے تم ابھی تک کنوارے ہو۔ جس کے لئے تمہارے گھر میں ابھی تک لکشمی نہیں آئی۔ جس کی وجہ سے تمہارے ہونٹوں پر مسکان نہیں، جس کی وجہ، تمہارا گھر ویران۔ بیابان اور اجاڑ ہے۔ جس کی وجہ تم کھنچایا لگتے ہو۔ ارے دیکھو تو سہی، کتنی بن ٹھن کر کھڑی ہوں اور تمہاری راہ دیکھ رہی ہوں"

لیکن سدیش نے اس کی طرف نہ دیکھا۔ وہ دوستوں کے ساتھ باتیں کرتا ہوا، شامیانے میں گھس گیا، کھانا کھانے کے لئے۔ اور جب کھانا پروسا گیا تو روپا خود شامیانے میں گھس گئی اور جہاں سدیش بیٹھا ہوا تھا وہ جا پہنچی۔ اس کا دل دھڑ دھڑ کر رہا تھا۔ سدیش نے روپا کو دیکھا اور مسکرا دیا۔ روپا کے ہونٹوں پر کانپتی ہوئی مسکراہٹ پھیل گئی۔ بس پھر کیا تھا۔ وہ دیوانوں کی طرح اسی میز کے ارد گرد گھومتی رہی۔ کسی چیز کی ضرورت ہوتی سب سے پہلے سدیش کو ملتی۔ آج روپا کتنی خوش تھی۔ وہ خود اپنے سدیش کو کھانا کھلا رہی تھی: "پہلی بار میرے ہاتھ کا کھانا کھایا ہے تم نے:" وہ گھومتی رہی، اور دیکھتی رہی۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ آج ہر شخص سے کہہ دے، کہ اس شخص سے میری شادی ہونے والی تھی لیکن نہ ہو سکی۔ اور اس شخص نے میرے لئے اپنی زندگی برباد کردی۔ یہ بربادی کا لفظ اسے کتنا اچھا لگتا ہے۔ اس کا سینہ پھول جاتا، اور خود اعتمادی کا جذبہ اور بڑھ جاتا تھا۔ کتنی خوش قسمت ہے وہ۔ ابھی تک اس کو مجھ سے پیار ہے۔ میں۔ مر کیوں نہ گئی —— لیکن زندہ رہ کر اس بات کا احساس کرنا کتنی بڑی بات ہے۔ یہ فخر تو مجھے ہی حاصل ہے حکمت رائے کا ان سے کیا مقابلہ۔ ان کی

آشا ماتھر: تجھ میں جو ہے وہی عالم تری تصویر میں ہے

بات اور ہے۔ سدیش ہر لحاظ سے خوب صورت ہے۔ شکل سے، عقل سے۔ دانائی سنجیدگی اور وقار تو ان کا اپنا ہے۔ اور پھر یہ قربانی حکمت رائے، اسے سمجھ نہیں سکتا اس کا پاسنگ نہیں۔

کھانا ختم ہوگیا۔ براتی اٹھنے لگے۔ سدیش ہاتھ دھو کر شامیانے سے باہر نکلا۔ روپا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"چلو تمہیں جہیز دکھاؤں" روپا نے سدیش سے کہا۔

وہ اسے پکڑ کر جہیز والے کمرے میں لے گئی "یہ دمینتی کا جہیز ہے" وہ بولی "یہ ساڑھیاں۔ یہ سونے کے کنگن، چوڑیاں۔ گلے کا ہار۔ بندے۔ یہ چاندی کے برتن۔ یہ کوٹ بنیان، انڈرویر، رومال۔ رسوئی کے برتن۔ بوٹ جرابیں۔ یہ پلنگ۔ کرسیاں۔ صوفہ سیٹ۔ یہ الیکٹرک ہیٹر۔ یہ چادریں۔ دریاں کھیس۔ رضائیاں۔ یہ الماری یہ سب کچھ جہیز میں ملتا ہے" روپا کا جہیز دکھانے کا یہ مطلب تھا۔ اگر تم نے شادی کی ہوتی۔ تو تمہیں بھی اتنا جہیز ملتا یہی کچھ، بلکہ اس سے بھی زیادہ جہیز مجھے ملا تھا۔ وہ تمہارا ہوتا۔ اور آج تم اکیلے نہ ہوتے، یہ

کھانسی، گھٹن، دمہ اور برانکائٹس کا تین منٹ میں خاتمہ

کیا آپ پر دمہ اور برانکائٹس کا شدید حملہ ہوتا ہے جس سے کہ آپ کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ اور سونا محال ہو جاتا ہے۔ کیا آپ کو اس قدر کھانسی اٹھتی ہے کہ آپ کا دم ٹوٹنے لگتا ہے۔ کیا آپ کمزوری محسوس کرتے ہیں جس سے کام نہیں ہو سکتا۔؟ کیا آپ کو محتاط رہنا پڑتا ہے کہ کوئی ٹھنڈی چیز یا دیگر اشیا کا استعمال نہ کریں؟ قطع نظر کہ آپ کب سے بیمار ہیں یا کیا علاج کرتے رہے ہیں۔ آپ کے لئے ڈاکٹر کے جس نسخہ کو مینڈیکو کہتے ہیں نئی امید ہے۔ نہ کسی دوا کے لگانے کی نہ سگریٹ پینے کی اور نہ ہی انجکشن کی ضرورت۔ آپ کو صرف بے ذائقہ دو مینڈیکو گولیاں کھانے کے اوقات میں استعمال کرنی ہوں گی جس سے آپ کی تکالیف جادو کی طرح رفع ہو جائیں گی تین منٹ میں ہی مینڈیکو آپکے خون میں جذب ہو کر اپنا اثر دکھا کر بلغم تحلیل کر دے گی جس سے آپ بآسانی سانس لے سکیں گے اور رات کو چین سے سو سکیں گے جس سے آپ کم عمر کے نوجوان دکھائی دیں گے۔

دو سال تک دمہ نہیں ہوگا مینڈیکو نہ صرف بآسانی سانس لینا اور جلدی آرام مہیا کرتی ہے۔ بلکہ آئندہ کے حملوں کی روک تھام کرتی ہے۔ مثال کے طور پر مسٹر جے آر جس کا وزن ۴۰ پونڈ کم ہو چکا تھا کھانسی بلغم اور دمہ گھٹنے میں مبتلا تھا جس کی نیند حرام ہو چکی تھی اور موت کی گھڑیاں گن رہا تھا مینڈیکو نے دمہ کا پہلی ہی رات خاتمہ کر دیا۔ اور دو سال تک اس کو یہ شکایت نہ ہوئی۔

Mendaco

مینڈیکو

قیمت واپسی کی گارنٹی مینڈیکو کی پہلی خوراک ہی آپکے خون میں داخل ہو کر قدرتی نظام کو امداد دے کر دمہ کا خاتمہ کر دیتی ہے قلیل عرصہ میں ہی آپ اپنے کو تندرست اور کم عمر محسوس کریں گے۔ بمضبوط ترین گارنٹی کے تحت مینڈیکو کا استعمال کیجئے۔ آپ خود ہی انصاف کریں اگر مینڈیکو کے استعمال سے آپ کو مکمل اور تسلی بخش فائدہ نہ ہو تو خالی ڈبہ واپس کر کے ادا شدہ دام واپس لیجئے مینڈیکو اپنے دوا فروش سے حاصل کیجئے اور دیکھیں کہ آپ رات کو اتنا ہی آرام سے سو سکتے ہیں اور دوسرے دن کتنا بہتر محسوس کرتے ہیں۔ گارنٹی آپ کی حفاظت کرتی ہے۔

★ دمہ ★ برانکائٹس اور ★ ہے فیور (تپ کاہی)، کا خاتمہ کرتی ہے۔

چھائیوں اور خراب جلد کا ۲۴ گھنٹوں میں خاتمہ

جب ایک امریکن ڈاکٹر نے نکسوڈرم دریافت کی ہے آپ کے لئے بھدی، گھناؤنی اور بدصورت بنانیوالی جلد کی بیماریوں اگزیما، چھائیاں، جلتوں، داد، سرخ چکتوں، زہریلی پھنسیوں خارش سرخ پھوڑوں کا شکار بننے کی ضرورت نہیں ہے اپنے آپ کو بری جلد کے باعث کم حیثیت محسوس نہ ہونے دیجئے اور نہ ہی دوستوں سے بگاڑیئے۔ بلکہ اس نئے سائینٹفک طریقہ سے اپنی کھال صاف شفاف بنایئے۔ بھدی کھال سے لوگوں کو یہ سوچنے کا موقع نہ دیجئے کہ آپ بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

ایک نئی دریافت: نکسوڈرم ایک مرہم ہے مگر ان تمام مرہموں سے مختلف جو آپ نے کبھی استعمال کئے یا محسوس کئے ہوں گے۔ یہ ایک نئی دریافت ہے اور چکناہٹ نہیں ہے۔ لگاتے وقت بالکل پوڈر کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ یہ کھال کے مساموں میں اتر جاتا ہے اور کھال کی اوپری بیماریوں کی اصل وجہ کا قلع قمع کرتا ہے۔ نکسوڈرم میں ۹ اجزا ہیں جو جلدی بیماریوں سے ۳ طرح مقابلہ کرتے ہیں: ۱۔ یہ ان کیڑوں کو مار ڈالتا ہے جو اکثر جلدی بیماریوں کا باعث ہوتے ہیں۔ ۲۔ یہ ۷ منٹ میں کھجلی جلن اور ٹیسیں بند کر دیتا ہے اور کھال کو ٹھنڈک پہنچاتا اور چکنا بناتا ہے۔ ۳۔ جلد کو صاف چمکدار اور مخمل کی طرح چکنا بنانے میں قدرت کی مدد کرتا ہے۔

جلدی عمل کرتا ہے: چونکہ نکسوڈرم جلد کی تکالیف کا مقابلہ کرنے کے لئے سائینٹفک طور پر تیار کیا گیا ہے یہ ہر ایک دوا سے تیز عمل کرتا ہے جو آپنے اپنی زندگی میں دیکھی ہوگی۔ یہ کھجلی جلن اور ٹیسوں کو چند منٹوں میں بند کر کے آپ کی کھال کو صاف کرنے اور صحت مند بنانا شروع کر کے اسے زیادہ نرم، مخمل کی طرح چکنا اور زیادہ سفید بناتا ہے۔ ایک دو دن میں آپ کا آئینہ ہی بتا دے گا کہ آخرکار یہ وہ دوا ہے جس کی آپ کو اپنی کھال صاف شفاف بنانے کی ضرورت تھی ——— ایسا علاج جو آپ کو خوبصورت بنانے اور دوست جیتنے میں مدد دیتا ہے۔ نکسوڈرم ہزاروں کی جلد زیادہ شفاف زیادہ صحت مند بنا چکا ہے۔ جیسے مسٹر آر کے جو لکھتے ہیں "مجھے بے حد کھجلی جلن اور ٹیسوں والے اگزیما نے بارہ سال سے تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا ہر چیز آزمائی۔ آخرکار میں نے نکسوڈرم کے متعلق سنا اس نے ۷ منٹ میں کھجلی بند کر دی۔ دوسرے ہی دن مجھے اپنی کھال صاف ہوتی دکھائی دینے لگی۔ ۱۰ دن میں تمام سرخ دھبے اور کھال کے چھلکے غائب ہو گئے۔ میرے دوستوں کو میری صحت نکھر آنے پر تعجب ہونے لگا!"

Nixoderm

نکسوڈرم

اطمینان کی گارنٹی: نکسوڈرم پر آپ کا کچھ خرچ نہیں ہوگا جب تک یہ آپکے مکمل اطمینان کے مطابق آپکی جلد صاف نہ کر دے۔ صبح آئینہ دیکھ کر آپ تعجب کریں گے بس ایک ہفتے اور نکسوڈرم استعمال کرتے رہیے۔ اور جب تک اس نے آپ کی جلد یقیناً نرم، صاف، چکنی، دلپسند اور خوشنما بنا دی ہوگی ——— آپ کی کھال ایسی کر دی ہوگی کہ آپ جہاں جائیں آپ کی تعریف ہو ورنہ آپ محض خالی ڈبہ واپس کر دیں اور آپ کے پورے دام واپس کر دیئے جائیں گے۔ اپنے دوا فروش سے آج ہی نکسوڈرم خرید لیجئے۔ گارنٹی آپ کی حفاظت کرتی ہے۔

ساری چیزیں تمہاری ہوئیں۔ اور سدیش سب کچھ دیکھتا رہا اور تعریف کرتا رہا۔

روپا نے جہیز کا ٹرنک کھول کر سدیش کو ایک ایک چیز دکھائی۔ پگلے اس وقت نہ کرکے، تم نے کیا کچھ نہ گنوا دیا۔ مجھے ہاتھ سے کھو دیا، اور پھر ان تمام چیزوں کو۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔ رنجیدہ اور ملول ہونے سے کوئی فائدہ نہیں۔ وہ اس کی طرف دیکھتی رہی۔ نگاہوں میں آگ تھی۔ ہائے تمہیں کیسے بتاؤں کہ میں تمہیں بالکل نہیں بھولی۔ کالی ماتا کی قسم۔ تمہیں نہیں بھولی۔ پندرہ برس سے یہ آگ میرے سینے میں دفن ہے۔ تمہارے چہرے کو بھول نہ سکی۔ تمہاری خاموشی ابھی تک مجھ سے ہم کلام رہتی ہے۔ اور تم نے کیا کیا۔ تم نے شادی کیوں نہ کی۔ شاید اچھا ہی کیا۔ ہاں شادی نہ کرنا۔ اس بات پر مجھے فخر ہے۔ لیکن رنج بھی ہے۔

وہ یہ سوچ رہی تھی، سدیش کمرے سے باہر نکلا۔ وہ باہر آئی۔ سدیش اس سے اجازت لے کر دوستوں سے باتیں کرنے لگا۔ روپا سدیش سے مل کر بے حد خوش ہوئی تھی۔ ہائے یہ ملاپ کتنا خوب صورت ہے کتنا حسین ہے۔ یہ سوچتے ہوئے۔ وہ لڑکیوں کے جھرمٹ میں چلی گئی۔ برات کے ساتھ عورتیں بھی آئی تھیں۔ آشا تھی۔ اور دیگر لڑکیاں کھڑی تھیں۔ ایک لڑکی نے روپا کے کان میں کہا "ارے وہ دیکھو سدیش کی بیوی" روپا ایک لمحہ کے لئے سکتے میں آگئی۔ پھر مسکرادی۔

"مذاق کر رہی ہو۔ انہوں نے شادی نہیں کی۔ چل ہٹ"۔

"ارے نہیں۔ وہ سچ مچ سدیش کی بیوی ہے"۔

"کون سی؟"

"ارے وہ کالی کلوٹی سی عورت"

روپا کی نگاہ بجلی کی سرعت کی طرح لپکی۔ اور آن واحد میں اس کی نگاہیں اس لڑکی پر مرکوز ہو گئیں۔

ایک کالی کلوٹی۔ دبلی پتلی۔ عورت۔ ہائیں یہ سدیش کی بیوی ہے۔ ارے اتنی بدصورت، اتنی کالی۔ چہرے پر چھائیاں۔ ہاتھ خالی خالی۔ کوئی زیور نہیں — گھٹیا سی ساڑھی۔ چہرے پر مردنی چھائی ہوئی۔ عمر ۲۵ سے اوپر۔ سیدھی مانگ۔ اگر ہنستی ہے تو آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اسے یقین نہ آیا۔ وہ پھر مسکرادی۔ لیکن اس مسکراہٹ میں تلخی تھی۔ بڑی کاوش سے اس مسکراہٹ کو لبوں پر لائی تھی "یہ نہیں ہو سکتا" وہ بڑبڑائی۔

وہ دوڑتی ہوئی آشا کے پاس گئی۔ اور اسے ایک طرف لے گئی۔ "سچ بتانا کیا وہ بھیا جی کی بیوی ہے"۔

آشا نے نیچی نگاہیں کئے ہوئے کہا "ہاں"

"تم نے پہلے نہیں بتایا"

پرانی اداکارہ منورما۔ ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا

"مجھے خود معلوم نہ تھا۔ اتنے سالوں کے بعد وہ آئے چپکے سے دریں شادی کرلی۔ ہمیں بتایا نہیں" آشا نے نگاہیں نیچی کئے ہوئے کہا۔

اگر اس وقت زمین پھٹ جاتی تو روپا اس میں سما جاتی۔ وہ سیتا تو نہ تھی کہ دھرتی پھٹ کر اسے جگہ دے دیتی۔ لیکن یہ کیا ہوا۔ ۳۰ برس کا پرانا قلعہ ڈھ گیا۔ وہ رنگین محل آن کی آن میں مسمار ہو گیا۔ کاش اس وقت زلزلہ آجاتا۔ ہائے رام۔ اس لڑکی سے شادی کی۔ اس مریل چڑیل عورت سے۔ کوئی اور لڑکی نہ ملی۔ مجھے کہتے تو دنیا کی حسین عورت تلاش کرکے ان کی شادی کراتی۔ لیکن اس عورت سے، بالکل بے جوڑ۔ کوئی تال میل نہیں۔ جب اکٹھے چلتے ہوں گے کتنے برے اور بھدے لگتے ہوں گے۔ لوگ ہنستے ہوں گے۔ جی چاہتا ہے کہ اس لڑکی کا مونہہ نوچ لوں۔ حسد کی آگ بھڑک اٹھی وہ ملیں تو طبیعت صاف کردوں۔ شرم نہیں آئی۔ اس لڑکی سے شادی کرتے ہوئے آشا خاموش تھی۔ اور روپا دوڑتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

حکمت رائے آیا "روپا کہاں ہے۔ ارے، دلہن کو کسی نے کھانا نہیں کھلایا تم لوگ کھانا کھا چکے۔ دلہن کو کھانا تک نہیں پوچھا"

پریم ناتھ اور بینا رائے ایک فلم کے افتتاح پر

آشا نے بتایا کہ روپا اپنے کمرے میں گئی ہے۔

برات جا رہی تھی۔ ایک ایک براتی اجازت مانگ کر جا رہا تھا۔

حکمت رائے، روپا کے کمرے کی طرف لپکا۔

روپا بستر پر اوندھی لیٹی ہوئی تھی، وہ رونا چاہتی تھی۔ اس کا کلیجہ مونہہ کو آگیا تھا۔ اس نے آنسوؤں کے سیلاب کو روکنا چاہا۔ لیکن وہ رُک نہ سکا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو آہستہ آہستہ بہنے لگے۔ اور وہ زار و قطار رونے لگی۔

حکمت رائے کمرے میں داخل ہوا۔ اور روپا کو روتے ہوئے دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔

"اری تم رو رہی ہو۔ باہر بینڈ بج رہا ہے براتی جا رہے ہیں۔"

وہ کچھ نہ بولی، اور روتی رہی۔

"روپا۔ کیا ہوا۔ بتاؤ تو سہی" وہ اس پر جھکا۔

روپا نے اپنے خاوند کی طرف دیکھا۔ اور روتے ہوئے کہا "وہ مرگیا۔"

"کون مرگیا:" حیرت سے حکمت رائے نے پوچھا۔

"سدیش"

"پگلی" وہ ہنس پڑا "میں نے اسے ابھی اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا۔ وہ اس سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا"

"لیکن وہ مرگیا۔ وہ سدیش" وہ آگے کچھ نہ کہہ سکی۔ ہاں دل میں ضرور کہا "ہاں میرا سدیش۔ جسے میں چاہتی تھی، جس سے میں پیار کرتی تھی۔ جو مجھے چاہتا تھا جس نے میرے لئے پندرہ برس شادی نہ کی۔ جو ساری عمر کنوارا رہا۔ اور پھر آج مر گیا بیچارا سدیش۔ موٹی موٹی آنکھوں والا، کھلی پیشانی والا، خاموش رہنے والا۔ قریب سے گزر جانے والا" لیکن اس نے حکمت رائے سے کچھ نہیں کہا۔ وہ صرف روتی رہی۔

اس کے خاوند کو کچھ نہ پتہ چلا۔ وہ کس سدیش کی بات کر رہی تھی۔ اسے کیا علم تھا کہ روپا اپنے محبوب کی قبر پر آنسوؤں کے پھول چڑھا رہی تھی۔ ہائے یہ قیمتی آنسو بھرنہ گریں گے۔ وہ چپ چاپ ایک شریف انسان کی طرح اس کے سامنے کھڑا رہا۔ اور اپنی بیوی کو اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا۔ اور اس کے آنسوؤں کو پونچھنے لگا۔ اور کہنے لگا "آج کی رات خوشیوں کی رات ہے روپا۔ آج کی رات نہیں روتے۔ ایسی بدشگونی نہیں کرتے۔ اُٹھ چل۔ دنیتی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ اس نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا!

لیکن وہ یہ لفظ بڑبڑاتی رہی "لیکن وہ مرگیا۔ وہ مرگیا" آنسو آہستہ آہستہ خشک ہوتے جا رہے ہیں۔

مونہہ پر آنسوؤں کا سیلاب ہمیشہ کے لئے سوکھ گیا۔ اور اس کا سدیش ہمیشہ کے لئے ان آنسوؤں میں پگھل گیا۔

پھر اس نے کبھی ان آنسوؤں میں جھانک کر نہ دیکھا۔

وہ چپکے سے بستر سے اٹھی اور اپنے خاوند کے کندھے کا سہارا لے کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی۔

باہر رات اسی طرح جگمگا رہی تھی۔ قمقمے اسی طرح روشن تھے۔ زندگی اسی طرح رواں دواں تھی۔

کسی کو کیا معلوم تھا۔ روپا کا محبوب ہمیشہ کے لئے اس سے چھن گیا تھا۔ فقط ایک دل اداس تھا۔ باقی ساری دُنیا اسی طرح محوِ خرام تھی۔

■■

کتنی کفائیت ہے! ایک ہی بار برش کرنے سے

کولگیٹ ڈینٹل کریم

کولگیٹ کے پاس ثبوت ہے!
کولگیٹ سے ایک ہی بار برش کرنے سے
سانس کی بدبُو فوراً ختم ہو جاتی ہے

ہر صبح کولگیٹ سے آپ کی پہلی ہی بار کی برشنگ (برش) سے دانتوں کی صفائی، بدبُو پیدا کرنے والے جراثیم کو ۸۵ فیصدی تک ختم کر دیتی ہے۔ سائنٹفک تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ کولگیٹ ۱۰ میں سے ۷ حالتوں میں سانس کی اس بدبو کو جو منہ میں پیدا ہوتی ہے فوراً ختم کر دیتا ہے!

کولگیٹ کے پاس ثبوت ہے!
کولگیٹ سے ایک ہی بار برش کرنے سے
دانتوں میں سڑن پیدا کرنے والے
جراثیم ۸۵ فیصدی تک ختم ہو جاتے ہیں!

کولگیٹ ڈینٹل کریم سے کی جانے والی ہر برشنگ دانتوں میں سڑن پیدا کرنے والے جراثیم کو ۸۵ فیصدی تک ختم کر دیتی ہے۔ سائنٹفک تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ کھانے کے فوراً بعد برش کر لینے کا کولگیٹ کا اصول دانتوں کے منجن کی پوری تاریخ میں پہلے کے کسی بھی زمانے کے مقابلے میں زیادہ لوگوں کے لئے دانتوں کی سڑن کو زیادہ روکتا ہے!

کولگیٹ کے پاس ثبوت ہے!
اس کا مزہ ساری قوم کو مرغوب ہے!

کولگیٹ کی حیرت انگیز فرحت بخش خوشبو سارے ہندوستان میں مردوں، عورتوں اور بچوں کو یکساں مرغوب ہے۔ اونچے درجے کے ٹوتھ پیسٹوں کے بارے میں ساری قوم کا جائزہ لینے پر ثابت ہوا ہے کہ دوسرے تمام جانچے ہوئے ٹوتھ پیسٹوں کی بہ نسبت کولگیٹ ہی کی خوشبو رکھنے والی لذت سبھوں کو زیادہ مرغوب ہے۔

دانتوں میں سڑن

اور

بدبُو پیدا کرنیوالے

جراثیم کو

۸۵ فیصدی تک

ختم کر دیتا ہے!

صرف کولگیٹ کے اصول میں ہی یہ تینوں خوبیاں ہیں!
آپکی سانس کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ
دانتوں کو بھی صاف کرتا ہے
اور انھیں سڑن سے محفوظ رکھتا ہے

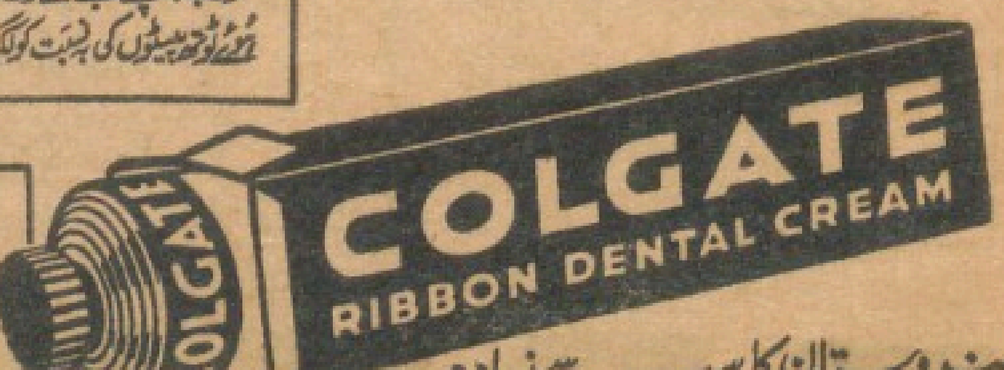

ہندوستان کا سب سے زیادہ
بکنے والا ٹوتھ پیسٹ!
اکانومی سائز خریدیے۔ پیسے بچائیے!

بچوں کیلئے دلچسپ اور سبق آموز کہانیاں

شہزادے کو پھانسی

ایک ظالم شہزادے کی کہانی۔ ایک دفعہ بادشاہ نے اسے پھانسی کا حکم سُنایا تو وہ کسی طرح بھاگ گیا۔ لیکن اس کے بڑے بھائی نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اسے پکڑا۔

قیمت پانچ آنے

بے وقوف بادشاہ

اپنے وفادار اور جاں نثار وزیر کو مار ڈالنے کی ترکیبیں سوچنے والا بادشاہ، بے وقوف نہیں تو پھر کیا ہوگا ۔۔۔؟ لیکن ہر بار وہ ایک غریب لڑکے کی ہوشیاری سے بچتا رہا۔

قیمت صرف چار آنے

بادشاہ کا انعام

اپنی محنت اور دیانت داری کی وجہ دو لڑکوں نے بادشاہ سے کیا انعام حاصل کیا۔ نہایت ہی دل چسپ مزے دار کہانی ہے۔ آج ہی منگایئے۔

قیمت صرف چار آنے

شریر لڑکا

ایک ایسے شریر لڑکے کی نصیحت آمیز کہانی جس نے لوگوں کو آپس میں لڑوایا۔ اور اپنی نوکرانیوں کو زندہ جلا دیا اور ایسی خوفناک حرکتیں کیں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

قیمت صرف چھ آنے

گھسیٹا کی بھتنا شاہی

گھسیٹا بے چارے کو لوگوں نے غلطی سے بھوت سمجھ لیا اور جب وہ اپنے گاؤں آیا تو لوگ اس سے ڈر گئے اور لگے بھوت کو بھگانے کی ترکیبیں کرنے۔ بے حد دل چسپ مزاحیہ منظوم کہانی ہے۔

قیمت صرف آٹھ آنے

جادو کی بنسری

جادو کی بنسری ایک غریب لڑکے کو ایک بڑھیا نے دی تھی جس کی مدد سے وہ بادشاہ بن گیا لیکن بیچارہ پھر غریب ہو گیا۔ دل چسپ سبق آموز کہانی ہے۔

قیمت صرف پانچ آنے

چندا ماموں

ایک دفعہ دنیا کی سیر کرنے کو دل چاہا تو چندا ماموں آسمان سے زمین پر اتر آئے۔ لیکن یہاں آکر بیچاروں کو جوتے بنانے پڑے۔

قیمت چار آنے

چور شہزادی

شہزادی اور چور! جی ہاں ۔۔۔ اور ایک شہزادے نے چوری کرتے ہوئے اسے پکڑ بھی لیا۔ نہایت ہی مزے دار کہانی ہے۔

قیمت صرف چار آنے

ایک روپے سے کم قیمت کی کتابیں وی پی کے ذریعہ نہیں بھیجی جاتیں۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں دہلی

مری اُجڑی ہوئی شامیں

قتیل شفائی

جھمکتے جھومتے موسم سے لے کر چاندنی شب تک
مری ایک ایک جنّت یاد کرتی ہے تجھے اب تک
یہ مانا بیکراں ہے ریشم و کمخواب کی لذّت
مری باہوں کی راحت کو بھلاؤ گی مگر کب تک
زمانے کی ہر اک منزل پہ میں تم کو پکاروں گا
تمہارے پیار کا سایہ رہے گا ہم سفر کب تک
بپاسِ دل جسے اپنے لبوں سے بھی چھپایا تھا
مرا وہ راز تیرے ہجر نے پہنچا دیا سب تک
شفق جب تک نہ چھوئے گی ترے گلرنگ عارض کی
مری اُجڑی ہوئی شامیں نہ ہوں گی سرخرو تب تک

بہکی بہکی ایک نظر

شبنم رومانی

راہ کٹھن، رہبر مغرور
منزل ہے اب کتنی دور؟
چاہے نظر ہی کام آجائے
ہم اُن کو دیکھیں گے ضرور!
رہزنِ دل، تیرا قانون!
دشمنِ جاں، تیرا دستور!
بہکی بہکی ایک نظر
ہلکا ہلکا ایک سرور
جانے تعجب ہے شبنم
کانٹے اور پھولوں کے حضور

غمِ دل

کرشن گوپال عابد

یہ بہار کی آخری رات کا ذکر ہے۔

کلب میں آج الوداعی رقص ہے۔ بہار کے آخری پھولوں کو یک جا کیا گیا ہے۔ باہر درختوں پر خزاں کی آمد آمد ہے۔ پھولوں کے چہرے زرد پڑ چکے ہیں۔ پودے بیوہ کے سہاگ کی طرح لٹتے جا رہے ہیں۔ درخت اپنا سبزہ لٹا چکے ہیں۔ فضا پر پُرہول سناٹے مسلط ہیں۔ اور پوری رات کا چاند اپنا نور کائنات کے ناتمام اُجڑے اُجڑے حسن پر لٹانے کی ناکام سعی کر رہا ہے۔

یہ اسی پوری رات کے چاند کا ذکر ہے۔

آج آخری بار اس چاند میں حسن ہے۔ کل سے یہ چاند گھٹنے لگے گا۔ پھر دھندلکوں میں گم ہو جائے گا۔ خاموش ستارے آنکھیں بند کئے ٹمٹمائیں گے جیسے وہ سجدے کر رہے ہوں۔ چاند کے آنے کی راہ تک رہے ہوں۔ تاریکی کی چادر کو جگہ جگہ سے ڈس رہے ہوں۔ اور جب اُن کے سجدوں کے صدقے پوری رات کا چاند نکلے گا تو فضا کا حسن لُٹ چکا ہوگا اور یہاں سے وہاں تک طوفانی گرم ہوائیں شور مچائیں گی۔ نہ پھول ہوں گے۔ نہ رقص ہوں گے۔ نہ بہار ہوگی نہ نغمے ہوں گے۔ نہ موسیقی اُبلے گی۔ اور کلب کی اس عظیم عمارت میں خاموشی کا ڈیرا ہوگا۔ رات کے آتے آتے چند انسان باہر پائیں باغ میں بید کی کرسیوں پر بیٹھ کر اُن دنوں کی باتیں کریں گے جب جوان ہنگاموں، خوبصورت آنچلوں، کھنکتے قہقہوں، بے پرواہ ہنسیوں، محبت کی شعلہ بار نگاہوں اور دلوں کی بے ہنگم دھڑکنوں سے کلب کی دیواریں حسن اور عشق کے دیوتاؤں کی طرح مسکرایا کرتی تھیں۔

یہ اُن مسکراہٹوں کا ذکر ہے۔

اُن مسکراہٹوں میں جوانی اور جوانی کے نغمے تھے۔ شرمیلی شرمیلی حیا بار کلیوں کی مسکراہٹ بھی شامل تھی۔ طوفانوں کی شدید لاابالی مسکراہٹ بھی ——— وہ مسکراہٹ بھی جس کے بارے ہونٹ ہلکے ہلکے کانپتے تھے۔ وہ مسکراہٹ بھی جو بجلی کے رقص کی طرح یک دم آ کر گم ہو جاتی تھی۔ وہ مسکراہٹ بھی جو دیر تک آپ ہی آپ ہونٹوں کے خم آلود کونوں میں لرزتی رہتی تھی۔

ایسی ایک مسکراہٹ نیلا کے پاس بھی تھی۔ نیلا کلب کے آسمان کا چاند تھی۔ کلب کی دیواروں میں گونجتا ہوا سرمدی نغمہ تھی۔ اس کے حسن میں عشوے تھے۔ جمال تھا وہ ہزاروں دلوں میں ایک ساتھ پیدا ہونے والی دھڑکن تھی ———....

مگر میں اُسے بھول چکا ہوں۔ سب بھول چکا ہوں۔ مدتوں سے بھولنے کی کوشش کرتا آ رہا ہوں۔ اس کوشش میں میں نے اپنا سب کچھ لٹا دیا ہے مجھے کہیں بھی سکون نہیں ملا۔ میرے غم کا مداوا کہیں نہیں۔ کہیں نہیں۔

اور آج بہار کی اس آخری رات میں پھر اکیلا ہوں۔ اکیلا ہونا میرے لئے قیامت سے کم نہیں۔ میں نے اس تنہائی سے بچنے کے لئے کیا نہیں کیا! ہر وقت اپنے گرد دوستوں کا ہجوم لگائے رکھنے کے لئے کوشاں رہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں یہ تمام دوست ہر وقت میرا مذاق اڑانے پر تلے رہتے ہیں۔ یہ میرے دل کے درد کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ جسم کو دیکھتے ہیں۔ مادی چیزوں کو دیکھتے ہیں روح تک ان کی نگاہ نہیں پہنچ پاتی۔ مگر مجھے ان کی ضرورت رہتی ہے۔ میں ان کے درمیان وقتی طور پر اپنے غموں کو بھول جاتا ہوں۔ اس لئے مجھے ان کی ہر دم تلاش رہتی ہے۔

مگر آج کی رات یہ سب مجھے چھوڑ کر کہیں چلے گئے ہیں۔ اور میں دیوانہ وار ان کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں۔ آج سارے زمانے نے مجھ سے مونہہ موڑ لیا ہے۔

"مال" یہاں سے وہاں تک قہقہوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے مگر میرے دل میں اندھیرا ہے اور میں اس اندھیرے کا مداوا تلاش کر رہا ہوں۔ میں بیسیوں مرتبہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا مال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہو آیا ہوں اور مجھے کوئی مانوس صورت دکھائی نہیں دے رہی۔ میں کہاں جاؤں؟

تب یک بارگی کوارٹر کے سامنے مجھے راجندر مل گیا۔ راجندر ایک زمانے کے بعد مجھ سے ملا ہے۔ جب سے میں نے کلب جانا چھوڑ دیا ہے اسے نہیں دیکھا آج یوں یکا یک مل جانے سے وہ بہت خوش ہے۔ وہ چاہتا ہے مجھے اپنے ساتھ کلب لے جائے اور میں انکار کر رہا ہوں۔ میں اپنے زخموں کو کریدنے سے بہت ڈرتا ہوں۔

دل چسپ ناول

رات اندھیری ہے	چار روپے
کھیت میں لہو	ایک روپیہ بارہ آنے
میری بھابی	دو روپے آٹھ آنے
ننگی عورت	ایک روپیہ آٹھ آنے
ملکۂ صحرا	دو روپے آٹھ آنے
دنیائے تبسم	دو روپے آٹھ آنے
عشق جہانگیر	تین روپے
سندھ کی راجکماری مکمل	سات روپے
شمع	پانچ روپے
تصویر	چار روپے
افشاں	چھ روپے آٹھ آنے
آگ	ایک روپیہ بارہ آنے
اندھیرے	دو روپے
پردیسن	دو روپے چار آنے
الجھن	دو روپے بارہ آنے
شیر دل خاتون مکمل	چھ روپے آٹھ آنے
جلن	دو روپے
نیما جو بک گئی	دو روپے آٹھ آنے
بازارِ حسن	چار روپے
ناگن	دو روپے
بے غیرت	دو روپے آٹھ آنے
سانچ کو آنچ	تین روپے آٹھ آنے
گناہ	دو روپے چار آنے
کشمیر کی بیٹی	دو روپے آٹھ آنے
بردہ فروش	ایک روپیہ بارہ آنے
ایکٹریس کی آپ بیتی	ایک روپیہ آٹھ آنے
صفیہ	چار روپے
چاند بجھ گیا	دو روپے آٹھ آنے
چوٹ	تین روپے
انشاء اللہ	دو روپے بارہ آنے
ساقی	ایک روپیہ چار آنے
بقراط	دو روپے آٹھ آنے
کون کسی کا	ایک روپیہ بارہ آنے
شہناز	تین روپے آٹھ آنے
سسرال	دو روپے
جلن	دو روپے
شمیم	چھ روپے آٹھ آنے
انور	سات روپے آٹھ آنے
نرملا	دو روپے آٹھ آنے
میخانے	دو روپے آٹھ آنے
اغوا	تین روپے
آنسو	دو روپے بارہ آنے
مونڈی کاٹے	ایک روپیہ آٹھ آنے
پھانسی کی کوٹھری سے	تین روپے چار آنے
ڈاک گھر	دس آنے
دوشیزہ کابل	پانچ روپے

دل کش افسانے

افسانہ بکھر رہی ہوں	دو روپے
قاتل	بارہ آنے
وفا کی دیوی	بارہ آنے
گیتانجلی	ایک روپیہ چار آنے
نہ بھولنے والی بات	دو روپے
نئی شنائی	دو روپے آٹھ آنے
جب جوانی آتی ہے	دو روپے آٹھ آنے
کڑوے گھونٹ	دو روپے
فریب مسلسل	دو روپے
ننگی جوانی	دو روپے
نہ بھولنے والی بات	دو روپے
شوخ نظارے	ایک روپیہ چار آنے
فلمی پرستان	دو روپے
آخری تحفہ	دو روپے بارہ آنے
شوخی و تبسم	ایک روپیہ چار آنے
دھبے	دو روپے آٹھ آنے
حجاب	دو روپے
فلمی پریوں کی داستان	ایک روپیہ آٹھ آنے
دلدل	ایک روپیہ آٹھ آنے
شرمناک افسانے	ایک روپیہ آٹھ آنے
جیل	بارہ آنے
ننگی جوانی	دو روپے

کارآمد کتابیں

رشیدی کشیدہ کاری	تین روپے آٹھ آنے
زینت کشیدہ کاری	چار روپے
سیرت فخر العارفین مکمل	پانچ روپے
رضیہ کا شاہی دسترخوان	دو روپے آٹھ آنے
آفتاب عالم	نو روپے
انگلش ٹیچر	دو روپے

تیرتھ رام فیروزپوری کے ناول

مصری جادوگر	چار روپے
خونی دلہن	تین روپے آٹھ آنے
خونی چکر	تین روپے آٹھ آنے
زہر ہلاہل	چار روپے
نقلی نواب	تین روپے آٹھ آنے
شاہی خزانہ	تین روپے آٹھ آنے
زہری بان	تین روپے آٹھ آنے
کالی نقاب	تین روپے آٹھ آنے
کارنامہ جات آرسن لوپن	تین روپے آٹھ آنے
مقدس جوتا	تین روپے
تہہ خانے کا راز	تین روپے آٹھ آنے
سرائے والی	تین روپے آٹھ آنے
انقلاب زندگی	تین روپے آٹھ آنے
وادیٔ خوف	چار روپے
مجرم	تین روپے
قاتل کی بیٹی	چار روپے
کرنی کا پھل	چار روپے
مطلبی دنیا	چار روپے
شامت اعمال	چار روپے
فرشتۂ انتقام	تین روپے آٹھ آنے
انصاف	دو روپے آٹھ آنے
آزادی	تین روپے
بحر فنا	چار روپے
سرابِ زندگی	تین روپے آٹھ آنے
دیوتا کی آنکھ	چار روپے آٹھ آنے
تلاش اکسیر	تین روپے آٹھ آنے
پیلا ہیرا	چار روپے
دستِ قضا	تین روپے آٹھ آنے
لعل شب چراغ	تین روپے
کلب فٹ کی واپسی	چار روپے آٹھ آنے

● ہر کتاب پر محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ زائد کتابیں بذریعہ ریلوے پارسل منگانے پر محصول ڈاک میں کافی کمی ہو جاتی ہے

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں دہلی ۶

مگر میں انکار بھی تو نہیں کر سکتا۔ تنہائی سانپ کی طرح مجھے ڈسنے جا رہی ہے۔

میں چپ چاپ راجندر کی کار میں بیٹھ گیا ہوں۔

اور راجندر نے اپنی کار کا رخ کلب کی جانب موڑ دیا ہے۔

اور آج بہار کی آخری رات ہے۔

اور راجندر نے بتلایا ہے کہ کلب میں آج الوداعی رقص ہے۔ بہار کے آخری پھولوں کو یک جا کیا گیا ہے۔ اور پوری رات کے چاند کی شعاعوں میں آج آخری بار کلب میں ہنگامے ہوں گے۔

مگر میں اس کلب سے بہت ڈرتا ہوں۔ اس کلب میں میرے اجڑے دیار ہیں۔ میری وہ یادیں ہیں جو آنسو بن کر ہمیشہ میرے ساتھ رہتی ہیں۔ اس کلب میں میری زندگی کے وہ دن ہیں جنہیں خزاں کے جھونکوں نے مجھ سے بہت دور کر دیا ہے

اور آج راجندر زبردستی پھر مجھے اس کلب لئے جا رہا ہے۔ میں چاہتا ہوں مجھے کوئی اور مل جائے اور میں کلب جانے سے بچ جاؤں۔ کاش مدن کسی کیفے سے جھانک کر مجھے دیکھ کر پکارے۔ کاش ٹیک کہیں سے آ جائے۔ مگر میں جانتا ہوں ٹیک نہیں آئے گا وہ اپنی گاڑیوں کے ساتھ مصروف ہوگا اور مدن۔ اسے سوئی اور یوگی وغیرہ زبردستی کہیں لے گئے ہوں گے اور وہ مجھے اب نہیں ملے گا۔ اسے مجھے ساتھ نہ لے جانے کا بہت افسوس ہوگا مگر وہ اس افسوس کو کسی پر ظاہر نہ کرے گا۔ اور میں اس کی تلاش میں ایک ایک کیفے چھان چکا ہوں اور میں اکیلا نہیں رہ سکتا۔

راجندر مجھے آج کی طرح ایک بار پہلے بھی کلب لے جا چکا ہے۔ یہ آج کی نہیں بہار کے شروع کے دنوں کی بات ہے۔

ان دنوں نیلا کلب کے آسمان کا چاند تھی۔

کلب میں جو بھی داخل ہوا اس کی نگاہ سب سے پہلے نیلا پر ہی پڑتی تھی۔ لمبی گردن کو فاخرانہ انداز سے اٹھائے وہ ایک عجیب سی رعونت سے آتشدان کے کونے والی میز پر اکیلی ہی بیٹھا کرتی تھی۔ اس کی جانب ہزاروں نگاہیں اٹھ چکی تھیں مگر وہ ان سب سے بے نیاز اپنے آپ ہی میں گم رہتی تھی۔ کافی کے کپ سے نکلتے دھوئیں کو گھنٹوں دیکھتے رہنا اس کا دل پسند شغل تھا۔ وہ اسے ہلکے ہلکے "سپ" کیا کرتی تھی۔ اسے کچھ بھی واسطہ نہ ہوتا تھا کہ اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے۔ اس دوران بال روم کی موسیقی بار بار اپنی گت بدل کر ماحول کو ہزاروں شکلیں دے ڈالتی تھی۔ روشنی نیلی سے ہری، ہری سے سرخ، سرخ سے پھر نیلی، کبھی مدھم، کبھی دائروں کی شکل میں۔ کبھی معدوم اور کبھی موسیقی کی لہروں کے ساتھ بہنا شروع کر دیتی مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوتا۔

کلب میں آنے والی ہر لڑکی اس سے دوستی پیدا کرنے کی کوشش کر چکی تھی۔ روزی جس کی بھوکی نگاہیں ہر مرد کی جیب پر پڑتی تھیں۔ کتنی جسے اپنے ساتھ اپنے

رُوپ مالا اور اوم پرکاش: اکھیوں میں اکھیاں ڈال لے موہے دل کو ذرا سنبھال لے

چار بھائیوں کا پیٹ بھرنا ہوتا تھا۔ شبنم اور گیتا جو ہر لحہ میز یں بدلا کرتی تھیں اور دوسری تمام لڑکیاں جو لڑکیاں کم اور عورتیں زیادہ تھیں۔ پھر کلب کے پرانے ممبروں کے ساتھ آنے والی تمام سوسائٹی گرلز۔ پھر وہ بیویاں جو اپنے خاوندوں کے ساتھ آتی تھیں اور اپنے خاوند کے علاوہ ہر دوسرے مرد کے ساتھ رقص پر آمادہ ہو جاتی تھیں۔ پھر وہ ممیاں جو اپنی نوعمر لڑکیوں کی رکھوالی کرنے آتی تھیں اور اپنی لڑکیوں کی بجائے ادھیڑ عمر کے دوسرے مردوں کے ساتھ ماضی کو آوازیں دے دے کر بلایا کرتی تھیں ——

مگر نیلا ان سب سے بلند تھی —— بہت بلند ——

یہ تمام باتیں مجھے راجندر نے بتائی تھیں۔ راجندر نے مجھے کلب لاتے ہوئے کہا تھا کہ نیلا ایک ایسا چاند ہے جو آسمان میں ہے جب کہ ہم سب زمین پر رینگتے ہوئے حقیر کیڑے ہیں۔

میں اس کی باتیں سن کر ہنس دیا تھا اور اسے دیکھنے کے اشتیاق میں کلب آ گیا تھا۔

اور میں اس کے کہنے کے مطابق سب سے پہلے میری نگاہ نیلا پر ہی پڑی۔ میں نے کہنی مار کر آہستہ سے اس سے پوچھا۔ "وہی ہے؟"

"ہاں" راجندر نے کہا تھا۔

اس روز میں نے نیلا کے ہونٹوں پر پہلی بار وہ مسکراہٹ دیکھی تھی جو اس کے ہونٹوں سے مخصوص تھی۔ جو ایک بار ہونٹوں پر آ جانے کے بعد دیر تک آپ ہی آپ غم آلود کونوں میں ناچتی رہتی تھی۔

ادا کارہ اوشا کرن اور وجے لکشمی، وہ ہمیں اور ہم انہیں دیکھا کئے۔

وہ مسکراہٹ مجھے بے حد عجیب لگی۔ میں سب کچھ بھول کر اُسی مسکراہٹ کو دیکھتا رہا۔ وہ مسکراہٹ میرے ذہن کے آنچل سے چپک کر رہ گئی۔ وہ مسکراہٹ میری زندگی کا چراغ بن گئی۔ میں اس مسکراہٹ سے اتنا مرعوب ہوا کہ ہزار کوششوں کے باوجود بھی اس مسکراہٹ کو بھول نہ سکا۔ میری زندگی کا ایک ایک لمحہ اس مسکراہٹ کی نذر ہو گیا۔

میں نے راجندر کے ساتھ روز کلب جانا شروع کر دیا۔ میں خود بھی اس کلب کا ممبر بن گیا۔ میری دیوانگی بڑھتی گئی۔ میں لوگوں سے بہت پہلے، اس کے انتظار میں آ کر بیٹھ جاتا۔ اور جب وہ آتی اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سے اپنے اندر کے جذبوں کو سُلاتا رہتا۔

میں آہستہ آہستہ سب کچھ بھول کر اُسی مسکراہٹ کے سہارے زندہ رہنے لگا۔

شروع شروع میں میں نے اس کی خاموش پوجا کی۔ پھر میں بھی کلب کا ایک اہم فرد بن گیا۔ میں ابھی آہستہ آہستہ اس کی جانب بڑھنے لگا۔ بڑھنے لگا۔

اور بالآخر میں اسے اس بات کا احساس دلانے میں کامیاب ہو گیا کہ میں اس کی مسکراہٹ کے سہارے جیتا ہوں۔

پھر نہ جانے کیا ہوا کہ ایک روز آپ ہی آپ یہ مسکراہٹ مجھے مل گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ایک خوب صورت رات وہ خود میرے قریب سے ہو کر گزری تھی۔ اور اس نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا تھا۔

پھر ایک روز جب باہر بارش ہو رہی تھی۔ کلب کے ہنگامے ختم ہونے کے باوجود کوئی رخصت نہ ہو سکا تھا۔ شیشے کی بڑی بڑی دیواروں کے باہر پانی کے طوفان تھے۔ تمام لوگ بہت دیر سے ان طوفانوں کے رُکنے کا انتظار کر رہے تھے۔ میں بہت دیر سے نیلا کی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ وہ نگاہیں جھکائے بے صبری سے رخصت کا انتظار کر رہی تھی۔ آج بہت دیر ہو گئی تھی۔ نہ جانے کتنی رات گزر چکی تھی۔ میں باہر برآمدے میں آ کر کھڑا ہو گیا اور تاریک آسمان کو گرجتے اور پانی کے سیلاب کو برستے دیکھنے لگا۔

ناگاہ مجھے احساس ہوا کوئی میرے قریب آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ بہت قریب —— میں نے چونک کر دیکھا نیلا تھی۔

میرا دل دھڑکنے لگا شاید اُسے میری موجودگی کا احساس نہ تھا۔ شاید وہ بھی میری طرح اندر کے ماحول سے اکتا کر باہر بارش کا نظارہ دیکھنے چلی آئی تھی۔

اندر موسیقی کی آوازیں مدھم ہو چکی تھیں۔ سب لوگ بے پرواہی سے میزوں پر جھکے ہوئے بے ہنگم باتوں میں مصروف تھے۔

میرا دل اس کی موجودگی کے احساس سے دھڑکتا رہا۔ دھڑکتا رہا۔

تب یکبارگی آسمان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بجلی کوندگئی۔ اور ایک ثانیہ کے لئے ہماری نگاہیں چار ہوئیں۔

"آپ —— ؟" میں نے جیسے چونک کر کہا۔

"جی —— مسٹر آنند۔"

اور اس رات دیر تک ہم ایک دوسرے کے قریب کھڑے رہے۔ دیر تک ایک دوسرے کی موجودگی کے احساس سے سلگتے رہے۔ اس رات میں نے محسوس کیا میں نے آسمان کے اُس چاند کو چھو لیا ہے جسے راجندر کے کہنے کے مطابق کوئی نہ چھو سکتا تھا۔

اُس رات —— اور اُس رات کے بعد بہت سی اور راتیں —— نیلا کی رعونت پگھلتی گئی۔ اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ کے تارے میرے دامن میں سمٹتے گئے۔ ایک میٹھی میٹھی مسکراہٹ آہستہ آہستہ میرے قریب آتی گئی۔

اور میری زندگی جیسے جھوم اٹھی۔ گیتوں سے، نغموں سے، دھڑکنوں سے ——

وہ جوان، رعنا، جمیل دوشیزہ میری بن گئی تھی۔ صرف میری —— .....

اور ایک رات جب فضا میں بہار کے ہنگامے تھے وہ اپنے مخصوص میز سے اُٹھ کر میرے ساتھ بال روم میں آ کر ناچی۔ جی بھر کے ناچی۔ اس روز میں نے بے حد اصرار کے بعد اسے اس بات پر راضی کیا تھا۔

اور اُس رات لوگوں نے دیکھا کہ نیلا کے جسم میں شرارے بھی ہیں۔ وہ لگاتار ہنس بھی سکتی ہے۔ نقرئی قہقہے بھی اگل سکتی ہے۔ ایک مرد کی بانہوں میں گھنٹوں رقص بھی کر سکتی ہے حسن اور عشق کی فضاؤں میں اپنے آپ کو گم بھی کر سکتی ہے۔ باہر بالکونی میں ایک مرد کے ساتھ چاند کی طرف بھی دیکھ سکتی ہے۔ پائیں باغ میں اس مرد کے کندھوں پر سر رکھ کر مسکرا بھی سکتی ہے۔

اور میں خوش تھا بے حد خوش۔ دنیا کا سب سے خوش نصیب انسان۔ میں نے آسمان کے چاند کو اپنی بانہوں میں لے لیا تھا۔ لوگ مجھ پر رشک کرنے لگے تھے۔ ایک روز راجندر نے مجھ سے کہا تھا۔ "تم ہیرو ہو"۔ میرے دوست میرے ساتھ بات کرنا فخر سمجھتے تھے۔ میں کلب کی سب سے اہم شخصیت تھا۔ میرے بغیر تمام محفلیں سونی تھیں۔ تمام پروگرام ادھورے تھے۔

اور یہ تمام نیلا کی وجہ سے تھا۔

یہ اُن دنوں کی باتیں ہیں جب بہاریں جوان تھیں۔

مگر اب تو کچھ بھی نہیں۔ اب تو سب ختم ہو چکا ہے۔ اب تو میرا دامن مدتوں سے خالی ہے۔ ہر آدمی جانتا ہے کہ میں ایک شکست خوردہ، ناکام انسان ہوں۔ ہر آدمی مجھے رحم کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ میں نے محبت کی اور ناکام رہا۔ یہ ناکامی ہر محبت کا مقدور رہا ہے۔ ہر محبت کی کہانی کا انجام تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے ــــــ ....

مگر میں نے تو اسے حاصل کرنے کے لئے جان دھڑ کی بازی لگا دی تھی۔ میں تو اس کے لئے سارے زمانے سے لڑ گیا تھا۔ مگر اس کا باپ لکھپتی تھا اور اس نے اس کی شادی ایک دوسرے لکھپتی سے طے کر دی تھی۔ اس کے نزدیک لکھپتی ہونا سب سے بڑا وصف تھا۔ کیوں کہ وہ سمجھتا تھا روپے کی جھنکار دنیا کی تمام خوشیوں سے بالاتر ہے۔ وہ محبت کو ایک ڈھکوسلا سمجھتا تھا اور یہ بات ماننے سے منکر تھا کہ محبت ایک ایسی اٹل سچائی ہے جہاں سے تمام مسرتوں اور خزانوں کے سرچشمے پھوٹتے ہیں۔

مگر ہم چپ نہ رہے تھے۔ ہم چیخے تھے۔ چلائے تھے۔ میں نے سارے زمانے کو چیخ چیخ کر اپنی محبت سے آگاہ کر دیا تھا۔ مگر میری ہر آواز دبا دی گئی تھی۔ اور میری تمام آرزوؤں کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا۔ مجھے وہ رات بھولی نہیں جب نیلا میرے پاس آئی تھی اور رو رو کر کہا تھا "مجھے بدنام نہ کرو۔"

میں اُس رات سن سا رہ گیا تھا۔ نیلا نے ہتھیار ڈال دیے تھے۔ کل اس کی شادی تھی۔ اس نے اپنے آنچل میں ان خوشنما ستاروں کو باندھ لیا تھا اور مجھے عمیق اندھیروں میں دھکیل دیا تھا اور مجھ سے کہا تھا۔ "مجھے بدنام نہ کرو۔"

اور میرے آنسو میری آنکھوں ہی میں جم کر رہ گئے تھے۔ مجھے آہ کی بھی اجازت نہ دی گئی تھی۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اسے بدنام نہ کروں گا چپ رہوں گا اور اپنے آپ جلوں گا۔ مگر کوئی ایسی بات نہ کروں گا جس سے اس کی عزت پر حرف آئے۔

اس بات کو بھی بہت دن گزرے۔

میں نے اپنے زخموں پر زمانے اور وقت کی مرہم لگا دی تھی۔

میں اپنا تمام وقت اِدھر اُدھر دوستوں کے بیچ کاٹ دیا کرتا تھا ــــــ ....

مگر آج راجندر نے پھر میرے زخم چھیڑ دیے ہیں۔ آج بہار کی آخری رات ہے۔ آخری پھولوں کو یکجا کیا گیا ہے۔ راجندر مجھے یہاں گھسیٹ لایا ہے۔ شاید وہ سمجھتا ہے میں بھول

نادرہ اور شیاما: ایک سنجیدہ، ایک متبسم، ایک کھلاڑی ایک اناڑی

گیا ہوں۔ سب بھول گیا ہوں۔

اور میرا دل دھڑک رہا ہے۔ میں آنے والے امتحان کا انتظار کر رہا ہوں۔ اور چپ چاپ اپنی میز پر بیٹھا ہوں۔ رقص شروع ہونے میں ابھی کافی وقت ہے۔

راجندر نے میرے لئے شراب کا آرڈر دے دیا ہے۔

میں نے اس رقص میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ میری آنکھوں کے گرد حلقے دکھنے لگے ہیں۔ میرے ذہن میں سائیں سائیں ہوائیں چل رہی ہیں۔ میں شراب پی رہا ہوں۔ اپنی تنہائی اور اپنے غم اور اپنی یادوں کو بھولنے کے لئے پیگ پر پیگ چڑھا رہا ہوں۔

راجندر رقص کے شروع ہونے کا منتظر ہے۔

اور آج بہار کا آخری رقص ہے۔ آج کے بعد بہار ختم ہو جائے گی۔ پھولوں کے پودے مرجھا جائیں گے۔ کونپلیں سوکھ جائیں گی۔ درختوں کے پتے جھڑ جائیں گے۔ گرم ہوائیں فضا میں گرد اُڑائیں گی۔ اور بہار کا ایک گیت بھی باقی نہ رہے گا۔

راجندر بار بار کہہ رہا ہے آج بہار کا آخری روز ہے۔

اور میرے ہونٹوں پر ایک تلخ مسکراہٹ جاگ اٹھی ہے۔ "بہار ہے ہی کہاں راجندر؟ بہار ہے ہی کہاں؟ اپنی زندگی سے تو بہار مدتوں سے رخصت ہو چکی ہے۔ اب تو خزاں ہی خزاں ہے؟"

اور ایک گیت بار بار کہہ رہا ہے۔ "بہار پھر آئے گی۔ آج بہار ختم ہو رہی ہے مگر یہ بہار لوٹ آئے گی۔ بہت جلد لوٹ آئے گی۔ بہت جلد پھر پھولوں پر نکھار آئے گا۔ بہت جلد

کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن، عمدہ بوٹیاں، لاجواب بیلیں، کراس اسٹچ، کٹ ورک، موتیوں کا کام، مونو گرام، سینریاں، تکیے کے اشعار اور ڈیزائن، پیٹی کوٹ کے بارڈر، قمیصوں کے گلے، کٹ ورک، سموکنگ، لیزی ڈیزی، موتیوں کا کام، غرضیکہ رشیدہ کی کشیدہ کاری ایک ایسی مکمل اور جامع کتاب ہے جس کی مدد سے نوآموز بہنیں بھی بڑی آسانی سے اپنے حسب پسند ڈیزائن بنا سکتی ہیں! اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں۔

قیمت صرف: تین روپے آٹھ آنے

(علاوہ محصول ڈاک)

رشیدہ کی

کشیدہ کاری

کی دو بہترین کتابیں

بیگم

زینت کوثر کی ترتیب دی ہوئی اور فوٹو آفسیٹ کے طریقے پر چھاپی گئی کشیدہ کاری سے متعلق ایک ایسی لاجواب کتاب جس میں ہندوستان، پاکستان، ترکی، عرب، مراکش اور فرانس کی خوش ذوق خواتین کے دل پسند نمونے پیش کئے گئے ہیں۔ کئی طریقوں سے کاڑھنے کے ڈیزائنوں کے علاوہ رنگوں کے انتخاب کے اصول اور مختلف ٹانکوں کا استعمال بڑی وضاحت سے سمجھایا گیا ہے۔ ہر اچھے گھرانے میں زینت کشیدہ کاری کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں۔

قیمت چار روپے (علاوہ محصول ڈاک)

زینت

شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں دہلی

پھر کونپلیں پھوٹیں گی۔"

اور میں شراب کے تلخ گھونٹ اپنے حلق کے اندر انڈیلتا جا رہا ہوں۔

راجندر کو امید ہے بہار لوٹ آئے گی۔

تمام انسانوں کو امید ہے بہار لوٹ آئے گی۔

آرکسٹرا بار بار گا رہا ہے بہار لوٹ آئے گی۔

اور میں سوچ رہا ہوں۔ "اے بہار کے نغمے۔ جو بہار دم توڑ چکی اس میں پھر سے زندگی کہاں سے آئے گی۔"

راجندر مجھے باہر ٹیرس پر لے آیا ہے۔

رقص شروع ہونے والا ہے۔

میری آنکھیں بند ہو رہی ہیں۔ شاید میں نیلا کو بھولتا جا رہا ہوں۔ شاید میں بھی نشے کے اس طوفان میں بہتا جا رہا ہوں۔ شاید میں بھی انسانوں کے اس پر مسرت ہجوم میں شامل ہوتے جا رہا ہوں۔ شاید مجھے بھی امید ہوتی جا رہی ہے کہ بہار آئے گی۔

اور میں تلخ مسکراہٹ کو روکنے کے لئے بار بار ہونٹ بھینچ رہا ہوں۔

ہر طرف پھول ہی پھول ہیں۔ ایک عورت پھولوں سے لدی پھدی ناچنے کے لئے تیار ہے۔ میں بھی سوچنے لگا ہوں زندگی کتنی حسین شے ہے۔

راجندر میرے پاس سے اٹھ کر کسی دوسری ٹیبل پر چلا گیا ہے۔ شاید وہ بھی اپنے لئے کوئی پھول چننے چلا گیا ہے۔

مگر اب مجھے اس کے جانے کی پرواہ نہیں۔ اب تنہائی مجھ پر بوجھ نہیں بن رہی اب میں ہنس سکتا ہوں۔ گا سکتا ہوں۔ لوگوں کی سر میں سُر ملا سکتا ہوں۔ میرے اندر کا مدتوں سے محروم انسان آج جاگ اٹھا ہے۔ آج اس نے اس انسان کو مار دیا ہے جو ہر دم جلتا رہتا تھا۔ جو بزدل تھا۔ جو ایک وعدے کے سہارے آج تک زندہ ہے۔ آج میں بھی بہاروں کے اس گیت میں شامل ہونا چاہتا ہوں جو ساری دنیا گا رہی ہے بہار آئے گی بہار آئے گی ـــــ ....

میں اتنی مدت سے کیوں جل رہا ہوں؟ میں نیلا کی یاد کو اپنے سینے سے کیوں لگائے ہوئے ہوں؟ میں پاگل ہوں۔ میں کم ہمت ہوں۔ آج میں نے سب ختم کر دیا ہے آج یہ تنہائی مجھے نہیں ڈس رہی۔ آج میں بھی ایک عام آدمی کی طرح زندگی سے مسرت اخذ کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے بھی مسرت چاہئے۔ مجھے روح کا سکون چاہئے۔ مجھے خوشی چاہئے۔ مجھے گیت چاہئیں۔ مجھے بہاریں چاہئیں۔

مگر آج تو بہار کی آخری رات ہے!

"نہیں" میں نے ہونٹ جکڑ لئے۔ "وہ آج بہار رخصت نہیں ہوگی بلکہ میرے دامن سے لپٹ جائے گی۔ آج کے بعد میرے لئے ساری دنیا بہار ہی بہار بن جائے گی۔

رخسانہ کے سیٹ پر مینا کماری کو اداکار کشور کمار سے ظلم بنوانے کا شوق

اور تب ناگاہ بہار کے رقص کا آغاز ہو گیا۔

میرے ذہن کا ہلکا ہلکا نشہ اونگھنے لگا۔

بہار۔ بہار۔ بہار۔ میرا دل چیخنے لگا۔ بہار۔ مگر بہار تو عورت کے دامن سے ہے اور عورت ـــ؟ میرے لئے عورت کہاں ہے؟

میرا دماغ جیسے چیخ اٹھا۔ عورت۔

میرا دل جیسے چیخ اٹھا۔ عورت۔

میرے جسم کا رواں رواں چیخ اٹھا۔ عورت۔

شراب کا ایک ایک قطرہ چیخ اٹھا۔ عورت

مگر عورت کہاں تھی؟

میں نے ارد گرد دیکھا۔ اور تب یک بارگی میں روزی کے میز کے قریب آ گیا روزی جو خود شراب کا ایک گھونٹ تھی۔ روزی جو ہر مرد کی جیبیں ٹٹولا کرتی تھی۔ میں نے اپنی جیب ٹٹولی اور اُس کے قریب بیٹھ گیا۔

میں اُس کے جسم کو دیکھنے لگا۔

عورت۔ یہی عورت۔ یہی عورت۔ میرے کان ان پکاروں سے پھٹ گئے۔

روزی ـــ روزی میرے لئے آنے والی بہار کا پہلا گیت تھی!

میں نے اسے ہاتھ سے پکڑ لیا۔ سامنے رقص ہو رہا تھا۔ بہار کا آخری رقص۔ مگر میری زندگی بہار کا پہلا گیت گنگنانے جا رہی تھی۔ میں سوچ رہا تھا لوگ بہار کو الوداع کہہ

نئی اداکارہ مالا سنہا: آپ آنکھوں سے پیجئے میں پیالی سے پیتی ہوں

رہے ہیں اور بہار میرے گلے لگ رہی ہے۔

میں اُسے لے کر باہر آگیا۔ باہر نسبتاً اندھیرا تھا۔ پوری رات کا چاند آسمان میں ویسے ہی مسکرا رہا تھا۔ میں نے سوچا میری بغل میں بھی تو پوری رات کا چاند ہے۔

میں اسے اندھیرے میں دور تک گھسیٹتا لے گیا۔

اور میرا دل اچھلتا رہا۔ میں جیت گیا۔ میں نے اپنی تنہائی کو دھوکا دے دیا۔ میں آج خوش ہوں۔ بے حد خوش۔ آج زندگی میرے لئے جواں ہے۔ میرے ہر جانب گیت ہی گیت ہیں۔ اور روشنی ہے اور پھول ہیں اور عورت کا غنائی جسم ہے۔ میرے لئے کوئی غم نہیں کوئی غم نہیں۔

روزی میرے سامنے کھڑی تھی۔

میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

میں نے اس سے کہا وہ میرے قریب آجائے۔ وہ میرے قریب آگئی۔

دور لوگ گا رہے تھے۔ بہار آئے گی۔ بہار آئے گی۔

"ہشت!" میں مسکرا اٹھا۔ وہ پاگل ہو گئے ہیں۔ بہار تو آچکی ہے بہار تو میرے سامنے ہے۔ بہار تو مجھ سے لپٹنے کے لئے بے قرار ہے۔

میں نے روزی سے کہا۔ "کیا تم ہی وہ بہار ہو جس کا لوگ انتظار کر رہے ہیں؟"

وہ ہنس پڑی۔ نیم اندھیرے میں اس کے سفید دانت چمک اٹھے۔ اور اس کے ہونٹ پھیل سے گئے۔

میں ان ہونٹوں کو دیکھنے لگا۔

وہ مسکراتی رہی۔ یوں ہی مسکراتی رہی۔

میرے ذہن کی تمنائیں بیدار ہوتی گئیں۔

"تم ہی بہار ہو۔ تم ہی بہار ہو۔" میرا ذہن بار بار اُچھل رہا تھا۔ "عورت بہار ہے بہار عورت ہے۔ عورت۔ بہار۔ بہار۔ عورت۔" خیال گڈمڈ ہو رہے تھے۔

تب میں اس کے قریب آگیا۔ بے حد قریب آگیا۔ میں نے اُس کے چہرے کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے چہرے کے بالکل نزدیک لے آیا۔

اب کوئی دوری نہ تھی۔ نہ چاند تھا۔ نہ نغمہ تھا۔ صرف دو ہونٹ تھے بہار کے پھول کی طرح کے ہونٹ۔ ہونٹ جو سرخ تھے۔ جو ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔ جو بے حد گداز تھے۔ جو نیم وا تھے۔ جو مجسم دعوت تھے۔

میں ان ہونٹوں کو چوم لینے کے لئے جھکا۔

تب یک بارگی وہ ہونٹ میری نگاہوں کے سامنے پھیل سے گئے۔ اور بہت بڑے ہو گئے۔ ساری دنیا میری نگاہوں سے گم ہو گئی۔ صرف ہونٹ باقی رہ گئے وہ ہونٹ بار بار بند ہو رہے تھے۔ بار بار کھل رہے تھے۔ بار بار کہہ رہے تھے "مجھے بدنام نہ کرو۔"

میرے جسم میں ایک رو سی دوڑ گئی۔ میں کانپنے لگا۔ مجھے محسوس ہوا میرے اندر کوئی چیز ٹوٹ پھوٹ گئی ہے اور اس شکست پر میرا دل رونے لگا ہے۔ سسک سسک کر رونے لگا ہے۔ ٹھاٹھیں مار مار کر رونے لگا ہے اور مجھے سب کچھ بھول گیا ہے۔ "مجھے بدنام نہ کرو" ایک ہی آواز بار بار میرے کانوں سے ٹکرا رہی ہے اور بہار کے سارے نغمے اس ایک ہی آواز میں ڈوب گئے ہیں۔

میں نے اس کے جسم کو چھوڑ دیا۔ وہ متوحش نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی۔

وہ میرے قریب کھڑی رہی۔

اور میرے لئے ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ ایک ہی گیت بار بار گونج رہا۔ "مجھے بدنام نہ کرو۔ مجھے بدنام نہ کرو۔"

میں اس کی نزدیکی کی تاب نہ لا سکا۔ میں چلا اٹھا۔ "تم چلی جاؤ۔ چلی جاؤ روزی۔"

وہ مجھے دیکھتی رہی۔ اس کی نگاہیں میرا تمسخر اڑاتی رہیں۔

میں گھاس پر اوندھا لیٹ کر رونے لگا۔

"تم جاؤ روزی —— تم جاؤ۔ میں تمہارے ہونٹ چوم کر اسے بدنام نہ کروں گا۔"

دور لوگ ابھی تک گا رہے تھے۔ بہار آئے گی۔ بہار آئے گی۔

میں چیخ اٹھا۔ "جاؤ روزی۔ وہ بہار کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس کی سواگت کے گیت گا رہے ہیں۔ ان سے کہہ دو۔ بہار نہیں آئے گی۔ بہار کبھی نہیں آئے گی۔"

میری ہچکیاں بندھ گئیں۔

ترو تازہ بنی رہیئے!

ملائمت محسوس کیجئے!

حُسن کے نکھار کو باقی رکھیئے!

ترو تازہ بنی رہیئے! نہانے کے بعد چارمس ٹالکم پاؤڈر کو سارے جسم پر چھڑک لیجئے۔ اس کے استعمال کے بعد آپ کتنی تازگی کیسی فرحت اور کس قدر ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔

ملائمت محسوس کیجئے! جسم کے حساس حصوں پر بکثرت چارمس ٹالکم پاؤڈر کا استعمال کیجئے۔ اس کا حفاظت عطا کرنے والا ریشمی استر جلد کے کھُردرے پن کے خلاف ضمانت ہے۔

حُسن کے نکھار کو باقی رکھیئے! اکثر اور افراط کے ساتھ چارمس ٹالکم پاؤڈر کا استعمال ایک کم خرچ عشرت ہے۔ یہ حسن اور رومانیت کا راز ہے۔

چارمِس ٹالکم پاؤڈر

حد درجہ رومان انگیز خوشبو والا۔

CH-TPG/4

کولگیٹ کے بنائے ہوئے چارمس کی افزائشِ حسن والی اشیاء میں ہر مقصد کے لائق کریم اور اسنو۔ وہ خاص الخاص چہرے کے کریم بھی ہیں جو ہر طرح کی جلد کے لئے کامل ہیں۔

ڈیومیکس

بے بی فوڈ اسقدر محفوظ کیوں ہے؟

اسلئے کہ یہ ایسی گایوں کے دودھ سے بنایا جاتا ہے جن کو پرکھ کر یہ یقین کرلیا جاتا ہے کہ ان میں دق کے جراثیم نہیں ہیں۔ اور آپ کا ڈاکٹر کہے گا کہ ایسی گایوں کا دودھ جن کو دق کے جراثیم سے پاک پرکھ لیا گیا ہے۔ آپکے بچے کیلئے نہایت خالص اور محفوظ ترین دودھ ہے۔ ڈیومیکس آسانی سے ملایا جاتا ہے یہ آسانی سے ہضم ہوتا ہے۔ اس میں ڈیری کی تازگی بخش خوشبو ہوتی ہے۔ اسلئے بچے ڈیومیکس پسند کرتے ہیں۔

ڈیومیکس
بے بی فوڈ

بچوں کو ڈومیکس دیجئے، پھر دیکھئے وہ کسطرح پھلتے پھولتے ہیں

ساحر ہوشیارپوری

منزلِ غم، شرطِ محبت

دلِ ناداں کو سمجھاتے کہاں تک
ترے وعدوں سے بہلاتے کہاں تک

اثر ہوتا ہے نالوں میں یہ سچ ہے
مگر ہم اُن کو تڑپاتے کہاں تک

جہاں تک ہو سکا نظروں کو روکو
مگر ہم دِل کو سمجھاتے کہاں تک

ہمارے سامنے تھی منزلِ غم
ہمارے ساتھ وہ جاتے کہاں تک

محبت میں وفا ہے شرطِ اوّل
جفا جُو کو یہ سمجھاتے کہاں تک

نہیں ممکن تھا، ہم تم کو بھُلا دیں
مگر دِل پر ستم ڈھاتے کہاں تک

غمِ جاناں سے بھی ڈر جانے والے
غمِ انساں کو اپناتے کہاں تک

ہم ان کو ڈھونڈتے منزل پہ پہنچے
وہ ہم کو ڈھونڈنے جاتے کہاں تک

غمِ دُنیا، غمِ عقبےٰ، غمِ دِل
ہماری راہ میں آتے کہاں تک

سہاروں پر بھروسہ کرنے والو
سہارے تم کو لے جاتے کہاں تک

محبت میں بہت دُشواریاں ہیں
مگر ایسے مقام آتے کہاں تک

غمِ دوراں حیات افزا ہے لیکن
ترے بندے یہ غم کھاتے کہاں تک

وہ جو آسودۂ ساحل تھے ساحرؔ
تلاطم میں نہ گھبراتے کہاں تک

ترے نقش میں کوئی

محبت خواب بھی تعبیر بھی ہے
صحیفہ بھی ہے، یہ تفسیر بھی ہے

دلِ مایوس کا عالم نہ پوچھو
سراپا شوق کی تصویر بھی ہے

مصیبت جس کا اک عالم ہے شاید
اسی تخریب میں تعمیر بھی ہے

یہ میرا عالمِ ذوقِ تجسس
یہی ہے حسن کی تنویر بھی ہے

تری محفل میں ایسے اتفاقاً
دلِ بھیگی کا دامن گیر بھی ہے

دلوں کا ایک ہے اک سلسلہ تعلق
شکستِ حلقۂ زنجیر بھی ہے

محبت جیسے کہ آزادِ انساں
اسیرِ پیچِ تقدیر بھی ہے

اسے اوروں کے دل کے مراد
اسی آئینے میں اک تصویر بھی ہے

دل اپنا جب ہو تو پوچھنا کیا
ترے اس عشق کی تاثیر بھی ہے

پشیماں ہو کے وہ کیا آئیں اخترؔ
پشیمانی کا دامن گیر بھی ہے

علیم اختر مظفرنگری

ایش ٹرے

کشمیری لال ذاکر

صوفے پر بیٹھے ہوئے اُس نے سگرٹ سلگانے کے لئے دیا سلائی کو ڈبیا کے مسالے پر رگڑا۔ ایک چنگاری سی نکلی چنگاری یوں تو حالات موافق دیکھ کر بڑے بڑے کام کر سکتی ہے۔ لیکن وہ گیلی سگرٹ کو نہ سلگا سکی۔ صرف ہلکا سا دھواں کمرے کی فضا میں پیچ کھاتا ہوا تحلیل ہو گیا۔

اس نے دیا سلائی کو تپائی پر رکھی ہوئی ایش ٹرے میں پھینک دیا۔

آج تمام دن وہ بارش میں بھیگتا رہا تھا ایک جنون سا سوار تھا۔ اس کے سر پر جو اُسے آبادی سے دور چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں اور ویران پر خوف جگہوں میں گھومنے پر مجبور کر دیتا بارش کو دیکھ کر نہ جانے وہ کیوں ایک طرح کی دیوانگی محسوس کرتا۔ اکثر وہ سردیوں کی گھنگھور اور ابر آلود راتیں گھر سے باہر گزارتا تھا بجلی کی چمک سے جب اردگرد کی چیزیں لمحہ بھر کے لئے جگمگا اُٹھتیں تو ایک نامعلوم سا اضطراب اس کے دل کی گہرائیوں میں نشتر چبھونے لگتا اُس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ وہ بجلی کی روشنی میں ان چمکتے ہوئے آنسوؤں کو گیلی زمین پر گرتے ہوئے دیکھتا اور اُسے یوں محسوس ہوتا کہ درخشندہ ستارے بھی آسمان کی بڑی سی پلکوں پر جمے ہوئے آنسو ہیں۔ جب کبھی یہ آنکھ جھپکی یہی ستارے ٹوٹ کر گر جائیں گے۔ آخر ایک نہ ایک دن آنکھ کو جھپکنا تو ہے ہی۔ طوفان کے ان ہی کرخت مناظر کو دیکھتے دیکھتے اُس نے زندگی کے بہت دن کاٹ دئیے تھے لوگ اسے شرابی سمجھتے تھے، ویشیاؤں کی دہلیز پر ماتھا رگڑنے والا ناکام انسان۔ محلے والے اُسے جوئے باز اور اوباش خیال کرتے تھے۔ لیکن شراب کی ایک بوند کبھی اُس کے حلق میں نہ رسی تھی۔ وہ کسبیوں کے بازار سے اس طرح گزر جاتا تھا جیسے اُس کی طرف کسی نے اشارہ کیا ہی نہیں تھا۔ اُس نے کبھی جوا نہ کھیلا تھا۔ زندگی کے اتنے بڑے جوئے میں ہار ہار کر اس میں اتنی بھی سکت نہ تھی کہ کوئی اور جوا کھیلے۔ وہ لوگوں کی اس غلط فہمی پر ہنستا۔ وہ سمجھتا کہ اپنی شخصیت کا کسی کی سمجھ میں آجانا ہی حقیقی معنوں میں موت ہے۔ بس زندگی بھی تو دکھ سکھ کے تاروں کی طرح نہ سلجھنے والی گتھی ہے۔ وہ ایک بڑی جائداد کا مالک تھا۔ یہ جائداد اس کی اپنی پیدا کی ہوئی نہیں تھی۔ اس کے بزرگوں کی محنت کا پھل تھا۔ خود تو وہ کسی بنی ہوئی چیز کو بھی نہ سنبھال سکتا تھا نئی چیز تو بنانا دور کی بات ہے ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ایک شرابی اور جوئے باز ہے۔ کئی جگہ سے اس کے رشتے بھی آئے بیٹیوں کے باپ اس سے نہیں بلکہ اس کی جائداد سے مطمئن تھے گھر میں لگے ہوئے فرنیچر، ٹرنکوں میں بند زیوروں اور الماریوں میں سجے ہوئے خوب صورت قیمتی برتنوں سے مطمئن تھے یہ تمام بے جان چیزیں انسان سے زیادہ وقعت رکھتی ہیں، انسان ان سب سے زیادہ گھٹیا ہے اور بعض دفعہ اُسے خیال آتا کہ وہ ان تمام چیزوں کو توڑ دے، گھر کو آگ لگا دے اور بھڑکتے ہوئے شعلوں میں لوگوں کی ان خوشیوں کو جلتے ہوئے دیکھ کر قہقہے لگائے، بے وقوف لوگ۔

اُس نے پھر سگرٹ سلگانے کی کوشش میں دیا سلائی کو مسالے پر رگڑا۔ پر ایک ننھا سا شعلہ اور ہلکا سا دھواں۔ پھر صرف چنگاری رہ گئی اور دھواں بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اُس نے پھر کوشش کی۔ اس بار بھی وہ ناکام رہا۔ لیکن وہ جھنجلایا نہیں وہ شکستوں اور اُلجھاوں سے محبت کرنے لگا تھا۔ اس لئے نہیں کہ شکستیں ایک نئی فتح کی تمہید بن سکتی ہیں بلکہ اس کا خیال تھا کہ ہر شکست اُن متعدد غلافوں میں سے ایک کا اُتر جانا ہے۔ جو زندگی کے جسم پر لپٹے ہوئے ہیں، ہر شکست زندگی کی حقیقتوں کی ہلکی سی پرچھائیں ہے ۔ کئی دیا سلائیاں ایش ٹرے میں پھینک دی گئیں آخر ایک دیا سلائی نے اس کی گیلی سگرٹ کو سلگا ہی دیا۔ آدھ جلی دیا سلائی کو دوسری جلی ہوئی دیا سلائیوں کے قریب رکھتے ہوئے اُس نے سگرٹ کا ایک لمبا کش لگایا۔ دھوئیں کے خوب صورت سیاہ مرغولے کچھ عرصے کمرے میں چکر کاٹ کر کہیں گم ہو گئے —— شاید ایش ٹرے میں ——

اور بھڑکتے ہوئے شعلوں میں لوگوں کی ان خواہشوں کو جلتے ہوئے دیکھ کر قہقہے لگائے

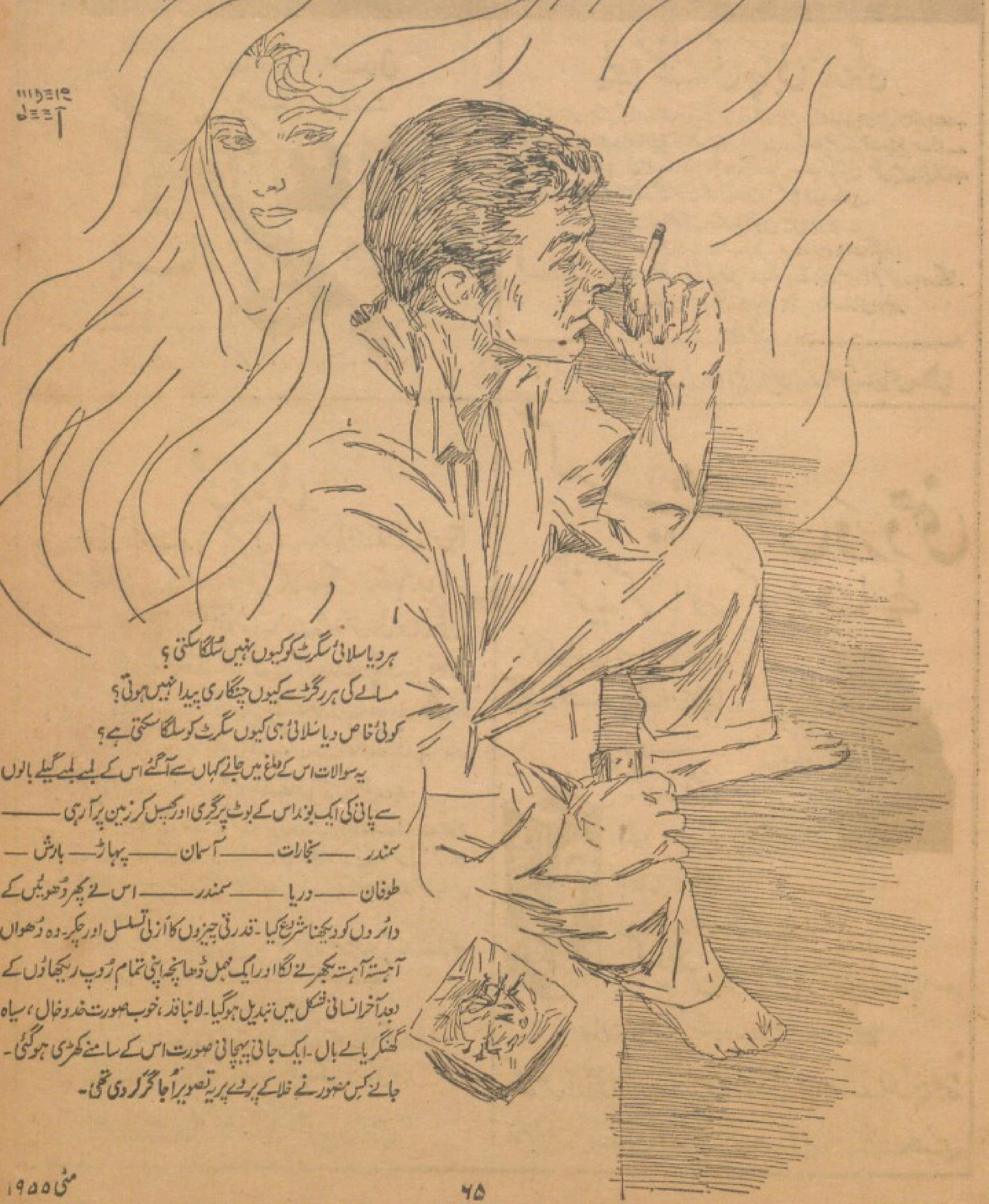

ہر دیاسلائی سگرٹ کو کیوں نہیں سُلگا سکتی ؟
مسالے کی ہر رگڑ سے کیوں چنگاری پیدا نہیں ہوتی ؟
کوئی خاص دیاسلائی ہی کیوں سگرٹ کو سلگا سکتی ہے ؟

یہ سوالات اس کے دماغ میں جانے کہاں سے آگئے اس کے لمبے لمبے گیلے بالوں سے پانی کی ایک بوند اس کے بوٹ پر گری اور پھسل کر زمین پر آرہی —— سمندر —— بخارات —— آسمان —— پہاڑ —— بارش —— طوفان —— دریا —— سمندر —— اس نے پھر دھوئیں کے دائروں کو دیکھنا شروع کیا ۔ قدرتی چیزوں کا اَزلی تسلسل اور چکر ۔ وہ دھواں آہستہ آہستہ بکھرنے لگا اور ایک مبہم ڈھانچہ اپنی تمام رُوپ ریکھاؤں کے بعد آخر انسانی شکل میں تبدیل ہوگیا ۔ لانبا قد ، خوبصورت خدوخال ، سیاہ گھنگریالے بال ۔ ایک جانی پہچانی صورت اس کے سامنے کھڑی ہوگئی ۔ جانے کس مصور نے خلا کے پردے پر یہ تصویر اُجاگر کردی تھی ۔

MARKET خرید مشعل LIGHTS

لیجئے! خزانے کی چابی تیار ہو گئی

ادارہ "داستان" جو آپ کی خدمت میں برابر شمع معموں کے یقینی ہنٹس اور کامیاب پلان پیش کرتا رہا ہے اب ان کامیابیوں کا "اہل مددگار" ایڈیٹر شمع معمے دہلی کا فیصلہ کیوں اور کیسے؟ جس کے تحت ایڈیٹر معمہ شاہ سے کی باریکیاں "سمجھاتا ہے۔ شمع معمہ ۱ تا ۵۶ حروف تہجی سے ترتیب دے کر کتابی شکل میں پیش کرتا ہے جس کی مدد سے آپ فوراً تازہ شمع معموں کے اشاروں کا "صحیح حل" پا سکتے ہیں۔

اور پہلا انعام آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔

آج ہی اپنے مقامی ایجنٹ سے طلب کیجئے یا ہم سے براہ راست منگالیجئے!

قیمت: ایک روپیہ محصول ڈاک آٹھ آنے علیحدہ کتاب خریدتے وقت تین نام ضرور یاد رکھئے۔

مرتب: عباس نقوی نام: خزانے کی چابی پبلشر: داستان ویلور

ملنے کا پتہ

ماہنامہ داستان علی پورہ، ویلور رین ۔بے صوبہ مدراس۔ انڈیا

نئی زندگی

مایوس بیماروں کی کایا کلپ ہے۔ جناب حکیم اجمل خاں صاحب دہلوی کے شاگرد خاص جناب حکیم سکندر شاہ صاحب جن کا تذکرہ حیات اجمل میں بھی ہے یہ اکسیر ان کے چالیس سالہ تجربہ کا شاہکار ہے۔ دل و دماغ و جگر اور اعصاب (نروس) کو طاقتور بناتی اور تازہ خون پیدا کرتی ہے۔ بھوک بڑھاتی اور نئی زندگی بخشتی ہے۔ اس دوا کے دو پیکٹ کے استعمال سے چار پونڈ وزن بڑھ جاتا ہے۔ ریاح کی کثرت پیٹ کے بھاری پن۔ درد بدن۔ دائمی نزلہ اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے اور پتھری بننے سے گردے کی حفاظت کرتی ہے دمہ اور دم کشی کو پہلی خوراک سے نفع شروع ہو جاتا ہے، ذیابیطس کو مفید ہے۔

بعض ایسے مریض کہ روزانہ کئی قسم کی ڈاکٹری دوائیں بڑی مدت سے کھا رہے تھے اور انجکشن بھی لگوا رہے تھے ان کو اس اکسیر سے بڑھ چڑھ کر فائدہ ہوا اس میں "وٹامن بی" اور مادہ حیاتین زیادہ ہیں۔ رفاہ عام کے لئے یہ نسخہ مجھے عنایت فرمایا ہے کہ ضرورت مند اصحاب اس بہترین دوا سے فائدہ حاصل کریں۔

ہندوستان کے لئے: قیمت اکیس خوراک چار روپیہ (للعہ) علاوہ محصول ڈاک اور پاکستان کے لئے للعہ پاکستانی سکے۔ نوٹ: جواب طلب امور کے لئے ٹکٹ ڈاک آنا ضروری ہے۔

ہندوستان کے لئے ملنے کا پتہ

(۱) منیجر دواخانہ مجربات دہلی کالی مسجد ترکمان گیٹ دہلی

(۲) مطب جناب حکیم سکندر شاہ صاحب نئی سڑک کانپور

پاکستان کے لئے ملنے کا پتہ

(۳) دواخانہ رحمانی۔ پاک کالونی۔ منگھوپیر روڈ۔ کراچی

کیش وردھنی

خرید کر بالوں کو بڑھائیے

روسی کو ہٹائیے۔ سر کھجلانا بند کیجئے۔ وقت سے پہلے بالوں کا پکنا روکئے۔

کیش وردھنی کے استعمال سے بالوں میں نیاپن اور خوب صورتی لائیے۔

کیش وردھنی شیمپو سے اپنا سر صاف و نیز خوشبو سے معطر رکھئے

کیش وردھنی ۱۴ آنے کیش وردھنی شیمپو ۱۴ آنے۔ ڈاک خرچ علیحدہ

تمام ڈیلروں سے یا براہ راست کیش وردھنی پراڈکٹس کوئمبٹور سے طلب کریں

بھارت بھوشن اور ششی کلا: ع ہاتھ تھام لے، دیکھتے ہی دیکھتے نہ بیت جائے رات

نیناں، وہ آہستہ سے بڑبڑایا اور آج سے آٹھ سال پہلے کے دھندلے خاکے اُس کے ذہن میں ابھرنے لگے۔ وہ خاکے جن سے وہ کوئی محل نہ تیار کر سکتا تھا، وہ چنگاریاں جو شعلے نہ بن سکیں، وہ قطرے جو طوفان بننے سے پہلے ہی فنا ہو گئے اور اسے یوں محسوس ہوا کہ وہ انسانی پیکر جیسے حرکت کرنے لگا تھا، سانس لینے لگا اور اس کے قریب ہونے لگا تھا۔

نیناں جو آج سے آٹھ سال پہلے اس کی اپنی تھی۔ اب نہ جانے کہاں ہو گی شاید اب وہ دو تین بچوں کی ماں ہو، اُس کے ہونٹوں کی سُرخی اور گالوں کی چمک کچھ اور بڑھ گئی ہو۔ اور کسی عالی شان عمارت میں اپنے خاوند کے سگرٹ سُلگانے پر کبھی سوچتی ہو کہ ایش ٹرے میں پڑی ہوئی ہر دیا سلائی کیوں سگرٹ کو نہیں سُلگا سکتی کوئی خاص دیا سلائی ہی کیوں ایسا کر سکتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی جھونپڑی میں پڑی اپنے یتیم بچوں کو اپنا خون پلا پلا کر جسم و رُوح کا تعلق قائم رکھنے میں ان کی مدد کر رہی ہو۔ اور اس کے ہونٹوں کی سُرخی اور آنکھوں کی چمک حادثات کے غبار میں لپٹی سسک رہی ہو — اور — اور شاید وہ اپنا کوئی نام لیوا نہ چھوڑ کر اپنی اُن تمناؤں کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی ہو جو دھوئیں کے مرغولوں کی طرح آہستہ آہستہ بکھر کر جانے کہاں چلی جاتی ہیں اور اُس نے ایک دم دل کی گہرائیوں میں اضطراب کے نشتر چبھتے ہوئے محسوس کئے۔ ایسے نشتر جو سرما کی طوفانی راتوں میں اس کے جسم و جان کو نڈھال کئے دیتے تھے۔

"رات میوزیکل کانسرٹ میں تم نے بہت اچھا ستار بجایا ایک جادو تھا جس کے زیر اثر سب جھوم رہے تھے کتنی نفاست ہے تمہارے ہاتھوں میں بیٹا!" نینا کے پتا کے یہ الفاظ وقت کا اتنا طویل سفر طے کرتے ہوئے جانے کس طرح آج اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔

"آپ جیسے بزرگوں کی ہی آشیرواد ہے پنڈت جی"

"سکھی رہو بیٹا —" اور پھر لحہ بھر رک کر انہوں نے کہا تھا "نیناں کو بھی بڑا شوق ہے سنگیت کا۔ سمے نکال سکو تو اُسے بھی اپنا کوئی گن دے دو۔ تم جانتے تو ہو میں میوزک ماسٹر رکھنے کے ——"

"میں بسرو چشم حاضر ہوں" اُس نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور سوچتا رہا کہ پنڈت جی نے اس سے آن کی آن میں یہ بات کیسے کہہ دی۔ پنڈت جی اس کے محلے دار تھے اور ایک محلے دار کی حیثیت سے اُسے ان کے گھریلو حالات کا بھی کچھ نہ کچھ اندازہ تھا، لیکن نیناں کو آج تک اُفق کے قریب چمکتا ستارہ ہی سمجھتا آیا تھا جسے صرف دیکھا ہی جا سکتا ہے، چھُوا نہیں جا سکتا۔ وہ دونوں ہی ایک کالج میں پڑھتے تھے ایک ہی گلی میں رہتے تھے اور پھر بھی ایک دوسرے سے کوسوں دور تھے۔ ان دونوں کے درمیان ایک اونچی طبقاتی دیوار حائل تھی۔ جو انسانوں کو انسانوں سے الگ کر دیتی ہے۔ ان میں کوئی چیز مشترک نہیں رہنے دیتی۔ جو اونچے محلوں کو یہ توفیق نہیں ہونے دیتی کہ وہ جھونپڑیوں کی دیواروں کو سنبھالا دے سکیں۔ آج اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تمام فاصلے مٹ گئے تھے، تمام دوری ختم ہو گئی تھی اور قربت کا ایک انوکھا احساس اس کی نس نس میں سمانے لگا تھا۔

دوسرے دن وہ نیناں کے گھر پہنچا۔

"جانتی ہو نیناں بیٹی ان کو" دو جھکی جھکی آنکھیں ایک بار اس کی طرف اٹھیں۔ جیسے ہوا کے ایک ہلکے سے جھونکے نے جنت کے دریچے کھول دئے ہوں اور پھر پلکیں یوں جھک گئیں جیسے پھول کی پنکھڑیاں سمٹ گئی ہوں۔

"جانتی ہوں پتا جی" جیسے ایک مدھم سا نغمہ جاگا ہو۔

نیناں اور وہ فرش پر بچھی دری پر بیٹھ گئے۔

"اب تم بہت اچھی آرٹسٹ بن جاؤ گی۔ پارس سے چھو جائے تو لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے ——" پنڈت جی مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

ستار کو کس طرح پکڑا جاتا ہے، سنگیت سیکھتے وقت بیٹھنا کیسے چاہئے مضراب کون سی انگلی میں پہنی جاتی ہے۔ یہ سب باتیں بتا کر ستار کے تاروں کو چھیڑ دیا گیا تھا۔ تار دل

شیلا رانی: یہ کون آج آیا سویرے سویرے

کی لرزشوں سے شاید نیناں کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔

گائن ودیّا سیکھی جانے لگی۔ کچھ دیر خود پریکٹس کرنے کے بعد نیناں اُسے ستار بجانے کو کہتی۔ وہ ستار بجاتا اور تاروں پر تیزی سے حرکت کرتی ہوئی لمبی لمبی انگلیاں نیناں کو اپنے دل پر رقص کرتی ہوئی بجلیاں محسوس ہوتیں۔ بجلیاں جن میں جلن کی جگہ ساون کی ٹھنڈک تھی۔ وہ بجلیاں جن سے آشیانے بنائے جاتے ہیں وہ مدہوش سی ہو جاتی

ایک بار اس نے پوچھا

"ہر تار سے ہر قسم کا نغمہ کیوں نہیں نکل سکتا راجن بابو —— ؟"

اُس لئے کہ ہر تار ہر نغمے کے لئے نہیں ہوتا جیسے ہر کشتی ہر طوفان کے لئے اور جیسے ہر انسان ہر انسان کے لئے نہیں ہوتا نیناں ——" اور نیناں کے خوبصورت گورے چہرے پر ہلکی سی سیاہی پھیل گئی۔ شام کا تارہ بادل کی ہلکی سی اوٹ میں آ گیا۔

ایک سال ہو گیا نیناں کو ستار سیکھتے ہوئے۔ اب وہ خود بھی تاروں کو چھیڑ کر نغمے پیدا کر سکتی تھی لطیف نغمے، دل کی گہرائیوں سے پھوٹ کر بہنے والے سوتے تاروں کی جھنکاریں دو دلوں کی دھڑکنوں کے میل سے پیدا ہونے والے راگ تھے، دونوں ایک دوسرے کے بہت ہی نزدیک آ گئے تھے، بہت ہی نزدیک پھر اچانک ہی وہ جدا ہو گئے۔

اتنے دنوں کا ذہنی رابطہ، اتنے عرصے کی گہری ملاقات نیناں اور راجن کو زندگی کا بہترین ساتھی بنانے کے لئے کافی تھی۔ لیکن پنڈت جی اتنے بڑے گھرانے سے سمبندھ جوڑنے کی درخواست نہ کر سکے۔ جانے کیسے انہوں نے فرض کر لیا کہ اُن کی بیٹی نیناں راجن کی حویلی میں بہو بن کر داخل نہیں ہو سکتی۔ اس جاگیردارانہ ماحول میں ایک عام انسان کا گزر نہیں۔ ان کے اس احساسِ کمتری نے نیناں کے مستقبل کی زیرِ تکمیل تصویر پر آڑے ترچھے خطوط کھینچ کر اُسے بگاڑ دیا —— اور راجن شکستوں کی گود میں کھیلنے والا نادان اور ضدی چھوکرا اپنے لئے نیناں کو نہ مانگ سکا اس میں کسی چیز کو اپنے لئے حاصل کر لینے کا دم خم ہی نہ تھا وہ تو مرتے سمے بھی کسی سے پانی کی بوند نہ مانگتا۔ اگر وہ

ایسا نہ ہوتا تو لوگ اُسے شرابی اور آوارہ کیوں سمجھتے۔ وہ کیوں شہر سے دور ویران جگہوں میں گھومتا اور کڑکتی ہوئی بجلیوں کو پیار کرتا۔ اُس کی زندگی صرف اس کی ذات میں گم تھی اور وہ ایسی گم ہوئی کہ دوسرے محبت کرنے والے دل کا دامن بھی نہ تھام سکی۔

ایک دن اچانک اس کے کان میں نیناں کی شادی کی بھنک پڑی۔ اس کی شادی کہیں دوسری جگہ طے کی جا رہی تھی۔ اُس نے سمجھا کہ شاہراہِ زندگی کا وہ موڑ آ گیا ہے جہاں ان دونوں کو جدا ہو جانا چاہئے اور اس کے بعد وہ نیناں کے گھر نہیں گیا وہ اس شہر کو ہی چھوڑ گیا اور اس کی بوڑھی بیوہ ماں اس کے انتظار میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئی چھ مہینے بعد کسی طرح اسے اپنی ماں کی موت کی خبر ملی اور وہ اپنے گھر واپس آ گیا۔ اس پرندے کی طرح جو بجلی گرنے کے بعد اپنے جلے ہوئے آشیاں کو دیکھنے آیا ہو۔ اس کی زندگی کی آخری کشش بھی چھن گئی تھی وہ ایک سنسان اجنبی ماحول میں کھڑا ہانپ رہا تھا اس کے سامنے بہت سی الجھی ہوئی تاریک راہیں تھیں۔ لیکن وہ کسی پر بھی چلنے کے قابل نہ تھا۔ اُس کے پاؤں سوج گئے تھے اور تھکن نے اس کا رنگ توڑ ڈالا وہ دن بھر گم صم کمرے میں بیٹھا رہتا جوں جوں اس کا پرانا نوکر ٹھاکر اسے سمجھاتا اس کی حالت اور بگڑتی جاتی۔ اس کی تسلیوں کو وہ طنز سمجھ کر جلتا۔ ٹھاکر کو گالیاں دیتا اور پھر گھر سے باہر نکل جاتا اور ویرانوں میں گھوم گھوم کر کافی رات گئے گھر واپس آتا۔

صوفے پر بیٹھا وہ سگرٹ کا دھواں کمرے میں بکھیرے جا رہا تھا اور اپنے ماضی کو سوچ کے نشتروں سے کرید رہا تھا۔ کتنا سکون ملتا ہے کئی بار ماضی کو کریدنے سے بھی۔ اس وقت اسے ایک عجیب طرح کی آسودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ جس کی تہ میں اَن گنت شکستیں کراہ رہی تھیں۔

ٹھاکر کمرے میں داخل ہوا

"راجن بابو یہ دو ستار نیناں نے سسرال جانے سے پہلے یہاں بھیجے تھے"۔ اُس نے ستار فرش پر رکھ دئے

"دفع ہو جا۔ نکل جا کمرے سے حرام خور" راجن غصے سے چیخا اور ٹھاکر گردن جھکا کر باہر چلا گیا۔

وہ صوفے سے اٹھا اس نے ایک ایک کر کے دونوں ستار اٹھائے، انہیں پہچانا اور پھر پوری طاقت سے زمین پر پٹک دیا۔ دونوں ستار ٹوٹ گئے۔ کمرے میں ایک بے آہنگ سی تھرتھراہٹ لرزی اور اسی لمحہ بجلی کی کڑک سے فضا کانپ گئی۔ راجن کو لگا جیسے تاروں کی محفل میں رکھا چاند کا خوب صورت ستار پاتال میں گر کر چور ہو گیا تھا۔ اس نے کمرے کی چاروں طرف دیکھا۔ سگرٹ کا دھواں جانے کب کا بکھر کر فضا میں تحلیل ہو چکا تھا اور انگلیوں میں پکڑی ہوئی سگرٹ بجھ گئی تھی۔

اس کی نگاہیں غیر ارادی طور سے سامنے رکھی ہوئی ایش ٹرے پر پڑیں جو ادھ جلی

رُوپ مالا: خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

دیا سلائیوں سے اَٹی پڑی تھی۔ جانے کتنے دنوں سے اُسے صاف نہیں کیا گیا تھا اور اسے یوں محسوس ہوا کہ اس کی اپنی زندگی بھی ایک ایش ٹرے ہے اور اس کی ناکام آرزوئیں اس میں پڑی ہوئی ادھ جلی دیا سلائیوں اور سگرٹوں کی طرح ہیں جو ایک بار جل کر اس کے ماحول میں اور بھی گہرا اندھیرا ابھر گئیں۔ وہ دیر تک تپائی پر رکھی ایش ٹرے کو دیکھتا رہا۔ اُسے اچانک خیال آیا کہ جب تک ایش ٹرے کو ان فضول کی دیا سلائیوں اور سگرٹوں سے خالی نہ کیا جائے زندگی ویران اور بجھی بجھی رہے گی۔ وہ تڑپ کر اٹھا اور اس نے فوراً تپائی سے ایش ٹرے اٹھائی ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال کر اُسے الٹ دیا۔ باہر بجلی کی کڑک نے گھنگھور اندھیرے کو روشن کر دیا تھا اس نے ڈبے میں سے نئی سگرٹ نکال کر سلگائی۔

S. 228-X52UD
ہندوستان میں بنتا ہے

مری بیٹی کو ہیروئن بنادو

تابش سلطان پوری

پروڈیوسر نہیں ہو تم خدا ہو
بڑے ذی شان ہو، ذی مرتبہ ہو
مری کشتی کے تم ہی ناخدا ہو
میں دے سکتی ہوں تم کو جو بھی چاہو
مری بیٹی کو ہیروئن بنادو

مرا دل لے لو، میری جان لے لو
مری عصمت، مرا ایمان لے لو
مرے پلے جو ہے سامان لے لو
سبھی کچھ، تم پہ میں قربان لے لو
مری بیٹی کو ہیروئن بنادو

خدا رکھے حسیں بھی ہے جواں بھی
شگفتہ رو بھی ہے شیریں بیاں بھی
اسے آتی ہے خوب اردو زباں بھی
چلا سکتی ہے یہ تیر و کماں بھی
مری بیٹی کو ہیروئن بنادو

اداکاری میں لاثانی ہے بٹیا
کبھی آگ اور کبھی پانی ہے بٹیا
سراپا جوش و طغیانی ہے بٹیا
مدھو بالا کی بھی نانی ہے بٹیا
مری بیٹی کو ہیروئن بنادو

یہ تم کو ہر طرح راضی رکھے گی
تمہارا ہر ستم ہنس کر سہے گی
اشاروں پر تمہارے یہ چلے گی
تم اس کو، اور یہ تم کو کام دے گی
مری بیٹی کو ہیروئن بنادو

بوڑھی بیسوا

آہنی جبڑوں سے تھوکا ہوا کڑوا لقمہ
رنگ کی بیوگی اور روپ کی لاوارث لاش
وحشی کتوں کی چچوڑی ہوئی باسی ہڈی
جھنجھناتے ہوئے تاروں کی اتھاہ خاموشی

گیت کی موت، لپکتے ہوئے شعلوں کی گھٹن
شمع کی لو سے نکلتا ہوا کالا سا دھواں
رقص کا انت جوانی کی یہ بے انت تھکن
اونگھتے بھوتوں کی محبوبہ شیاطیں کی دلہن

دلِ مجروح کی بیٹھی ہوئی آواز کا سوز
ڈوبتے چاند پہ ظلمت کی ظریفانہ طنز
شب بے ماہ کا پر ہول و گراں سناٹا
لڑکھڑاتے ہوئے اک رند کا اترا سا نشہ

سرِ بازار لڑھکتا ہوا خالی ڈبہ
باپ اور دادا کی عشرت کا یہ ٹوٹا ہوا ساز
یا بزرگوں کا کھنگالا ہوا خستہ برتن
بوڑھے بستر کی سمٹتی ہوئی بوڑھی سی شکن

قلبِ زاہد میں کھٹکتی ہوئی اک پھانس ہے یہ
مردہ مزدور کی اٹکی ہوئی اک سانس ہے یہ

پرویز چشتی

نولکھا ہیرا

"آپ ہی ہیں مسٹر پورن مل کمانی والا؟"

ناٹے اور بھاری بدن کے آدمی نے دُکان کے نمائش گھر میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔ ابھی میں سر ہلانے پایا تھا کہ وہ آپ ہی آپ بولا "مجھے ای ڈی سوزا کہتے ہیں۔ آپ کی نمائشی کھڑکی میں جو ہیرا لگا ہوا ہے، ایک نادر چیز ہے۔ آج تک اس کی مثال دیکھنے میں نہیں آئی۔ ذرا مہربانی فرما کر آپ مجھے دکھا سکیں گے؟"

میں اُسے تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنے دفتر کے کمرے میں لے گیا، برابر کی میز پر میرا بیٹا دھومی مل فرصت سے بیٹھا تھا اس کے ناموزوں تناسب اور گہرے چہرے پر وہی اداسی اور بے کیفی برس رہی تھی جس سے میرے دل کو بڑی ٹھیس لگتی ہے۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وقت میں نہایت احتیاط سے اندر داخل ہوا تا کہ لکڑی کی اس نقش کاری کا سامنا نہ ہو جو دیوار پر آویزاں ہے اس چوبی نقش کاری کا سائز قدِ آدم ہے اور اس میں کبڑے آدمی کی تصویر ہے جو ہاتھ میں عصا تھامے چل رہا ہے اجنبی مہمان مسٹر ڈی سوزا کی نگاہِ بے مہر فوراً اسی پر پڑی لیکن وہ بولے کچھ نہیں جب سے یہ فرم قائم ہے آج تک کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ کوئی شخص کمرے میں داخل ہوا ہو۔ اس نے لکڑی سے ابھارے ہوئے اس قدِ آدم مجسمے کو دیکھا ہو اور زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔

مسٹر ڈی سوزا نے تفریحی ریمارک پر ایک آدھ منٹ بھی ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ حالاں کہ میں لوگوں کی واہ واہ اور تفریحی جملے سنتے سنتے کچھ اس طرح کی جوابی بات کہنے کا عادی ہو گیا تھا۔

"جی ہاں، ہمارا یہ کاروبار ـــــ کوئی ۳۰۰ برس سے چلا آتا ہے، اس کے مورثِ اعلیٰ اور فرم کے بانی ایک بزرگ تھے جن کی کمر کمان کی طرح خمیدہ تھی۔ اسی لئے ان کا نام کمانی والا پڑ گیا تھا۔ وہ مارواڑ کے ایک گاؤں سے نکل کر عدن پہنچے اور وہاں انہوں نے معمولی سرمائے سے موتیوں کا چھوٹا موٹا بیوپار شروع کیا تھا جو آگے چل کر ہیرے موتی کی مشہور فرم میں تبدیل ہو گیا۔ تب سے ہمارے باپ دادا اسی فرم کو سنبھالتے آئے ہیں اور میں بذاتِ خود اس سلسلے کی نویں کڑی ہوں۔ گویا نو پشتوں سے پیشۂ آبائی جوہر فروشی رہا ہے۔ ہم صرف ہیروں موتیوں کا بیوپار کرتے ہیں۔

میں نے اپنی دُکان کی پرانی ریت کے مطابق "استنبولی" کی ایک پیالی تیار کر کے مہمان کی طرف بڑھائی "استنبولی" بغیر دودھ کی خوشبودار چائے ہوتی ہے جس میں موٹے دانے کی شکر ڈالی جاتی ہے۔ اس کا رواج ترکی سے شروع ہوا لیکن اب بصرہ، عدن اور دوسرے بندرگاہی شہروں میں نفیس چائے کا درجہ رکھتی ہے۔ جس سے معزز مہمانوں کی تواضع کی جاتی ہے۔

"جی نہیں۔ شکریہ مجھے ذرا جلدی جانا ہے۔ آپ وہ ہیرا دکھا دیجئے اور اس کی کم سے کم قیمت مجھے بتا دیجئے"

اس کی تیزی اور جلد بازی مجھے گراں گزری۔ خود میرے صاحب زادے کی نظر میں میرا بلکہ پوری کمپنی کا وقار ایک درجہ نیچے اتر گیا اس بے توجہی سے اگرچہ اب اس سے فرق تو کیا پڑتا۔ میں نے بیٹے سے کہا، جاؤ وہ ہیرا نکلوا لاؤ۔ لڑکا یوں تو شریف طبیعت تھا لیکن صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ اکتایا ہوا سا ہے مجھے سے، کمپنی سے، دُکان سے بلکہ اب تو مسٹر ڈی سوزا سے بھی اسے کچھ الجھن ہونے والی

"کیوں صاحب ——

اس جیسا ایک ہیرا اور

آپ مجھے

کہیں سے دلوا سکتے ہیں؟"

تھی۔ بھلا موتیوں کا سنجیدہ بیوپار، اس میں وہ چہل پہل، وہ اشتہارات کی کمپنیوں بینکوں اور بڑے بڑے طوفانی کاروبار کی سی گرماگرمی کہاں، جو اس کے دوستوں کے باپ دادا دوسرے شہروں میں کر رہے ہیں۔ بیٹے کی اکتاہٹ دیکھ کر مجھے یقین ہو چلا تھا کہ اب یہ توپشتوں کا سلسلہ مجھی پر ختم ہے۔

سیاہ مخمل کی گدی پر سجا ہوا وہ کوہِ نور کا جانشین ہیرا لایا گیا۔ سیاہ مخمل کی وجہ سے اس کی نفیس سپیدی اور دُبلی دُبلی رنگت اور ابھر آئی تھی۔ اس کا سائز بھی بہت بڑا تھا۔ ۵ اگرین اور اس کی تراش بھی الماسی تناسب لئے ہوئے تھی چمک دمک اور اوپر کی پاکیزگی میں بھی وہ بے عیب اور بے مثال نظر آ رہا تھا یعنی واقعی یہ ایک لاجواب ہیرا تھا۔ میرا بیٹا دھومی مل بھی اس کی نفاست سے اور شفاف کیفیت سے متاثر ہوا، اس کی آنکھوں میں موتی کی چمک بس گئی تھی۔

مسٹر ڈی سوزا نے ہیرا اٹھایا، ایسے ہی جیسے کوئی اور چیز اٹھالی اُسے گھما پھرا کے اُلٹ پلٹ کے دیکھا۔ میں نے خود بھی زندگی میں اس سے بہتر گوہرِ آبدار نہیں دیکھا تھا۔ اور مجھے امید تھی کہ گاہک کے مونہہ سے تعریف کے دو ایک جملے تو پھوٹیں گے۔ مگر اس نے کہا بھی تو صرف اس قدر:

"کیوں صاحب۔ کیا دنیا میں کہیں اور بھی اس کا جوڑ مل جائے گا؟"

"شاید مِل جائے —— اگر اس کی چھان بین کی جائے تو"

نجانی داگر: موہنہ سے دھواں نکالنے کا جادو

"تو پھر کیا قیمت ہے اس کی؟" اس نے ہیرے کو پانچوں انگلیوں میں تولتے ہوئے کہا۔

میرے چہرے پر اگرچہ کچھ ترغیب کی لہر سی تھی لیکن میں نے گاہک کی موجودگی اور رغبت کا اندازہ کرتے ہوئے فوراً بے نہری اور بے توجہی کا سا انداز اختیار کر لیا کیونکہ آپ جانئے تو پشتوں سے ہم لوگ یہی کام کرتے ہیں اور اس طویل مدت کی مشق نے جو چھٹی حس ہم لوگوں کو بخشی ہے یہ اس کا کرشمہ تھا مجھے اندازہ تھا کہ مسٹر ڈی سوزا کو بہر حال یہ ہیرا چاہئے اور کسی خاص وجہ سے اس کی ضرورت ہے۔ اگر چھٹی حس نے مجھے گاہک کی ضرورت سے آگاہ نہ کر دیا ہوتا تو اس ہیرے کی قیمت میں ۳ لاکھ روپیہ مانگتا۔

میں بڑے خلوص اور بے تکلفی سے مسکرایا اور مجھے خیال رہا کہ صاحب زادے بلند اقبال اس صورتِ حال کی نزاکت سے بے خبر نہ ہوں گے۔ اور اگر وہ اس سے آگاہ ہو جائیں، دفتر کے اندر گاہک اور دکان دار کے درمیان جو تہ در تہ لہریں دوڑتی ہیں اگر وہ اُسے پا لیں تو پھر یہ کاروبار دسویں پشت تک منتقل ہو سکتا ہے اور مجھے میرا جانشین بہتر آسکتا ہے۔

"جناب، ہم نے تو اس کی قیمت ۲ لاکھ روپے رکھی ہے"

بیٹے نے مجھے حیرت سے دیکھا۔

"میں خرید لیتا ہوں"، مسٹر ڈی سوزا نے فوراً کہا۔

یوں تو میں پر سکون رہا لیکن اسی چھٹی حس نے مجھے آہستہ سے جتایا "میاں،

جب یہ بات تھی تو، لاکھ مانگ لئے ہوتے"۔ تاہم بیٹے کو نہ یہ محسوس ہوا، نہ وہ مسٹر ای ڈی سوزا نے مقامی بینک کے نام ۲ لاکھ روپے کا چیک کاٹ کر میرے حوالے کیا۔

"مہربانی کر کے آپ یہ چیک آج ہی بینک سے بھنوا لیجئے اور ہیرا مجھے رات کے کھانے سے پیشتر ہوٹل میں بھجوا دیجئے"، اس نے کارڈ پر اپنے ہوٹل کا پتہ اور کمرہ نمبر لکھ کر میرے ڈیسک پر ڈال دیا۔

ڈان مور
کی تازہ ترین
کہانی جسے معمولی
ردّ و بدل کے
ساتھ اُردو کا
قالب دیا گیا۔

چیک قبول کرتے وقت میرے ہاتھ لرز گئے۔ یہ دن بھلا روز روز کب آتا ہے کہ ایک ہیرا اپنی قیمت سے دو لاکھ روپے زیادہ کما لائے۔ اور وہ بھی منٹوں سیکنڈوں میں۔

مسٹر ڈی، سوزا نے بہ نگاہِ توجہ مجھے دیکھا اور پوچھا۔

"کیوں صاحب! اس جیسا ایک ہیرا آپ مجھے کہیں سے دلوا سکتے ہیں؟"

میں دکھاوے کو حیرت سے اچھل پڑا "جناب! اس جیسا، اس کے جوڑ کا، مسٹر ڈی سوزا ایسا نایاب تحفہ کہاں ملتا ہے۔ کیا میں دریافت کرنے کی جرات کروں کہ آپ کو اس کے جوڑ کی اس قدر ضرورت کیوں ہے؟"

"جی ہاں —— ضرور —— بات دراصل یہ ہے کہ میں اپنی بیوی کا گوشوارہ بنوانا چاہتا ہوں۔ بندوں کی جوڑی نامکمل رہے گی ورنہ"

"افوہ"، اب کے تو میں واقعی چونک پڑا۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سو گرین کے دو ہیروں کا گوشوارہ بیوی کو بنوا کر دے گا یہ شخص! خیالی پرواز تو ملاحظہ ہو۔ کان اپنی جگہ کیسے ٹھہر سکیں گے، گل کی طرح جھڑ نہ جائیں گے؟"

میں سوچ رہا تھا کہ وہ بے اعتنائی سے بولا "میں نے آپ کی رائے تو پوچھی نہیں"

اگرچہ یہ جملہ میرے موہنہ پر طمانچے کی طرح پڑا لیکن وہ بھرپور قیمت ادا کر چکا تھا اور ابھی موٹی مرغی پھنسنے کا امکان بھی باقی تھا۔ میں کاندھے ہلا کر چپ ہو رہا۔۔

"جتنا آپ اس پر خرچ کر چکے ہیں، اس کی جوڑی میں تو اس سے بھی تین گنی رقم لگ جائے گی جناب والا"، میں نے عرض کیا "روپے کا کوئی سوال نہیں" اس نے کہا "جو کچھ آپ کو ادا کرنا پڑے گا میں دے دوں گا اور تیس فی صدی اوپر سے آپ کا حق"

میں نے اپنے چہرے سے کسی جذبہ کا اظہار نہیں کیا۔ اگرچہ منافع اور رقم کے سلسلے میں وہ بات معلوم تھی جس سے میرا گاہک بے خبر تھا۔

"آپ کو ایک نئی بات بتاتی ہوں" — نِگار

"لکس ٹائلیٹ صابن

میں ایک حیرت انگیز نئی خوشبو ہے"

"یہ کیسی ہے؟ پھولوں کی سی، تازہ اور بس جانے والی! اور یہ میرے محبوب معاونِ حُسن یعنی لکس کے بافراط بالائی جیسے جھاگ کو نہایت دلفریب طور پہ معطر کرتی ہے!"

سراپا حُسن کیلئے بڑے سائز میں بھی دستیاب ہے۔

ہندوستان میں بنا ہے

لکس ٹائلیٹ صابن

فلمی ستاروں کا خالص و سفید حُسن بخش صابن

LTS. 439-X52 UD

SP. 120A-X53

کیا آپ نے یہ دنیا دیکھی ہے ؟

اگر بھول گئے ہوں
تو ماہنامہ "نئے زاویئے"
میں ملاحظہ کیجئے
اور
اپنے بچّوں کو
بھی
دکھایئے

سررشتہ نشرواشاعت
ماہنامہ "نئے زاویئے" دہلی 6

گوپ اور ایکسٹرا لڑکیاں ——یک انار صد بیمار

میں نے اپنے بیٹے پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ وہ بے حد لطف اندوز ہو رہا ہے۔ بھلا کہاں امریکہ کا اربپتی بازار والی اسٹریٹ کی انتہاری کمپنیاں، بینک کے کاروبار اور کہاں یہ ہیرے موتی کا یہ شاندار بیوپار —— کوئی بزنس گر ماگری میں اس کو نہیں پہنچتا۔ اپنے دل ہی دل میں دنیا بھر کے ان بازاروں کا میں نے جائزہ لے لیا۔ جہاں جہاں ہیرے موتی فروخت ہوتے تھے اور میرے آدمی موجود تھے۔ لنکا ہے، ملایا، آسٹریلیا بمبئی، خلیج فارس۔ بس مجھے کرنا ہی کیا ہے، ہر مقام کو ایک خط۔ اور دنیا کے جس حصے میں بھی اس ہیرے کا جوڑ ہوگا مل جائے گا۔

"ہونہہ" سر ہلا کر میں نے کہا "ساری دنیا میں اس کی جوڑ تلاش کرانا، اس میں تو بہت کچھ خرچ ہوگا" قریب تھا کہ فرزندارجمند میرے اس جملے پر چیخ پڑیں۔ مگر مسٹر ڈی سوزا اسی سرد مہری سے بولے۔

"میں نے آپ سے کہا تو کہ روپیہ اور رقم کی فکر نہ کیجئے جو بھی خرچ آئے گا میں دوں گا۔ بولئے اس عالم گیر تلاش میں کتنا خرچہ آئے گا۔"

"قریب قریب ایک لاکھ روپے"

وہ کچھ نہ بولا۔ گردن جھکائی۔ بینک کی چیک بک نکالی اور ایک لاکھ روپے کا ایک اور چیک نکال کر میرے سامنے ڈال دیا۔

"آج شام کو ہی اپنے کام کی شروعات کر دیجئے اور باہر کے ملکوں کو تار بھیج ڈالئے" وہ اٹھ کھڑا ہوا "میں ایسے لوگوں سے معاملہ نہیں رکھتا جو میرا وقت ضائع کرتے ہیں۔ روپیہ کا کیا ہے، ہاتھ کا میل ٹھہرا۔ مگر وقت تو دولت بے بہا ہے۔ اگر لگے چھ مہینے میں تم نے ایسا

ادریس دہلوی مدیر تھادیر شمع، مہتاب اور ہدایت کار سہراب مودی ایک بے تکلف پارٹی میں

ہیرا مہیا کر دیا تو منہ مانگے دام دوں گا اور اس کے علاوہ تیس فی صدی تمہارا حق —— اور اگر چھ مہینے میں نہ مل سکے تو سمجھو سودا ختم۔ تم بار بار مجھے اس بارے میں اطلاع دے کر وقت برباد نہ کرنا۔ جب مل چکے تب میرے ہوٹل کے پتے پر دو لفظ لکھ کر بھیج دینا" اتنا کہہ کر وہ سیدھا کمرے سے نکلا اور چلا گیا۔

چند منٹ بعد میرے بیٹے نے دونوں چیک اٹھائے اور ۶ لاکھ روپے جمع کرانے وہ بینک چلا گیا۔ کیونکہ وہ خود ہی تمام معاملات کو ٹھونک بجا کے دیکھ لینا چاہتا تھا۔

"بابا یہ سودا ہم پر چھوڑ دیجئے"

مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ دلی اولاد کو علم پدر سے کچھ شغف تو ہوا۔ میں نے کہا اچھا شوق سے کرو۔ سب بازاروں کو ہیرے کی تلاش میں تار پہلے روانہ کر دو۔ مگر دیکھو اس سودے پر اگر بھولے ہوئے ہو تو کہیں بعد میں مایوسی نہ اٹھانا۔ کیونکہ یہ دالی اسٹریٹ یا بینک کے کاروبار نہیں ہیں۔ بلکہ سچ پوچھو تو یہ بزنس ہے ہی نہیں۔ یہ تو موتیوں کے لین دین کا آرٹ ہے۔ آرٹ۔

دو مہینے تک اس سلسلے کی خط و کتابت ہوتی رہی۔ کہیں ویسا ہیرا دستیاب نہ ہوتا تھا۔ دھومی مل ان خطوں کو بڑی دل چسپی سے کھولتا اور رہ جاتا۔ آخر ایک دن لنکا سے تار آیا جسے میرے بیٹے نے بڑی حیرت و مسرت سے کھول کر پڑھا۔

"بالکل ویسا ہیرا موجود ہے۔ مقابلے کا خریدار اس کے دس لاکھ روپے لگا رہا ہے۔ اگر چاہو تو گیارہ لاکھ روپے میں ہاتھ آجائے گا"

"بابا —— دیکھئے۔ یہ تو مزے کی بات رہی اس مقابلے کے خریدار کی وجہ سے تو ہمارا منافع اور بڑھ جائے گا۔ میں نے آپ کی طرف سے جوابی تار بھی لکھ لیا ہے۔ یہ لیجئے"

اتنا کہہ کر میرے بیٹے نے جوابی تار کا کاغذ میرے سامنے رکھ دیا۔

"اختیار دیا گیا۔ وہ ہیرا جو بیان کردہ ہیرے کی تمام صفات رکھتا ہے۔ خرید لیا جائے۔ ۱۱ لاکھ روپے بھیجنے کے لئے کریڈٹ لیٹر ہوائی ڈاک سے بھیجا جا رہا ہے —— صرف ہفتہ بھر کے اندر اندر سودا کر لینے کا اختیار دیا جاتا ہے"

میں اپنے بیٹے کی جلد بازی پر مسکرایا اور سر ہلاتے ہوئے وہ تار پرزے پرزے کر دیا۔ وہ میری اس حرکت کو حیرت سے دیکھتا رہا۔ اتنے میں دوسرا تار لکھ کر میں نے اس کے حوالے کر دیا۔ اس نے میرے الفاظ کو غور سے پڑھا اور اس کے چہرے پر ایسے آثار ظاہر ہوئے جیسے وہ میری بات کو درست نہیں سمجھتا۔ اُس نے تار پھر پڑھا اور پھر مجھے مڑ کر دیکھا۔ پہلے اسی بے یقینی کے ساتھ۔ پھر کھسیانے پن سے اور فوراً مسکرایا۔

ہفتہ بھر بعد وہ ہیرا آ پہنچا۔ کیا کہنے لاجواب چیز تھی۔ میں نے وہیں اس کھڑکی میں رکھ دیا جو اس کی اصل جگہ تھی۔ دفتر میں داخل ہوتے وقت پھر میری نگاہ اس کاروبار کے اور اپنے مورث اعلیٰ "کمانی والا" کے چوبی نقش پر پڑی۔ میں نے ان کی شرارت آمیز اور دور اندیش آنکھوں میں غور سے جھانکا۔ میرا بیٹا بھی یہی تصویر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ہم تینوں کو معلوم تھا کہ اب مسٹر ڈی سوزا کے ہوٹل سے خیر خبر لینا فضول ہی ہے کیونکہ وہ وہاں ہوگا ہی نہیں۔ یہ وہی ہیرا تھا جو ہم نے کچھ عرصے پہلے چھ لاکھ جمع ایک لاکھ یعنی ۷ لاکھ روپے کے دو چیک لے کر مسٹر ڈی، سوزا کے حوالے کیا تھا۔

میں نے لنکا کو بھیجے ہوئے تار کی ایک نقل اٹھائی اور اُسے پڑھا "بیچنے والے جو کوئی مسٹر ڈی سوزا ہوں۔ انہیں اطلاع کرو کہ پورن مل کمانی والا، ہیرے موتی کے بیوپاری اور کمانی والا فرم کے مالک انہیں ہیرے کی جوڑی کا چلمہ دینے پر مبارک باد دیتے ہیں۔ انہوں نے ہوشیاری تو کی لیکن یہ خیال رکھیں کہ اگر انہوں نے یہ ہیرا دو لاکھ روپے میں ہمارے ہاتھ بیچ دیا تو خیریت ہے۔ ہم صرف پانچ لاکھ روپے کے منافع پر قناعت کریں گے لیکن انہیں یہ صورت قبول نہ ہو تو ان کے خلاف دھوکہ دہی کا الزام ثابت کیا جائے گا"

مجھے پچھلی تین صدیوں کا خیال آیا کہ پہلے بھی ہر نسل کو دو تین بار ہیرے موتی کی جوڑی کا ایسا ہی چکمہ دینے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ جس سے بالآخر ہماری دکان کا ہی فائدہ ہوا کہ ہیرا وہیں موجود ہے اور ہم نے منٹ میں پانچ لاکھ کی رقم کما لی بیٹھے بٹھائے۔

مجھے اپنے بیٹے کے چہرے کی بدلتی ہوئی کیفیت سے بڑی مسرت ہو رہی تھی۔ وہ اچانک بولا "بابا۔ دنیا میں یہ کاروبار تو سب سے بڑھ چڑھ کے حیرت ناک اور دل چسپ ہے"

میری گردن فخر سے اونچی ہو گئی کہ اب یہ دُکان میرے بعد بھی باقی رہے گی اور کمانی والا فرم کا دسواں جانشین پیدا ہو گیا۔

عالمِ وحشت

حسن نعیم

جو لمحے خوشی کے گزرے ہیں، ان لمحوں کی قیمت یاد کرو
انجام محبت جو بھی ہوا، آغاز محبت یاد کرو

اِک شب کا گزرنا یاد ہو گر، اِک صبح قیامت یاد کرو
جذبات کے تیور یاد کرو، موقعے کی نزاکت یاد کرو

ہم جام و سبو کا ذکر کریں، وہ چشمِ عنایت یاد کریں
تم بزم کی بندش یاد کرو، اک رند کی جرأت یاد کرو

چھوڑو بھی فسانہ غیروں کا، بس تم سے گزارش اتنی ہے
کچھ کوئے جنوں کا حال کہو، کچھ میری نصیحت یاد کرو

کیا جانے دل کو تسکیں ہو، کیا حرج ہے گر اِک پل کے لئے
ہم جوشِ بہاراں یاد کریں، تم عالمِ وحشت یاد کرو

نغمۂ محفل

سید امین اشرف

امتحانِ غمِ ایام جو مشکل ہے تو کیا
زندگی جبرِ مسلسل کے مقابل ہے تو کیا

دلِ ویراں ہی نہیں اپنا جو گلشن بن جائے
خندۂ گل ہے تو کیا، شورِ عنادل ہے تو کیا

وہ تب و تابِ تمنا نہ وہ سرمستیٔ شوق
سازِ لرزاں ہے تو کیا نغمۂ محفل ہے تو کیا

آخر اِک لو بھی جو ہو چہرہ کشائے منزل
ورنہ ہونے کو چراغِ رہِ منزل ہے تو کیا

جو غبارِ رہِ منزل ہی کو منزل سمجھے
کارواں ایسا بھی آسودۂ منزل ہے تو کیا

نازک اندا موں سے کہہ دو نہ کریں ترکِ جفا
شہرِ خوباں کی بلا سے کوئی بسمل ہے تو کیا

حرف آئے نہ کہیں دیدۂ پُرفن پہ امین
عشق میں خوگرِ آزار مرا دل ہے تو کیا

بچوں کو ہر روز گندگی کے
جراثیم سے بیماری کا خطرہ
رہتا ہے۔
لائف بُوائے سے ان جراثیم کو
ان کے جسم سے دھو کر ہر روز
ان کی حفاظت کیجیے۔
لائف بُوائے کا "محافظ
جھاگ" انکی تندرستی کی
حفاظت کرتا ہے۔
لائف بُوائے
صابن
ہر روز کی گندگی کے جراثیم سے
آپ کی حفاظت کرتا ہے
LIFEBUOY SOAP
LIFEBUOY SOAP
ہندوستان میں بنا ہوا
L. 252-X52 UD

بزم شمع

یوسف دہلوی

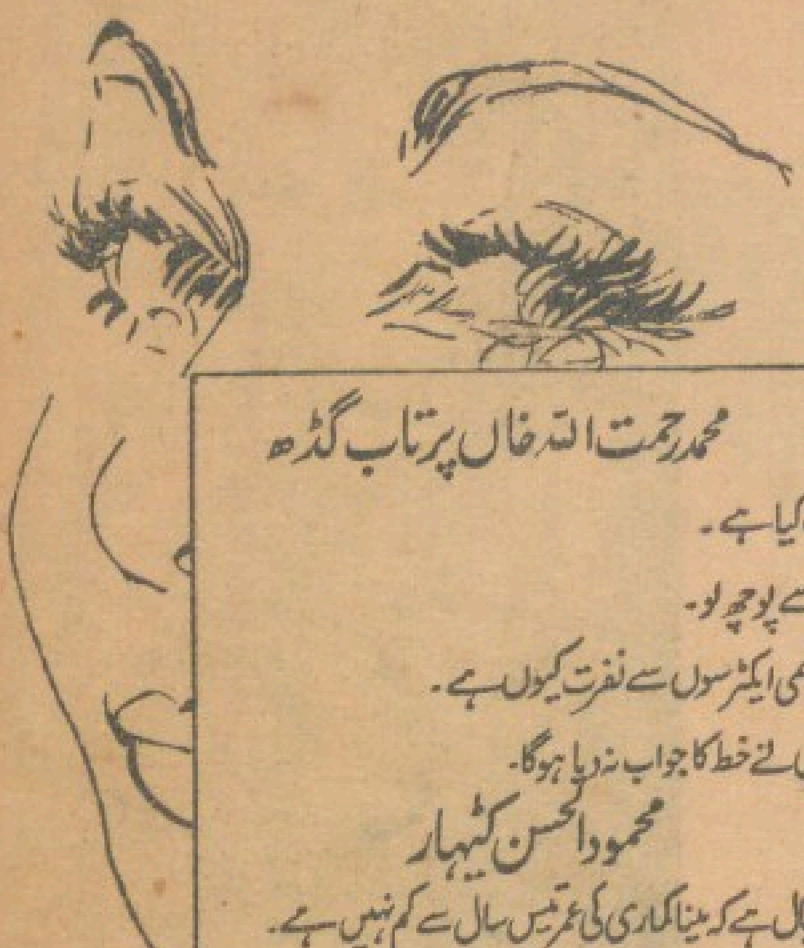

بشمبر دیال دیگھوٹ

س ۱۔ سب سے زیادہ فلمیں بنانے میں دنیا کے کون سے ملک کو پہلا نمبر حاصل ہے۔

ج ۱۔ پہلا نمبر امریکہ کا ہے۔ دوسرا ہندوستان کا۔

س ۲۔ فلم میں داخل ہونے کے بعد لوگ اپنے اصلی نام کو کیوں بدل دیتے ہیں۔

ج ۲۔ تاکہ ماں باپ کے رکھے ہوئے پیارے نام پر کلنگ کا ٹیکہ نہ لگے

رمیش چند گپتا۔ سہارنپور

س ۱۔ پہلے عورت پیدا ہوئی تھی یا مرد

ج ۱۔ معلوم ہوتا ہے آپ کے ہاں پہلے لڑکی پیدا ہو گئی۔

س ۲۔ ایکٹر بننے کی کوئی آسان ترکیب ؟

ج ۲۔ حسین سہارا پیدا کیجئے ایکٹر بننے میں دیر نہیں لگے گی۔

عبدالوحید۔ سلطانپور

س ۱۔ نرگس راج کی شادی کب ہوگی تحریر کریں۔

ج ۱۔ ہوگی نہیں ہو گئی! شمع میں آپ نے پڑھا نہیں؟

ایس ایس شاد بھگواڑہ

س ۱۔ نلنی جیونت کا اصلی نام عمر اور جائے پیدائش ؟

ج ۱۔ بمبئی میں پیدا ہوئی تھی ۱۹۲۶ میں اصل نام نلینی پرشوتم جیونت ہے۔

محمد رحمت اللہ خاں پرتاب گڈھ

س ۱۔ محبت کیا ہے۔

ج ۱۔ دل سے پوچھ لو۔

س ۲۔ مجھے فلمی ایکٹرسوں سے نفرت کیوں ہے۔

ج ۲۔ انہوں نے خط کا جواب نہ دیا ہوگا۔

محمود الحسن کٹیہار

س ۱۔ میرا خیال ہے کہ مینا کماری کی عمر تیس سال سے کم نہیں ہے۔ لیکن میرے بھانجے کا کہنا ہے کہ مشکل سے بیس سال ہوگی۔ آپ ہی بتایئے کہ کس کا کہنا صحیح ہے ؟

ج ۱۔ ٹھیک ہے آپ نے اپنے لئے حساب لگایا ہوگا بھانجے نے لپنے لئے یکم اگست ۱۹۳۲ کو وہ پیدا ہوئی تھی صحیح حساب منگانا چاہیں تو اس سے منگا لیجئے۔

س ۲۔ نمی، کی صحیح عمر بتایئے ؟

ج ۲۔ ۱۹۲۹ میں پیدا ہوئی تھی۔

مقبول پروین ملتان شہر

س ۱۔ نسیم اب کون کون سی فلم میں آرہی ہیں۔

ج ۱۔ نسیم کا فلمی زمانہ تو ختم ہو گیا اب تو بچوں کی دیکھ بھال کا زمانہ ہے۔

س ۲۔ سنا ہے خورشید نماز کی بڑی پابند تھی کیا اب بھی ہے ؟

سوالات بھیجنے سے پہلے ضرور مطالعہ کریں بزم شمع میں ہر مہینے ہزاروں سوالوں میں سے منتخب سوالات کے جواب دئے جاتے ہیں ہر شخص خواہ وہ شمع کا خریدار ہو یا نہ ہو تین سوال بھیج سکتا ہے تین سے زیادہ سوالوں کے جواب نہیں دئے جائیں گے سوالات تہذیب سے گرے ہوئے نہ ہوں۔ اور ہر ماہ کی ۲۵ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئیں یہ سلسلہ محض ناظرین کی دلچسپی کے لئے شروع کیا گیا ہے اس سے کسی کی تعریف یا تضحیک منظور نہیں ہے سوالات نہایت مختصر ہونے چاہئیں ہر سوال کے نیچے کارڈ یا کاغذ پر کچھ جگہ جواب کے لئے ضرور چھوڑنی چاہئے پھر دوسرا سوال لکھا جائے ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔

ایڈیٹر

آشا ماتھر: دو پھلجھڑیاں

ج ۲۔ عرصہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لالہ یعقوب کا ساتھ چھوڑ دیا ہے ممکن ہے نماز بھی چھوڑ دی ہو۔

ایس اے شیکھر جے پوری

س ۱۔ یوسف بھیا آپ کے پاس اتنا روپیہ کہاں سے آگیا جو ہر ماہ پروانوں کو تقسیم کرتے ہو؟

ج ۱۔ آئے گا کہاں سے! پروانے ہی جمع کرتے ہیں۔

گڑبڑ۔ کراچوی

س ۱۔ دنیا میں مرد نہ ہوتے تو عورتوں کا انجام بتائیں

ج ۱۔ جو انجام عورت کے نہ ہونے سے مرد کا ہوتا۔

احمد منصوری لال منیر ہاٹ

س ۱۔ یعقوب نے فلمی دنیا کو خیرباد کہہ دیا؟ اگر نہیں تو کس فلم میں آرہا ہے۔

ج ۱۔ یعقوب نے تو خیرباد نہیں کیا البتہ فلمی دنیا نے اسے بھلا دیا ہے

س ۲۔ "ویکلی آئینہ" کی سالانہ خریداری کے لئے بنک ڈرافٹ بھیجنا پڑے گا یا کہ آپ نے پاکستان میں کوئی ایجنٹ مقرر کیا ہوا ہے۔ جواب دیں

ج ۲۔ پاکستان میں سالانہ قیمت وصول کرنے کے لئے ہمارا کوئی ایجنٹ نہیں ہے۔ بنک کے ذریعہ آپ بھیج سکتے ہیں بنک ڈرافٹ بھیجنے میں دقت کم ہے فائدہ زیادہ۔

پیر محمد جونپوری۔ بمبئی

س ۱۔ شمع معمہ جس طرح ترقی کر رہا ہے دوسرے معمے کیوں نہیں کرتے کیا وجہ ہے۔

ج ۱۔ فضل ربی ہے شمع معمے کے انعام ایمانداری سے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ دوسروں میں یہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ نقال معمے کی نقل تو کرتے ہیں ایمانداری کی نہیں کرتے۔

کنور ایچ کے۔ سرحدی انبالہ

س ۱۔ "آئینہ" کہاں سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک دیکھنے میں نہیں آیا۔

ج ۱۔ مقامی بک سٹال پر نہ ملے تو ریلوے اسٹیشن پر گلاب سنگھ اینڈ سنز کے اسٹال پر ضرور مل جائے گا

س ۲ کیا ماہنامہ "کھلونا" اور ہفت روزہ "آئینہ" کے کارکن بھی شمع معموں میں شمولیت نہیں کر سکتے؟

ج ۲۔ جی ہاں! وہ بھی شامل نہیں ہو سکتے۔

منے میاں دہلی

س ۱۔ آزاد فلم میں دلیپ کمار کی ایکٹنگ کیسی رہی

ج ۱۔ دلیپ کی اداکاری اچھی ہے بری نہیں۔

س ۲۔ محبوب صاحب کا پتہ بھیجئے گا۔ مہربانی ہوگی

ج ۲۔ معرفت شمع نئی دہلی لکھ دینا کافی ہے۔

س ۳۔ میرا دوست چھ ماہ سے غائب ہے اس کا مضمون اور رنگین فوٹو رسالہ میں شائع کرواؤں تو کیا خرچ ہوگا۔

ج ۳۔ یہ منیجر صیغہ اشتہارات شمع نئی دہلی کو خط لکھ کر معلوم کیجئے۔

نزہت میدک

س ۱۔ چلو ہو تم بھی بڑے وہ ہو؟

ج ۱۔ معاف کیجئے گا ہم اس مذاق کے نہیں ہیں۔

ایم اے خاں ناندیر

س ۱۔ گانے میں نمبر دیجئے

شمشاد بیگم۔ گیتا رائے۔ تا منگیشکر۔

ج ۱۔ تا شمشاد۔ گیتا رائے بالترتیب

قمر الحسن۔ ہردوئی

س ۱۔ ثریا۔ ناصر خاں کی بیوی ہے اگر یہ صحیح ہے تو آپ نے اب تک کیوں نہیں بتایا۔

ج ۱۔ وہ ثریا اور ہے آپ والی نہیں ہے۔ اطمینان رکھئے۔

اچھے میاں۔ لکھنؤ

س ۱۔ فلم آن اچھا تھا یا آزاد۔

ج ۱۔ نہ وہ اچھا تھا نہ یہ اچھا ہے۔

س ۲۔ شمع ہر ماہ کی ۱۸ تاریخ کو مل جاتا تھا لیکن اس ماہ ۲۲ تاریخ کو ملا کیا بات ہے۔

ج ۲۔ ڈاک خانہ سے معلوم کیجئے یہاں سے تو صحیح تاریخ کو پوسٹ ہوا ہے۔

محمد الطاف جھنگوڑیا کولیری

س ۱۔ شیاما اور شکیلا دونوں میں کس کی اداکاری بڑھی ہوئی ہے۔

ج ۱۔ شیاما کی

پتن میاں کنداکواں

س ۱۔ شمع معموں کی شرائط ۸ کے مطابق ماہنامہ شمع یا اس سے متعلقہ مطبوعات کا کوئی کارکن

- آپ نے کبھی کسی مجبور جوانی کی دبی دبی سسکیاں سُنی ہیں ؟
- کبھی اُن آہوں کو محسوس کیا ہے جو ٹھکرائے ہوئے دل سے نکلتی ہیں ؟
- کبھی آپ نے شدّت سے عورت کے جسم کی خواہش کی ہے ؟
- کبھی آپ نے کسی دوشیزہ کے دل کی اچھوتی دھڑکنوں کا احساس کیا ہے ؟

یہ ایک ایسے ہی مرد کی داستان ہے جسے محبّت کے جرم کے عوض میں جلنے کا عذاب ملا ؟

فوٹو آفسیٹ پریس پر چھاپی گئی ہے۔

خریدتے وقت تین نام یاد رکھئے

• ناول : جلن • مصنّف : کرشن گوپال عابد • ناشر : شمع بک ڈپو۔ دہلی

اس نام کی دوسری کتاب خرید کر دھوکہ نہ اٹھائیں

یہ دونوں ناول ساتھ منگانے پر محصول ڈاک میں کافی رعایت ہو جاتی ہے۔

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خان دہلی ۶

اُس مرد سے نفرت کیجئے

- اس نے ایک الھڑ لڑکی کو سونے کی زنجیروں میں قید کیا۔
- اس نے اُسے اپنی ہم عمر لڑکی کی ماں بنا دیا
- اس نے اُسے اندھیرے میں چھوڑ کر خود چین کی بنسری بجائی

اختر عادل روپ کا عظیم ناول

ڈالڈا میرے لئے اچھا ہے
سب کیلئے اچھا ہے کیونکہ یہ خالص ہے
ڈالڈا کو بناتے ہوئے ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا۔ اور اسے ہوا روک مہر بند ڈبوں میں بھرا جاتا ہے تاکہ یہ خالص اور تازہ رہے۔
سب کیلئے اچھا ہے کیونکہ یہ مقوی ہے
ڈالڈا بنانے کیلئے صرف بہترین وناسپتی تیل استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس میں صحت بخش وٹامن 'اے' اور 'ڈی' بھی شامل ہیں۔
سمجھدار مائیں ہر جگہ پکانے میں ڈالڈا وناسپتی استعمال کرتی ہیں کیونکہ یہ اپنے بچوں کیلئے تازہ صحت مند چکنائیاں مہیا کرتا ہے جو ان کی نشوونما اور قوت کیلئے لازمی ہیں۔ کھانا پکانے کے ہر مسئلہ پر مفت صلاح کیلئے اس پتہ پر لکھئے:۔
دی ڈالڈا ایڈوائزری سروس
انڈیا ہاؤز (جی۔ پی۔ او کے سامنے) بمبئی ۱
½ پونڈ، ۱ پونڈ، ۲ پونڈ، ۵ پونڈ اور ۱۰ پونڈ کے ڈبوں میں ہندوستان میں ہر جگہ ملتا ہے
ڈالڈا وناسپتی
پکانے میں بہتر—
کم خرچ
DALDA
डालडा
CONTAINS VITAMINS
EVM. 224-X52 UD

شمع معمے میں حصہ نہیں لے سکتا۔ ایسا کیوں! جب کے ایڈیٹر معمہ کے علاوہ کسی کو صحیح حل کا علم نہیں۔

ج ۱۔ ہرج تو کچھ نہیں ہے انتظام کے تحت بد دیانتی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن عوام میں غلط فہمی پھیلنے کا تو امکان ہے۔

شرما۔ پٹیالوی

س ۱۔ اگر ہم آپ کی معرفت کسی فلم سٹار کو خط لکھیں تو وہ خط اس کو مل جائے گا۔

ج ۱۔ خط تو اس کو مل جائے گا آپ کو بھی جواب ملے گا یا نہیں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے

سری رامچند فرید آباد

س ۱۔ بھگوان فلم ایکٹر کا پتہ۔

ج ۱۔ بھگوان ہی کی معرفت انہیں خط جا سکتا ہے

عبدالواحد۔ چکدینوی

س ۱۔ یہ تو بتایئے کہ شمع معمہ کے انعامات کی رقم کس بنک میں محفوظ رہتی ہے۔

ج ۱۔ ایک میں نہیں کئی بنکوں میں محفوظ ہے۔

س ۲۔ آپ کا ہفتہ وار "آئینہ" مجھے بیحد پسند آیا۔ کہئے آپ کو کیا انعام دیا جائے۔

ج ۲۔ آپ کی پسندیدگی ہی ہمارا انعام ہے۔

محمود علی۔ دہلی

س ۱۔ سنا ہے احسان دانش کا انتقال ہو گیا کیا یہ سچ ہے۔

ج ۱۔ گویا احسان کی عمر میں اضافہ ہو گیا۔ منٹو کے متعلق سنا ہو گا!

عبدالمجید خاں جے پور

س ۱۔ شمع معمہ نمبر ۹۴ میں کنیز فاطمہ نامی بچی کو صرف ایک صحیح حل نکلنے پر پہلا انعام بڑی بھاری تقریب کے ساتھ دیا گیا جب کہ جناب اے۔ کے۔ زئی صاحب کو اس تقریب سے محروم رکھا گیا وجہ بتائیں۔ اور شاید جناب محمد قاسم صاحب کو بھی ...

ج ۱۔ قاسم صاحب کو بھی شاندار اجتماع میں دیا جا رہا ہے زئی صاحب پاکستانی ہیں انہیں جاوید انجینیئر نے دیا تھا یہ ان کا کام تھا کہ شاندار طریقہ سے دیتے ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔

س ۲۔ بیگم پارہ کی جائے پیدائش عمر تحریر کریں۔

ج ۲۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۷ کو جالندھر میں پیدا ہوئی تھی۔

اے۔ آر۔ کاردار۔ بنارس

س ۱۔ پاکستانی ہیروئن "صبیحہ" صاحبہ کو ایک بنارسی ساڑھی پیش کرنا چاہتا ہوں اگر آپ سمجھا بجھا کر ان تک پہنچا دیں بندہ آپ کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔

ج ۱۔ ہندوستان سے پاکستان ساڑھی کا پارسل سے پہونچنا تو ممکن ہے نہیں آپ باندھ کر تشریف لے جائیں تو پہونچ سکتی ہے۔

سلیمان خاں بہرائچی

س ۱۔ محبوب کے بنائے ہوئے کھیلوں پر نمبر دیجئے آن۔ انداز

ج ۱۔ آن سے انداز بہتر ہے۔

محمد محبوب۔ ہلدوانی

س ۱۔ کیا پوسٹل آرڈر میں ہم اپنا نام لکھ سکتے ہیں

ج ۱۔ آپ نے اپنا نام لکھ دیا تو پھر آپ ہی روپیہ وصول کر سکتے ہیں ہمیں تو ملیں گے نہیں بغیر فیس کے حل کیسے شامل مقابلہ ہوں گے

ایس۔ کے۔ شاد۔ بارہ بنکی

س ۱۔ شکیلہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر میں شمع معمہ میں پہلا انعام جیت لوں تو وہ مجھ سے شادی کرے گی۔ ساری بات آپ پر ہے

سمرتی بسواس: کبھی بجھے کبھی جلے

ج ۱۔ کوشش کیجئے ممکن ہے کامیابی ہو جائے

س ۲۔ اس بے کاری نے مجھے مار ڈالا۔ دفتر شمع میں نوکری دلا دو حضور والا۔

ج ۲۔ اچھا تو مفلسی میں شکیلہ کے خواب دیکھے جا رہے ہیں۔

اقبال سنگھ۔ دہلی

س ۱۔ مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی آپ بھی سردار لوگوں سے بڑا پیار رکھتے ہیں۔

ج ۱۔ انسانیت کا فرض یہی ہے بھائی سے محبت کرے۔ ہم اگر کرتے ہیں تو کسی فرقہ پر احسان نہیں کرتے

س ۲۔ رفیع احمد صاحب قدوائی نے مسلمانوں کے لئے کیا کیا کام کئے؟

ج ۲۔ مسلمانوں کے لئے نہیں ملک کے لئے پوچھئے! جس پر جان جیسی عزیز چیز اس نے قربان کردی۔

محمد امین جسے نگر

س ۱۔ شمع معمہ کا حل ایک نام سے دو لوگن پر روانہ کروں۔ اور دونوں لوگن کے انعام کا مستحق ہو جاؤں تو کیا انعام دو لوگن کا ملے گا یا ایک کا

ج ۱۔ اس کے لئے تو شرائط شمع معمے کا مطالعہ کافی ہے۔

محمد لطیف احمد ہنمکنڈہ

س ۱۔ میں فلم ایکٹر بننا چاہتا ہوں میٹرک پاس ہوں مجھے فلم کمپنی میں جگہ مل سکتی ہے؟ فیس کٹ بھی میرا اچھا ہے۔

ج ۱۔ فلم کمپنی میں میٹرک کے سارٹیفکٹ کی ضرورت نہیں ہوتی بے حیائی کا سارٹیفکٹ دسین لگی ساتھ ہو تو کام جلدی بن جائے گا۔

درشن کمار۔ مرشد آباد

س ۱۔ بھارت بھوشن کا اصل نام اور جگہ جنم پیدائش بتلا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

ج ۱۔ اصل نام یہی ہے ۱۹۲۰ میں پیدا ہوا تھا میرٹھ میں۔

بشیر محمد۔ مندسور

س ۱۔ ذرا سچ سچ بتانا دو لاکھ روپے کا انعام کب تقسیم کریں گے۔

ج ۱۔ ہم تو کچھ کہہ نہیں سکتے رب العزت کے ہاتھ میں ہے۔

بیگم یاد شمس حیدر ڈھاکہ

س ۱۔ میں چند کتابیں شمع بک ڈپو سے منگوانا چاہتی ہوں لہذا ہندوستان سے کتابیں کس طریقے پر منگواؤں مہربانی فرما کر مطلع فرمائیں۔

ج ۱۔ بنک سے ڈرافٹ لے کر بھیج دیجئے پاک قانون کے مطابق ہر ایک پاکستانی سال میں پچاس روپیہ کی کتابیں اور رسالے منگا سکتا ہے

کیلاش کمار دہلی

س ۱۔ کملا سرکس اس وقت کہاں پر ہے۔

ج ۱۔ دہلی میں نہیں ہے اس کے علاوہ ہمیں اور کچھ خبر نہیں۔

س ۲۔ اگر میں شمع معمہ کا اوّل انعام پینسٹھ ہزار حاصل کروں تو کیا میں سرکس کھول سکتا ہوں۔

ج ۲۔ سرکس کے متعلق ہمیں کچھ معلومات نہیں ہے پہلے تو انعام حاصل کیجئے ملنے پر کسی تجربہ کار سے مشورہ کر لینا۔ سرکس نہ سہی پینسٹھ ہزار سے تو اور بہت سے کاروبار چل سکتے ہیں۔

سردار کلبیر سنگھ بھاٹیہ سیندھوا

س ۱۔ گیتا بالی کے شجرہ نسب سے واقفیت پہنچائیں

ج ۱۔ وہ خود ہی بیچ گر گئی ورنہ حسب نسب تو اس کا بہت اچھا ہے۔ پنڈتوں کے خاندان سے ہے

گوپال دت شرما۔ انبالہ

س ۱۔ آغا کا اصل نام اور پہلی فلم تحریر فرمائیں۔

ج ۱۔ پورا نام آغا جان ہے پہلی مرتبہ کنول موڑوں کی فلم میں معمولی کام کیا تھا۔ مقبولیت سرکس کوئن سے حاصل ہوئی ہے۔

بشیر احمد وینگلوری

س ۱۔ بھیا معلوم کیجئے کیا مسلمان ایکٹریس نماز پڑھتی ہیں؟

ج ۱۔ خود ہی معلوم کر لیجئے تو اچھا ہے۔ بھیک کی بھیک مائیوں کے درشن۔ دونوں سعادتیں نصیب ہو جائیں گی۔

س ۲۔ دی شانتارام کی جائے پیدائش عمر اور تعلیم اور اصل نام سے آگاہ کیجئے۔

ج ۲۔ مہاراشٹر کی پیدائش ہے تعلیم بھی کچھ زیادہ نہیں ہے عمر ساٹھ کے لگ بھگ پہونچ چکی ہے۔

یونس خاں ہزاری باغ

س ۱۔ میرا دوست کہتا ہے کہ فلم آزاد تھرڈ کلاس فلم ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ فلم آزاد بہت اچھی فلم ہے۔ فیصلہ آپ پر چھوڑتا؟

ج ۱۔ نہ بہت اچھی ہے نہ تھرڈ کلاس درمیانہ درجہ کی ہے۔

دلشاد علی خاں علیگڈھ

س ۱۔ ان ایکٹر اور ایکٹریس کے نام اور پتہ روانہ کیجئے جو کہ قلمی دوستی کرتے ہوں۔

ج ۱۔ ایکٹر ایکٹریسیں مفت تو کچھ نہیں کرتے البتہ معقول معاوضہ پر قلمی دوستی بھی خریدی جا سکتی ہے اور قلمی دوستی بھی۔

احسان غنی۔ اچھیانی

س ۱۔ ایکٹریسوں کو خوف خدا کیوں نہیں جب کہ ہر روح کو ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے

ج ۱۔ ایکٹریسوں کو تو چھوڑئے پہلے اپنی کہئے آپ کو خوف خدا کیوں نہیں ہے کیا آپ نے نہیں مرنا؟۔ اعتراض کرنے سے پہلے اپنے گریباں میں مونہہ ڈالنا چاہئے۔

س ۲۔ بے بی ناز کی جائے پیدائش سے آگاہ فرمایئے اور پہلی مرتبہ کونسی فلم میں کام کیا۔

ج ۲۔ بے بی ناز کی بجائے نماز کی ترتیب کسی مولوی سے پوچھئے۔

س ۳۔ ہندوستان کی پہلی فلم کونسی ہے اور کس نے ایجاد کی۔

ج ۳۔ آپ نہیں مانتے! بہت اچھا صاحب!! سنئے۔ ہندوستان میں پہلی مرتبہ خاموش فلم دادا پھالکے نے ہریشچندر بنائی تھی ٹاکیز میں پہلی فلم "عالم آرا" بنائی تھی امپیریل فلم کمپنی نے

عبدالغفار نگینہ

س ۱۔ میں ایک لڑکی سے محبت کرتا ہوں وہ بھی مجھ سے لیکن قوم میں فرق ہے۔

ج ۱۔ سچی محبت میں تو مذہب کو نہیں دیکھا جاتا آپ قوم کو لئے بیٹھے ہیں۔

س ۲۔ ثریا کے لمبے لمبے دانت مجھے بہت برے لگتے ہیں کیا وہ ٹھیک نہیں ہو سکتے۔

ج ۲۔ ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مشہور ڈنٹسٹ سرجن ڈاکٹر رام ناتھ کناٹ سرکس نئی دہلی سے رجوع کرے۔ ایک عورت کے بدنما لمبے لمبے دانت جو باہر نکلے ہوئے تھے ڈاکٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کر دئے، قدرتی دانتوں کو ٹھیک کرنے کا یہ حیرت انگیز کرشمہ ہم نے خود دیکھا ہے۔

نئی اداکارہ چترا

تیرے وعدوں نے بدیں صورتیں بے اختیاری کی

طالب ادیپوری

س ۱۔ راجکپور کی کامیاب فلم کونسی ہے۔ اور اس کی پہلی فلم اور آخری فلم کونسی ہے جواب دیں

ج ۱۔ راجکپور کی کامیاب فلم آوارہ تھی پہلی مرتبہ "زلزلے کے بعد" میں کام کیا تھا آخری فلم کونسی ہو گی ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

عزیز احمد حیدرآباد دکن

س ۱۔ شمشاد بیگم اور گیتا رائے میں کون اچھا گاتی ہے

ج ۱۔ گیتا رائے سے شمشاد اچھا گاتی ہے۔

محمد عیوض سہارنپور

س ۱۔ اداکار ڈیوڈ کا نام میں نے دہلی کے ایک اخبار میں محمد ابراہیم پڑھا ہے کیا یہ نام صحیح ہے یا غلط اگر غلط ہے تو اس کا اصل نام تحریر کریں

اور کہاں کا رہنے والا ہے اور کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟

ج ۱۔ اس کا نام محمد ابراہیم نہیں "ابراہام" ہے آتش پرستوں میں ایسے نام رکھے جاتے ہیں بمبئی میں پیدا ہوا تھا۔

س ۲۔ یوسف بھیا۔ اگر ہم شمع کی سالانہ فیس یہاں سے یعنی ہندوستان ہی سے بھیج دیں اور رسالہ ہم اپنے کسی دوست کے نام پاکستان جاری کرائیں تو آپ اس کے نام وہاں پر رسالہ شمع بھیج سکتے ہیں۔

ج ۲۔ جی ہاں بھیجا جا سکتا ہے۔

فتح چند گلاٹی مدھیہ بھارت

س ۱۔ شمع میں ہمت کہاں جو ایک پروانے میں ہے

ج ۱۔ ٹھیک ہے پروانوں ہی کی ہمت سے شمع روشن ہے۔

س ۲۔ شمع معمہ نمبر ۵۰ میں غلطی کا جو انعام اکبر علی مندسور والے نے لیا ہے۔ اس کا پورا پتہ کیا ہے۔

ج ۲۔ مینجر شمع معمے کو جوابی خط لکھ کر معلوم کر لیجئے وہ بتلا دیں گے۔

محمد بشیر۔ اکال گڑھ

س ۱۔ میرے ایک دوست سے شرط لگی ہے کہ رفیع اچھا گاتا ہے اور میں کہتا ہوں طلعت اچھا گاتا ہے فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں۔

ج ۱۔ اپنی اپنی جگہ دونوں ہی اچھا گاتے ہیں۔

س ۲۔ شمع کی ترقی پر ہم سب کی طرف سے مبارک پیش کی جاتی ہے۔

ج ۲۔ شکریہ۔ اب فضل ربی ہے

کشور کمار چنڈی گڑھ

س ۱۔ مینا کماری کی عمر کیا ہے۔ کیا شادی شدہ ہے؟

ج ۱۔ شادی شدہ بھی ہے طلاق شدہ بھی یکم اگست ۱۹۳۳ کو پیدا ہوئی تھی۔

کیلاش جسپوری

س ۱۔ شمع کئی ماہ سے بہت لیٹ مل رہا ہے اس کے لئے جرمانہ آپ پر کروں یا ایجنٹ پر؟

ج ۱۔ دہلی سے تو وقت پر شائع ہو رہا ہے قصور ایجنٹ کا ہی معلوم ہوتا ہے۔

س ۲۔ آپ تو شمع کو دن بروز ترقی دیے جائیے گا۔ چاہے حاسد بیچارے ماتم ہی کرتے رہیں۔

ج ۲۔ حاسد جتنا رو دیں گے خدا کے فضل سے شمع کو اتنی ہی ترقی ہوگی۔ اس لئے انہیں چیخنے دیجئے۔

شیخ محمد صغیر دہلی

س ۱۔ ایم، یوسف کا گماشتہ کب چلے گا۔

ج ۱۔ چلے ہوئے زمانہ ہو گیا

دستکاری، ڈاکٹری، طبی، زمینداری و مستری مکینکوں سے تعلق رکھنے والی مشہور کتابیں

مکمل صابن سازی ہر قسم کے دیسی و انگریزی
صابن بنانے کے عملی طریقے ۳/۸
سلائی مشین مرمت ۴/۸
فن کشتی مکمل بہ پہلوانی ۲/۸
ہر قسم کے بوٹ پالش بنانا ۳/۴
بیٹری و گیان یعنی بیٹریاں بنانا ۲/۸
فوٹوگرافی کلاس ۴/-
کرسل ہیڈ و سیٹ بنانا ۲/-
بنائی شکشا یعنی کشیدہ کاری ۴/-
ریڈیو گائیڈ ۱۹۴۸ فرنیچر گائیڈ ۶/-
گھڑی سازی شکشا ۳/۸
الیکٹرک گائیڈ بجلی کا مکمل کورس ۶/-

الیکٹرک وائرنگ ۴/۸
معمار سازی یعنی عمارت سازی ۱۰/-
فن کاشتکاری و باغبانی ۵/-
فصلوں کی کاشت ۵/-
طبلہ ستار بانسری گائیڈ ۳/-
گراموفون مرمت گائیڈ ۴/۸
مستری میکنگ گائیڈ ۴/۸
ہمزاد کے درشن ۵/-
لغات فیروزی ۸/- لغات جدید ۶/-
کھلونے بنانے کا ہنر ۳/۴
سٹیم و ائیر انجن ۱۰/-
پانچ صد قسم کے کھانے بنانا ۵/-

اپٹوڈیٹ فیشن بک متعلقہ درزیان ۲/۸
ٹیلر ماسٹر یعنی جدید ترین فیشنوں کے
کپڑے کاٹنے و سلائی کے طریقے ۳/۸
فلم ایکٹنگ گائیڈ ۲/۱۲ قصہ طوطا مینا ۲/۸
قصہ حاتم طائی ۲/۸ قصہ گل بکاؤلی ۱/۱۲
فن جادو و مسمریزم ۳/۸
فلمی ایکٹریس کا خوبصورت البم ۲/۱۰
اندرجال عرف علم تعویذات ۳/-
اگھور منتر عرف گنجینۂ طلسمات ۴/-
پامسٹری عرف خط التقدیر ۲/۱۰
چین بنگال کا سچا جادو ۳/-
اسلامی فال نامہ عرف علم غیب ۲/۸

سینما مشین آپریٹر گائیڈ ۵/-
ہارمونیم مرمت گائیڈ ۴/۸
نئی نئی فلموں کے گانے ۲/۱۲
میڈیکل گائیڈ ۶/-
ایلوپیتھک انجکشن بک ۵/-
ایلوپیتھک میٹریا میڈیکا ۵/-
ایلوپیتھک پریکٹس آف میڈیسن ۶/-
رہنمائے [illegible] مکمل تین حصے ۷/۸
جڑی بوٹیوں کی پہچان ۵/-
موٹر میکنگ گائیڈ ہر قسم کی موٹروں کی
مرمت کرنا اور ڈرائیوری سیکھنا ۶/-
ورکشاپ گائیڈ فرنیچر میکنگ ۳/-

خراد مشین فٹرز گائیڈ ۳/-
آئیل انجن گائیڈ ۶/-
کروڈ آئیل انجن گائیڈ ۶/-
مکمل صنعت و حرفت تقریباً اڑھائی
صد گھریلو دستکاریاں ۴/-
بیکری یعنی بسکٹ فیکٹری ۳/۴/-
خوشبودار تیل و عطر بنانا ۱۲/۴/-
مخزن حکمت ۵/- فن صورسازی ۲/۸
خوشبودار تمباکو بنانا ۳/۴
رنگ برنگی آتشبازیاں بنانا ۳/۴
دھلائی معہ ڈرائی کلیننگ ۴/-
منہ دیکھنے کے شیشے بنانا ۳/۴

سائیکل مرمت گائیڈ ۲/۸
فلمی ہارمونیم گائیڈ ۳/-
ہر قسم کی سیاہیاں بنانا ۳/۴
آسان اردو انگلش ٹیچر ۲/۸
آسان اردو ہندی ٹیچر ۲/۸
الیکٹرک و گیس ویلڈنگ ۴/۸
تاش کے جادو اور کھیل ۲/۸
مرغی خانہ مکمل تین حصے ۹/-
موم بتی بنانے کا ہنر ۳/۴
اچار چٹنی مربے بنانا ۳/۴
(ہر ایک کتاب کا محصول ڈاک الگ لگایا جائے گا)

کتابیں بذریعہ وی۔پی منگانے کا پتہ } کاٹیج انڈسٹری (S-32) پوسٹ بکس نمبر 1262 نیو مارکیٹ انگوری باغ نزد بڑا ڈاک خانہ وجمنا دہلی ۶

س ۲۔ آپ نے "مرزا غالب" پر تنقید نہیں دی جب کہ اُردو کی بہت بڑی خدمت شمع سے کر رہے ہیں

ج ۲۔ مرزا غالب پر تنقید شمع میں شائع ہو چکی ہے

اے جبار۔ سیالکوٹ

س ۱۔ اگر میں نرگس سے شادی کروں تو ۔۔۔۔؟

ج ۱۔ نرگس نہ پاکستانی بن سکتی ہے۔ نہ آپ ہندستانی ہو سکتے ہیں اس لئے کچھ دن گنڈ بندر کی سیر کیجئے تاکہ یہ خیال دل سے نکل جائے۔

س ۲۔ یہاں ایک صاحب اپنے آپ کو نمی کے حقیقی والد تسلیم کر رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

ج ۲۔ ہو سکتا ہے فقیر کی جھولی جو ٹھہری۔

س ۳۔ میں اپنی نرگس کو لڈو کھلاؤں گا لڈو۔ اور وہ بھی موتی چور کے۔

ج ۳۔ جنہیں آپ کے دشمن ہمیں تو آپ پر ترس آرہا ہے۔

آنسہ رفعت جہاں مرشد آباد

س ۱۔ شیلا رامانی کیا مسلمان ہے۔

ج ۱۔ مذہب نام سے ظاہر ہے۔

س ۲۔ سنتی ہوں وجینتی مالا بہت جلد شادی کرنے والی ہے اگر ایسا ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے آپ ذرا ٹھیک سے بتلائیں یہ سچ ہے یا جھوٹ۔

ج ۲۔ پہلے تو یہ بتلائیں وجینتی مالا کی شادی سے آپ کو کیا دلچسپی ہے

س ۳۔ یہ کیا بات ہے کہ شمع میں تو ایکٹریس کی آپ بیتی کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ہے اور جب میں نے منگایا تو پورے دو روپیہ قیمت اور ڈاک خرچ الگ دینے پڑے آپ لکھیں کہ کیا بات ہے۔

ج ۳۔ ایسا ہو نہیں سکتا اس کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک ہے اگر محصول ڈاک کے علاوہ دو روپیہ وصول کئے ہیں تو آپ دی۔ پی نمبر اور تاریخ ہمیں بھیج دیں ہم پوری تحقیقات کا وعدہ کرتے ہیں۔

نانک چند۔ مکریاں

س ۱۔ اگر شمع معمہ میں میرا پہلا انعام نکل آیا تو میرے حریفوں پر کیسی گذرے گی۔

ج ۱۔ ہم بتلا کر کیا کریں گے پہلا انعام نکلنے دیجئے یہ تماشہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔

س ۲۔ مجھے سب لوگ شمع کا پروانہ کہتے ہیں کیا واقعی میں سچ مچ پروانہ ہوں۔

ج ۲۔ اپنے دل سے پوچھئے۔

ایس۔ ایم۔ یوسف گنج پیٹھ

س ۱۔ آپ کا خیال کہ معموں کے اشاروں کے ساتھ ممکن الفاظ دینا جوا ہے جب کہ دہلی کا ہی ایک رسالہ اپنے اشاروں کے ساتھ ممکن الفاظ بھی دیتا ہے۔ کیا اُن کے نزدیک ایسا کرنا جوا نہیں ہوا؟

ج ۱۔ ان کی باتیں ان ہی کے ساتھ ہیں دوسرے اور معمہ والے تو انعامات کی فہرست میں فرضی نام بھی لکھ دیتے ہیں کیا ہم بھی ایسا کریں؟ ہم اپنا کام ایمانداری سے کرنا چاہتے ہیں کسی کی تقلید نہیں کرتے۔

عبد البشیر مسرور رانی کھیتوی

س ۱۔ شمع معمے بھرنے والوں کو جنت ملے گی یا دوزخ۔

ج ۱۔ شمع معمہ صحیح نکلنے پر تو روپیہ ملتا ہے اس سے چاہے آپ جنت خرید لیں یا دوزخ آپ کو اختیار ہے۔

انور بھائی۔ چھندواڑہ

س ۱۔ سنا ہے آپ آئندہ اشاروں کے ساتھ ممکن الفاظ بھی دیں گے ایسا ہوا تو پہلے سے زیادہ لوگ معمہ حل کریں گے۔

ج ۱۔ آپ نے غلط سنا ہے۔ ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے جنہیں حل کم آتے ہیں وہ ایسی ترکیبیں کرتے ہیں۔ خدا کا فضل ہے شمع معمے کامیابی سے چل رہے ہیں۔

نلنی جیونت

شوٹنگ سے پہلے مکالمے یاد کر رہی ہے

رشید افسر۔ رنگ پور

س ۱۔ حل دیر سے پہنچنے کے باعث جو واپس آجاتے اور مقابلہ میں شریک نہیں کئے جاتے تو وہی منی آڈر رسید دوسرے نمبر کے معمے کے ساتھ بھیجی جا سکتی یا نہیں؟

ج ۱۔ جی ہاں دوسرے نمبر کے ساتھ بھیج سکتے ہیں۔

محمد رفیق خاں بھلوال

س ۱۔ شمع مئی نمبر ۵۵ء میں تین غلطیوں والا انعام نمبر ۲،۷۰ عبدالرشید سرگودھا نے لیا ہے کے مکمل پتہ سے مطلع فرما دیں؟

ج ۱۔ سب سے زائد حل بھیجنے والے کا نام اور مکمل پتہ ہمیشہ شمع میں شائع ہوتا ہے جہاں آپ نے نام پڑھا ہے وہیں مکمل پتہ بھی ملے گا۔

ایم۔ ہاشمی اوجین

س ۱۔ میں راج کپور سے کہیں زیادہ خوبصورت ہوں نوجوان ہوں ۱۹۴۳ء میں ایم اے بھی کر لیا ہے۔ کیا نرگس سے شادی ہو سکتی ہے؟ براہ کرم پاگل خانے بھیجے جانے بابت مشورہ نہ دیں۔

ج ۱۔ سب کچھ ہے مگر آپ نہ پرتھوی راج کے بیٹے ہیں نہ فلم پروڈیوسر ہیں نہ ڈائرکٹر ہی اور نہ ایکٹر

اللہ دتہ پردیسی جھنگ گھیانہ

س ۱۔ فلم "آن" اچھی ہے یا "جھانسی کی رانی"

ج ۱۔ نہ آن اچھی ہے نہ جھانسی کی رانی دونوں ہی فلمیں ناکارہ ہیں۔

س ۲۔ دلیپ کمار کے مذہب اور تعلیم سے آگاہ فرمادیں۔

ج ۲۔ اصل نام یوسف خاں ہے مذہب نام سے ظاہر ہے تعلیم بھی معمولی ہے۔

س ۳۔ دلیپ کمار کا پتہ تحریر کیجئے۔

ج ۳۔ معرفت شمع نئی دہلی لکھ دینا کافی ہے۔ خط اسے مل جائے گا۔

مشتاق لے خاں ہیمتی پور

س ۱۔ میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ یوسف صاحب پہلے دہلی میں تانگہ چلایا کرتے تھے۔ کیا یہ سچ ہے؟

ج ۱۔ اچھا کرایہ دینے کے ڈر سے جو تی ٹوپی چھوڑ کر جو صاحب بھاگ گئے تھے وہ آپ ہی کے دوست ہیں اُن سے کہئے بہت عرصہ ہو گیا اب تو قرضہ چکا دیں۔

س ۲۔ میں نے کل رات خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نمی سے شادی کر رہے ہیں۔

ج ۲۔ اپنی چھوڑ ہم تو بچوں کی بھی شادی کر چکے نمی آپ ہی کو مبارک رہے۔

سرکار حسین سرکار "کانپور"

س ۱۔ آج مارچ کا شمع ملا پہلے نظر "بزم" کی طرف گئی مگر ناکامی پر آپ کو بہت ہی کھٹ مٹھی باتیں سنا ڈالیں کہیئے بُرا تو نہ مانا؟

ج ۱۔ بھلا "سرکار" کی باتوں کا بھی کوئی بُرا مانا کرتا ہے۔

س ۲۔ اب تو ہر سامان بہت ہی سستا ہو گیا پھر

خوبصورتی کی نقاب کشائی

مرکولائزڈ ویکس کا استعمال چہرے کے لئے ایسا ہی ہے جیسے چہرے سے ایک دھندلا موٹا نقاب اٹھا دیا جائے۔ بیش بہا چکناہٹ سے پاک کریم چہرے پر ایک نیا نکھار اور کمسنی کا ایک پیارا بھولا پن لاتی ہے جسے آپ آسانی سے اپنا سکتے ہیں۔ رات کے وقت چہرے پر مرکولائزڈ ویکس کی مالش کھال کو حیات بخش بیداری عطا کرتی ہے۔ ایسی بیداری جس میں صفائی، سانچے میں ڈھلی ہوئی ملائمت اور رنگ روپ کا حسین نکھار بھی شامل ہے۔

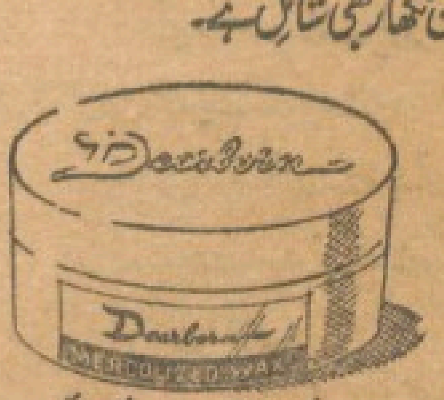

انگلینڈ میں بنائی ہوئی

ڈیربورن کی تیار کردہ ——— مرکولائزڈ ویکس

Dearborn

ڈیربورن کی مصنوعات ہاتھوں سے چھوئے بغیر تیار کی جاتی ہیں اور شرطیہ حیوانی چربی سے مبرا ہے

امپورٹرز: ایم۔ جی۔ شہانی اینڈ کمپنی (دہلی) لمیٹڈ۔ کناٹ پلیس، نئی دہلی

آئینہ چھپنے سے کم ہونا چاہیے؟

ج ۲۔ اچھی چیز اچھے ہی داموں ملتی ہے پہلے آئینہ دیکھئے پھر کہئے سستا ہے یا مہنگا۔

س ۳۔ آپ کی ایک آنکھ بند کر کے معمہ پُر کیا ہے؟

ج ۳۔ پھر تو ایک طرف کے خانے خالی چھوڑ دیے ہوں گے۔

اندر سنگھ۔ نئی دہلی

س ۱۔ آئینہ واقعی ایک قابل تعریف ہفت روزہ ہے۔

ج ۱۔ پسندیدگی کا شکریہ! اصل تعریف تو اس کی ہے جس نے مقبولیت عطا فرمائی۔

س ۲۔ آج کل مکیش کی آواز کیوں سنائی نہیں دیتی۔

ج ۲۔ مرضی ہے پروڈیوسروں کی۔

س ۳۔ شمع میں جب کبھی مشاعرہ منعقد ہوتا ہے پروانوں کو بالکل خبر نہیں کی جاتی۔

ج ۳۔ ساری دہلی میں پوسٹر لگائے جاتے ہیں۔ معلوم نہیں آپ کی نظر سے کیوں نہیں گذرتے۔

قمر الدین۔ رنگپور

س ۱۔ شمع معموں کے خاکے آپ کے دفتر سے براہ راست منگانے کی کیا صورت ہوگی؟ واضح رہے کہ خاکے شمع کے اپنے دفتر کے ہوں اور پاکستان پہونچیں۔

ج ۱۔ دہلی کے چھپے ہوئے خاکے تو پاکستان پہونچنے مشکل ہیں شمع لاہور کے مل سکتے ہیں وہ منگا لیجئے۔

س ۲۔ شمع معموں کے موصول کرنے ان کی جانچ پڑتال اور اس سلسلہ کی کارروائیوں کو شمع کی کسی اشاعت میں مختصراً بیان کریں تاکہ شمع معموں کے پروانوں کی غلط فہمی دور ہو۔

ج ۲۔ بیان کرنا مشکل ہے دیکھنے ہی سے تعلق رکھتا ہے۔

بی۔ آر۔ آزاد دہلی

س ۱۔ کیا وجینتی مالا خوش اسلوبی سے ہندی بول لیتی ہے یا اسے طوطے کی طرح رٹائی جاتی ہے۔

ج ۱۔ ہندی تو نہیں بول سکتی اردو بہت اچھی بولتی ہے۔

س ۲۔ کیا ایک شریف لڑکی ایکٹریس بن کر شریف رہ سکتی ہے؟ جواب کے ساتھ وجہ ضرور لکھیے۔

ج ۲۔ کوئلے کی کان میں جانے سے کپڑے کالے ہو ہی جاتے ہیں۔

جگدیش۔ ریواڑی

س ۱۔ ٹوٹے ہوئے دل کو کیسے جوڑا جا سکتا ہے

ج ۱۔ ٹوٹی ہوئی چیز جڑا نہیں کرتی۔ ٹوٹ گئی سو ٹوٹ گئی۔

س ۲۔ جب انسان مایوس ہو جائے تو اُسے کیا کرنا چاہیے۔

ج ۲۔ مایوس تو ہونا ہی نہیں چاہیے۔

گل حمید۔ سہارنپور

س ۱۔ میرا ایک دوست کہتا ہے کہ سلوچنا چٹرجی یعقوب کی بیوی ہے۔

ج ۱۔ آپ کے دوست کا کہنا غلط ہے وہ یعقوب کی بیوی نہیں ہے۔

مستری ولی محمد علیگڈھ

س ۱۔ اگر میں دہلی آیا تو کیا آپ مجھے اپنا دفتر دکھا سکتے ہیں؟

ج ۱۔ کیوں نہیں دکھائیں گے دفتر تو پروانوں ہی کا ہے۔

س ۲۔ بھیا یہ تو بتاؤ! کہ فلم کمپنی میں جانے کے واسطے کتنی تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔

ج ۲۔ تعلیم جتنی کم ہوگی اُتنا ہی اچھا ہے تعلیم یافتہ

نادرہ: دل گیا ہے تو گریبان نہ جانے پائے

دیر میں رنگے جاتے ہیں جاہلوں پر رنگ جلدی چڑھ جاتا ہے۔

وحید زاہد۔ مرزا پور

س ۱۔ کیا مینا کماری کے بائیں ہاتھ کی انگلی کوئی کٹی ہے اگر ہے تو کون سی انگلی۔

ج ۱۔ خواب میں کاٹے ہوئے کا نشان باقی نہیں رہا کرتا۔

انعام الوحید۔ لاہور

س ۱۔ رات شمع نے پچاسی روپیہ کا نقصان کر دیا سگرٹ پیتے ہوئے پلنگ پر شمع پڑھ رہا تھا۔ اچانک دیکھتا کیا ہوں کہ بستر کے نیچے کا حصہ جل کر راکھ ہو چکا آپ فرمایئے یہ نقصان کون ادا کرے گا۔

ج ۱۔ پروانے تو خود جل کر راکھ ہونا فخر سمجھتے ہیں آپ بستر کے جلنے کو نقصان سمجھ رہے ہیں

ایم اے۔ حفیظ۔ لاہور

س ۱۔ محبت کے معاملہ میں وفا کا ثبوت عام طور پر مرد نے دیا ہے یا عورت نے۔

ج ۱۔ آج تک نہ ثبوت پیش کرنے کی ضرورت پڑی نہ مانگنے کی اس لئے ہم تو کچھ بتلا نہیں سکتے۔

میم اصلاحی آر دی سری پور

س ۱۔ میرے ایک مخلص رفیق جناب امتیاز علی ناز گریڈیہوی مارچ کے اوائل میں اجمیر دہلی سے تشریف لائے ہیں اُن کے بیان کے مطابق "شمع معموں" کی دیانتداری کسی بھی شبہ سے بالاتر ہے۔ انہوں نے محمد قاسم صاحب کے حل مع متعلقات اپنی آنکھوں سے دیکھے جنہوں نے معمہ ۹۵ میں ایک لاکھ روپے حاصل کیا ہے۔ اُن کی مدح سرائی یا حقیقت کے اظہار سے اطراف واکناف کے سبھی دوست و دشمن آپ کے مداح ہو رہے ہیں۔

ج ۱۔ فضل ربی ہے۔ شمع معموں کی ایمانداری کے تحریری سارٹیفکٹ تو مخالفوں نے بھی دیے ہوئے ہیں دوستوں کا تو کہنا ہی کیا ہے، حقیقت یہی ہے شمع معموں کا انتظام دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

عبدالوہاب۔ دھولپور

س ۱۔ زمانہ حال کے جرائد میں سب سے زیادہ شمع ترقی کی طرف گامزن ہے۔ جان پڑتا ہے کہ اس میں کوئی غیبی راز ہے۔ جس کی وجہ سے یہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

ج ۱۔ راز کیا ہے یہ وہی سمجھتے ہیں ہم تو اتنا جانتے ہیں وہ جسے چاہتے ہیں عزت دیتے ہیں۔ کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

ڈی سنیاسی دار جلنگ

س ۱۔ نمی سے مجھ کو پیار ہو گیا۔ نرگس سے شادی کا اقرار ہو گیا۔

ج ۱۔ بریلی جانے کو تیار ہو گیا یہ اور شامل کر لو پھر گانا پورا ہو جائے گا۔

س ۲۔ کیا "شمع" جلا کر آئینہ دیکھ سکتے ہیں۔

ج ۲۔ دیکھ سکتے ہو مگر چھ آنے خرچ ہوں گے۔

س ۳۔ تیسرا سوال کیا لکھوں آپ ہی بتا دیجئے نا

ج ۳۔ شرماؤ نہیں کھلونا کے متعلق پوچھنا چاہتے ہونا؟ اسے اسی برس تک کے بچے پڑھ سکتے ہیں۔

حیدر عباس ملتان

س ۱۔ کامنی کوشل کا اصلی نام جائے پیدائش کس سن

میں پیدا ہوئی اور مذہب کیا ہے؟

ج ۱۔ اصل نام اوما کیشپ ہے ۲۵ فروری ۱۹۲۸ کو لاہور میں پیدا ہوئی تھی مذہب نام سے ظاہر ہے۔

س ۲۔ کامنی کوشل کی پہلی فلم کونسی ہے۔

ج ۲۔ نیچا نگر۔

محمد یٰسین خاں مراد آباد

س ۱۔ شمع معمہ نمبر ۵۰ میں محمد قاسم صاحب نے جو انعام مبلغ پینسٹھ ہزار روپیہ حاصل کیا ہے سنا ہے کہ ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

ج ۱۔ ان پر نہیں آپ پر شبہ ہو سکتا ہے اس لئے کہ محمد قاسم صاحب نے معمہ نمبر ۵۰ میں نہیں نمبر ۵۶ میں پہلا انعام حاصل کیا ہے۔ وہ بھی پینسٹھ ہزار نہیں پورا ایک لاکھ نقد سمجھ گئے۔

حبیب الحق۔ کمرہٹی

س ۱۔ سنتے ہیں کہ شکیلہ ان دنوں آپ کے دفتر کا چکر اکثر راتوں کو لگایا کرتی ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟

ج ۱۔ تعجب ہے جھوٹ سچ کی آپ کو خبر نہیں! آپ تو سائے کی طرح اس کے ساتھ لگے رہتے ہیں

شمس الضحیٰ۔ کوسی

س ۱۔ میری بیوی مدھوبالا کی طرح نہیں ہے۔ کیا کروں؟

ج ۱۔ آپ کی بیوی آپ کی ہے دوسرے کی نہیں یہ تو خوشی کی بات ہے ماتم کیسا؟

س ۲۔ میں بھی بیکار ہوں اور میری بیوی بھی بیکار ہے بتائیں کیا کروں؟

ج ۲۔ روپیہ پاس ہو تو موٹر خرید لیجئے بے کار سے "کار والے" بن جاؤ گے۔

اعظم حسین خاں حیدر آباد دکن

س ۱۔ فلمی ستاروں اور فلکی ستاروں میں کیا فرق ہے

ج ۱۔ نقلی اصلی میں جو فرق ہوتا ہے فلمی ستاروں کی چمک دمک چند روز ہے فلکی ستاروں کی دائمی۔

محمد صغیر احمد کٹیہار

س ۱۔ مینا شوری کا اصل نام کیا ہے اور عمر پیدائش تعلیم بھی لکھ دیں تو اچھا ہے۔

ج ۱۔ رائے ونڈ میں پیدا ہوئی تھی ۱۹۲۴ میں اصل نام خورشید بیگم ہے۔

ایم۔ ایس۔ کراچی

س ۱۔ اگر رسالہ شمع براہ راست دہلی سے منگایا جائے تو لکھیں کہ پاکستان میں فیس کہاں بھیجیں جب کہ بذریعہ بنک ڈرافٹ بھی ہندوستان میں نہیں بھیجی جا سکتی۔

ج ۱۔ بنک ڈرافٹ سے سالانہ قیمت بھیجی جا سکتی ہے ایسے ڈرافٹ روزانہ ہمیں موصول ہوتے ہیں چھوٹے بنکوں کو پتہ نہیں اس لئے وہ غلط بتلا دیتے ہیں لائیڈز بنک گرانڈلے بنک سے آسانی کے ساتھ لے سکتے ہیں۔ حکومت پاکستان کے آرڈر کے مطابق ہر ایک پاکستانی سالانہ قیمت بنک کے ذریعہ بھیج سکتا ہے یہ ڈرافٹ ہمارے دفتر سے جاری کیا گیا پرفارم بل دیکھ کر بنک جاری کرتے ہیں۔ پروفارما بل منگانے کے لئے منیجر شمع، شعبہ خریداری، نئی دہلی کو خط لکھئے۔

س ۲۔ پاکستان میں رسالہ شمع کا زر سالانہ بذریعہ رجسٹری کیا ہے۔

ج ۲۔ دس روپیہ سال

ایس کے۔ نواب "عظیم آبادی"

س ۱۔ شمع معمہ کا صحیح حل جو بنک میں محفوظ رکھا جاتا ہے وہ ایک شخص کا بنایا ہوا ہوتا ہے یا بورڈ کے ممبروں کا چنا ہوا۔

ج ۱۔ بورڈ کا فرضی چکر یہاں نہیں ہے یہاں جو کام بھی ہوتا ہے وہ ایمانداری سے ہوتا ہے صحیح حل کیپا کمر بنا کر خود ہی بنک میں جمع کرا دیتا ہے وقت پر گورنمنٹ کا مقرر کردہ نوٹیری پبلک بنک سے لے کر کھولتا ہے اور اپنے دستخط اور مہر لگا کر منیجر شمع کے حوالہ کر دیتا ہے پھر وصول شدہ حل اس سے ملائے جاتے ہیں

س ۲۔ شمع معمہ کا صحیح حل ڈاک کے ذریعے آٹھ دس دن بعد ملتا ہے کیا آپ اسی روز ریڈیو کے ذریعے صحیح حل سنوانے کی زحمت برداشت کر کے شائقین کو شکریہ کا موقع دے سکتے ہیں؟

ج ۲۔ کئی مرتبہ لکھا جا چکا ہے۔ ہم تو تیار ہیں ریڈیو والوں کو آپ تیار کریں۔

اشوک کمار: یاد ماضی عذاب ہے یارب

نیا

برش کر لینے سے

کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ

مسوڑھوں کے ریشوں کی مضبوطی کو بڑھاتا ہے۔

تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ کلوروفل مسوڑھوں کے ریشوں کی مضبوطی کو بڑھاتا ہے۔ کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ سے متواتر مسوڑھوں کو ملنے سے کلوروفل کی کارگر افادیت بہم پہنچتی ہے اور اس طرح سخت اور مضبوط مسوڑھوں کے بنانے میں یہ آپ کی مدد کرتا ہے۔

فقط ایک ہی بار برش کر لینا سانس کی بدبو کو نابود کر دیتا ہے

جس کی ابتدا منہ سے ہوتی ہے۔ کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ اکثر حالتوں میں بڑی سرعت کے ساتھ اثر کرتا ہے، پوری طرح اثر کرتا ہے اور صفائی پیدا کرنے کا یہ عمل گھنٹوں جاری رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد منہ کو خوشگوار و تازہ رکھنے کیلئے کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ کی طرف تبدیلی کر رہی ہے۔

منہ کو سڑن پیدا کرنیوالے جراثیم سے نجات دلاتی ہے

کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ سے، خاص کر ٹھیک کھانا کھانے کے بعد، ہر مرتبہ برش کر لینا منہ کے ان تباہ کن جراثیم کو کم کر دیتا ہے جو دانتوں کی چمک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔۔۔۔ اور ان جراثیم کو بھی جو اس کا سبب ہوتے ہیں۔

اب کلوروفل* ٹوتھ پیسٹ کے تمام و کمال فائدے ایک نئے خاص الخاص کولگیٹ کے فارمولا میں پیش کئے گئے ہیں۔

کولگیٹ کلوروفل کو آپ کے لئے کیونکر کارآمد بنایا ہے!

قدرت خود کلوروفل کو بناتی ہے اور تمام ہرے پودوں میں رکھ دیتی ہے تاکہ وہ شاداب رہیں اور بڑھیں۔ لیکن یہ قدرتی کلوروفل تب ہی مسوڑھوں کے ریشوں کو مضبوط بنانے میں مدد دے سکتا ہے، سانس کو صاف اور تازہ بنا سکتا ہے اور آپ کے دانتوں سے سڑن پیدا کرنے والے جراثیم کو دور کر سکتا ہے جب سائنس اسے ایک قابل استعمال مناسب اور کارگر شکل (یعنی پانی میں حل ہونیوالی کلوروفلین) میں تبدیل کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ کولگیٹ کا مخصوص فارمولا، تجربہ اور مہارت آپکے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس نئے کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ میں آپ کلوروفل کے فوائد کو بعض دوسرے خوشگوار اجزا کے ساتھ پاتے ہیں۔

مسوڑھوں کے ریشوں کو مضبوط، دانتوں کو چمکدار اور صحت مند اور سانس کو تازہ و خوشگوار بنانے میں حقیقی مدد دینے کے لئے کولگیٹ کلوروفل ٹوتھ پیسٹ ٹھیک کھانا کھانے کے بعد استعمال کیجئے۔ یہ ٹوتھ پیسٹ بنانے ہوئے "ملاوٹ کی قسم کی کوئی ایسی ویسی چیز نہیں بلکہ احتیاط سے مکمل کی ہوئی ایک چیز ہے۔ بہترین قسم کا کلوروفل ٹوتھ پیسٹ جسے دنیا میں معیاری ٹوتھ پیسٹ کے سب سے بڑے بنانے والے کولگیٹ نے ترقی دے کر مکمل کیا ہے۔

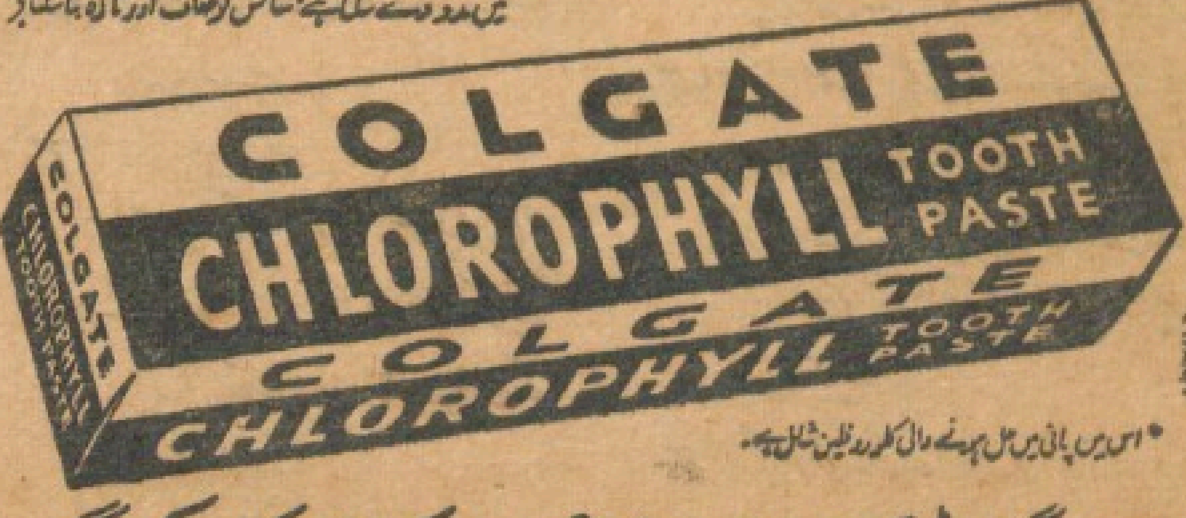

* اس میں پانی میں حل ہونے والی کلوروفلین شامل ہے۔

نیا گرین ٹوتھ پیسٹ جس کا تجربہ کرنے کے بعد کولگیٹ کی طرف سے گارنٹی دی جاتی ہے۔

نیوز ایڈیٹر

جھلکیاں

نرگس اور راج کپور
"مسٹر چار سو بیس" میں

آتما انسان کی آتما، ایک بہت بڑی طاقت ہے جو بڑے سے بڑے اور ظالم سے ظالم شخص کو کسی نہ کسی وقت جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔ محبوب پروڈکشنز کی نئی فلم کا نام آتما ہے۔ جس میں اشوک کمار، طلعت محمود، لیلا مصرا، بپن گپتا اور مدھوبالا وغیرہ کام کر رہے ہیں۔ کہانی سرت چندر چیٹرجی کی ایک کہانی سے اخذ کی گئی ہے۔ موسیقی ایس، ڈی، برمن کی ہوگی اور ہدایت نیتن بوس کی!

حسن کا بازار حسن کا بازار اور بازارِ حسن ——— محض الفاظ کا اُلٹ پھیر ہے۔ مگر دونوں کے معنی میں کتنا فرق ہے۔ شاید یہی واضح کرنے کے لئے ستیہ رائے پروڈکشنز والے حسن کا بازار کے نام سے ایک فلم تیار کر رہے ہیں۔ فلم کی کاسٹ میں سمرتی بسواس، دلجیت، وجے لکشمی، ماروتی، نیرو، ہیرا ساونت اور بی، ایم ویاس کے نام خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔ فلم کی کہانی و مکالمے ہیندر ناتھ نے تحریر کئے ہیں اور موسیقی سدیپت کی ہے۔ ایس، ڈی، نارنگ فلم کو ڈائرکٹ کر رہا ہے۔

سیما امیری اور غریبی کی حدبندیاں کب ٹوٹیں گی ——— اور ٹوٹیں گی بھی یا نہیں ——— اس قسم کے موضوع پر مارزا پکچرز موویز والے سیما (معنی حد) کے نام سے ایک فلم فلما رہے ہیں۔ جس کی کاسٹ میں نوتن، بلراج ساہنی، شوراج اور نیل کمل شامل ہیں۔ سکرین پلے راجندر سنگھ نے اور مکالمے چندر کانت نے تحریر کئے ہیں۔ گانے شلیندر و حسرت جے پوری کے تحریر کردہ ہیں اور موسیقی شنکر جے کشن کی ہے۔ امیہ چکرورتی فلم کا ہدایت کار ہے۔

مکتی زندگی اور موت کے فلسفے پر روشنی ڈالنے والا ایک موضوع جسے دیپ اگ چترا کے جھنڈے تلے مکتی کے نام سے فلمایا جا رہا ہے۔ کام کرنے والے ہیں شیلا رمانی، سنل رت، ہیرالال، ملایا سرکار اور سیمپن! موسیقی ہیمنت کمار کی ہے اور راجہ پرانجپے فلم کو ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔

لیڈر ایمان دار اور بے خوف لیڈر قوموں کا مستقبل سنوار سکتا ہے ——— رُخ بدل سکتا ہے زندگیوں کے! ملک کی سیاسی زندگی میں ایک لیڈر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے ——— فلمساز ہدایت کار بی آر چوپڑہ کی آزادانہ پیش کش کا نام لیڈر ہے۔ جس میں دلیپ کمار ایک بہت ہی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ بی، آر چوپڑہ خود فلم کو ڈائرکٹ کر رہے ہیں۔ باقی کاسٹ زیرِ انتخاب ہے۔

ہم دو لڑکے عربی پس منظر کے ساتھ، ایک مزاحیہ کہانی جسے شوری فلمز کے جھنڈے تلے فلمایا جا رہا ہے۔ کاسٹ میں کرشن کمار، نیاہر، مجنوں، نادرہ، جبیں اور پران کے نام خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔ سکرین پلے عزیز کاشمیری کا اور مکالمے محافظ حیدر کے تحریر کردہ ہیں۔ بلّو مہرہ فلم کو ڈائرکٹ کر رہے ہے۔

دُعا کہتے ہیں دوا سے زیادہ دُعا میں اثر ہے۔ اور جب علاج کے لئے دوا ناکام ہو جائے تو دُعا کارگر ثابت ہوتی ہے! اُدھیر فلمز کی پہلی فلم کا نام دعا ہے۔ جسے ہندی اور بنگالی دونوں زبانوں میں تیار کیا جا رہا ہے۔ کام کرنے والے ہیں اشوک کمار، کشور کمار، سمترا دیوی، مالا سنہا، مولینا اور نذیر حسین! فلم کی کہانی وسنت جوگلیکر نے تحریر کی ہے اور بنگالی مکالمے بنندو گھوش نے تحریر کئے ہیں۔ موسیقی ہمینت کمار کی ہوگی اور وسنت جوگلیکر فلم کو ڈائرکٹ کر رہا ہے۔

مسٹر لمبو

کہا جاتا ہے کہ لمبے آدمی میں عقل اکثر کم ہوتی ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلم ساز شیخ مختار کی نئی فلم مسٹر لمبو میں اس نظریے کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مسٹر لمبو کی دل چسپ کہانی طاہر لکھنوی نے لکھی ہے اور اے این، اے انصاری ڈائرکٹ کر رہا ہے۔ او پی نیر فلم کا میوزک دے رہا ہے۔

مِصر کی ملکہ

مصر کی تاریخ خون اور سازشوں سے بھری پڑی ہے محلات کی ان ہی خونی سازشوں کے متعلق ایک کہانی کا نام مصر کی ملکہ ہے جسے کے، بی فلمز کے جھنڈے تلے فلمایا جا رہا ہے۔ کاسٹ میں بینا رائے، پریم ناتھ، انیتا گوہا، اوم پرکاش، چندر شیکھر اور ایس، اے نذیر شامل ہیں۔ موسیقی شنکر کشن کی ہے اور روندر دوے فلم کو ڈائرکٹ کر رہا ہے۔

آتش

محبت ایک ایسی آگ ہے جس کا بجھنا مشکل بلکہ ناممکن ہے گیان مکرجی کی نئی فلم آتش میں اسی قسم کے موضوع پر ایک کہانی پیش کی جا رہی ہے۔ کاسٹ میں دلیپ کمار، بینا رائے اور ناصر خاں کے نام قابل ذکر ہیں۔ موسیقی سی رام چندر کی ہوگی اور عکاسی کے، ایچ، کپاڈیہ کی۔ گیان مکرجی خود فلم کو ڈائرکٹ اور پروڈیوس کر رہے ہیں۔

دہلی میں فلم دیکھنے سے پہلے شمع سے مشورہ کیجئے

کوئی فلم دیکھنے کا خیال آتے ہی ذہن میں یہ سوال آتا ہے کہ کون سی فلم دیکھیں؟ اور کہاں دیکھیں؟ شمع آپ کے لئے اس سوال کا مناسب جواب مہیا کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ شمع کے شعبہ فلمی اطلاعات کو چھٹیوں کے علاوہ، کسی بھی دن صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک ۲۶۰۶۶/۶ یا ۲۶۰۶۷/۶ یا ۲۶۰۶۸/۶ پر ٹیلی فون کیجئے جہاں تک ممکن ہو سکے گا۔ ان فلموں پر شمع کی رائے اور ہفتہ کی سب اہم فلمی خبریں بھی مختصراً سنا دی جائے گی شمع اس خدمت کے لئے کوئی معاوضہ نہیں لے گا۔ مگر مہیا کی ہوئی اطلاعات کے لئے کسی قسم کی کوئی ذمہ داری شمع پر نہ ہوگی

جاگرتی کم سن لڑکوں کی نفسیات پر ایک مکمل اور کامیاب فلم ہے

راجکمار اور رتن کمار کی عمدہ اداکاری ـــــ دلچسپ کہانی

جاپانی فلم یُوکی وا ریسو دیکھنے کے بعد ہندوستان کی صنعت فلم سازی میں بچّوں کے متعلق فلمیں بنانے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، فلمستان کی تازہ ترین فلم جاگرتی اُس سلسلے کی ایک تازہ کڑی ہے۔ فلمستان کی حالیہ فلموں انارکلی، ناستک، ناگن اور اب جاگرتی کی ملک گیر کامیابی کے پیش نظر اب یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ فلمیں بنائی نہیں جاتیں بلکہ بن جاتی ہیں۔ ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر فلمستان والے بھی کامیاب فلمیں بنانے کا راز جانتے تو وہ سمراٹ اور شرط جیسی ناکام فلمیں تیار نہ کرتے۔ موجودہ دور کی بیشتر فلموں کی ناکامی اور کامیابی دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ کامیاب فلم بنانے کا راز کسی کو بھی معلوم نہیں اور ہوشیار سے ہوشیار فلم ساز بھی یہ نہیں بتا سکتا کہ عوام کس فلم کو کیوں پسند کرتے ہیں۔ جاگرتی کی فلم بندی کے دوران اور نمائش کے وقت تک بھی، فلمستان کے کسی کارکن کو بھی اس فلم کی اس حد تک کامیابی کی امید نہ ہوگی ــــ مگر جاگرتی کامیاب فلم ہے، بے حد کامیاب! ــــ معیار کے لحاظ سے بھی اور باکس آفس کے لحاظ سے بھی! جاگرتی اس لئے کامیاب نہیں ہوئی کہ کچھ لوگوں کے کہنے کے مطابق، آج کل فلمستان والوں کی قسمت تیز ہے بلکہ اس لئے کہ اس فلم میں بچّوں کی نفسیات کو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا گیا ہے۔ کہانی میں ایک پیغام دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ بچے کیوں بگڑتے ہیں اور کیسے سدھر سکتے ہیں، اس مسئلہ کا نفسیاتی تجزیہ کر کے، ایک حل پیش کیا گیا ہے۔ ہمارے تعلیمی ڈھانچے میں کیا خامیاں ہیں اور یہ کیسے دُور ہو سکتی ہیں، اس امر پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔

جاگرتی (معنی: بیداری) کی کہانی کا اختصار یہ ہے: اَجے مکرجی (راجکمار گپتا) نام کا ایک لڑکا، گاؤں والوں کے لئے دردِ سر بنا ہوا ہے۔ آئے دن، اُس کی شرارتوں کی شکایتیں اس کے سرپرست (بپن گپتا) تک پہنچتی ہیں۔ آخر ایک روز اجے کو شہر کے ایک بورڈنگ سکول میں داخل کرانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اور اجے اپنی خواہش کے خلاف، گاؤں، گاؤں کی زندگی اور گاؤں کے دوستوں کو چھوڑ کر شہر آ جاتا ہے۔ بورڈنگ ہاؤس میں وہ اپنے آپ کو بالکل اجنبی محسوس کرتا ہے۔ کچھ دن تک اُسے گاؤں کے دوستوں کی یاد بھی آتی ہے۔ مگر جلد ہی وہ سب کچھ بھول کر، بورڈنگ ہاؤس کے دوستوں میں مگن ہو جاتا ہے شہری دوست، پہلے پہل اُسے اپنی شرارتوں سے تنگ کر کے، ہراساں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب وہ اُن کی اینٹ کا جواب پتھر سے دیتا ہے تو شہری دوست خود ہی اسے اپنا لیڈر منتخب کر لیتے ہیں، اجے جو بچپن میں ماں باپ کی محبت سے محروم رہنے اور اپنے چچا کی مار کھانے کے باعث، ایک باغی قسم کا لڑکا بن چکا ہوتا ہے، بہت جلد اپنی لیڈرشپ میں، بورڈنگ ہاؤس میں بھی شرارتوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیتا ہے اور بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ کا ناک میں دم کر دیتا ہے اجے کی نت نئی شرارتیں، سپرنٹنڈنٹ کو خوفزدہ کر دیتی ہیں اور وہ چھٹی لے کر بورڈنگ ہاؤس کی شریر فضا سے نکل جاتا ہے اس کے جانے کے بعد نیا سپرنٹنڈنٹ (ابھی بھٹاچاریہ) بورڈنگ ہاؤس کا چارج لیتا ہے اَجے اور دُوسرے، حسب دستور اُسے بھی ہراساں اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ اپنے حسن سلوک سے آہستہ آہستہ، لڑکوں کے دل میں گھر کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ شریر سے شریر لڑکے سدھرنے لگتے ہیں، وقت پر کھیلتے ہیں اور وقت پر پڑھتے ہیں۔ اجے کھیلوں میں بھی اوّل آتا ہے اور پڑھائی میں بھی! نئے سپرنٹنڈنٹ کے نئے طریقہ تعلیم کا نہ صرف یہ اثر ہوتا ہے کہ لڑکے شرارتوں

جاگرتی

گانے ــــــ پردیپ
موسیقی ــــــ ہیمنت کمار
ستارے ــــ راجکمار گپتا، رتن کمار
ابھی بھٹاچاریہ، پردنوتی گھوش
بپن گپتا وغیرہ
ہدایات ــــــ ستین بوس

پیش کردہ
فلمستان لمیٹڈ بمبئی

تنقید نگار
کسوٹی

رتن کمار فلم جاگرتی میں

سے باز آجاتے ہیں بلکہ جب وہ بورڈنگ ہاؤس چھوڑ کر جانے لگتا ہے تو سب لڑکوں کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہوتی ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ جاگرتی میں بچوں کی نفسیات گہرے مطالعے کے بعد پیش کی گئی ہے اجے کا کردار کہانی کا ایک مضبوط ستون ہے جس پر جاگرتی جیسی صاف ستھری اور با مقصد کہانی کی عمارت تعمیر کی گئی ہے اجے کے لنگڑے دوست (رتن کمار) کے کردار نے، جذباتی عنصر مہیا کر کے، کہانی کو متوازن کر دیا ہے۔ جہاں اجے کی شرارتیں دیکھ کر، فلم بینوں کے پیٹ میں ہنستے ہنستے بل پڑ جاتے ہیں، وہاں رتن کمار اور اس کی ماں (پرونوتی گھوش) کی دردبھری داستان، تماشائیوں کو خوب رُلاتی ہے —— بظاہر کہانی میں کوئی خامی نظر نہیں آتی کیوں کہ تماشائی کہانی کی بے شمار دلچسپیوں میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک، جاگرتی کی کہانی خامیوں سے خالی نہیں: ہدایت کار اور کہانی نویس نے جاگرتی میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی کھیل کود اور تفریح کا بندوبست بھی کیا جائے تو اس سے بچوں کی طبیعت پر ایک خوشگوار اثر پڑتا ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچوں کی تفریح طبع کا سامان پیدا کرنے کے لئے، انہیں گاڑی میں بٹھا کر ملک بھر کے تاریخی مقامات کی سیر کرانا، کہاں تک ممکن ہے؛ جیسا کہ جاگرتی میں دکھایا گیا ہے۔ ہمارے ملک میں عوام کی اکثریت کی مالی حالت ڈھکی چھپی نہیں۔ اور کوئی سکول آزادانہ طور پر اتنے خرچ کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں، پھر یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو سکتا ہے! اگر تاریخی مقامات کی سیر کرانے کے منظر کا مقصد محض ایک گیت کا محل وقوع پیدا کرنا تھا تو اور بات ہے ورنہ ہم سمجھتے ہیں کہ عملی اعتبار سے بچوں کے دل بہلاوے کا یہ طریقہ، سراسر غلط ہے۔

ہمارا دوسرا اعتراض رتن کمار کی "موت" کے منظر پر ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ یہ منظر کافی رقت انگیز اور پُراثر ہے مگر اس منظر سے کہانی نویس خود اپنے نظریے کو غلط ثابت کر دیتا ہے اور اُس نے، اس منظر سے پہلے جو عمارت تعمیر کی ہوتی ہے، وہ دھڑام سے نیچے آگرتی ہے۔ کہانی میں بتایا گیا ہے کہ تعلیمی ڈھانچے میں مناسب تبدیلیاں، مناسب دیکھ بھال، کھیل کود اور تفریح کا خیال، استادوں کا اچھا سلوک —— غرضیکہ اسی قسم کے مختلف طریقوں سے بچوں میں دماغی تبدیلیاں لائی جا سکتی ہیں۔ مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ اجے اس وقت تک نہیں سدھرتا جب تک رتن کمار کی "موت" کا حادثہ نہیں ہوتا۔ گویا اجے کہانی نویس کے پہلے بتائے ہوئے طریقوں سے نہیں سدھرا بلکہ اپنے لنگڑے دوست کی موت کے حادثے کے اثر سے سدھرا —— کہانی کا یہ موڑ، کہانی کی بنیاد کو کمزور کر دیتا ہے۔

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ فلم میں بچوں کی شرارتیں ہیں جو بعض بچوں نے شاید آج تک دیکھیں نہ سنیں بچوں کی نفسیات یہ ہوتی ہے کہ وہ شرارتیں جلدی سیکھتے ہیں اور اچھی باتیں کم! —— ہمیں خدشہ ہے کہ جاگرتی، بچوں کی شرارتوں کی فہرست میں کافی اضافہ کرے گی —— اور یہ صورت حالات نقصان دہ زیادہ ہے اور مفید کم!

فلم کی کامیابی میں ہدایت کاری کا بہت بڑا حصہ ہے اور وہ جا بجا ستین بوس کی ہدایت کارانہ صلاحیتوں کے ثبوت ملتے ہیں، بچوں کی شرارتیں، موٹی توند والے سپرنٹنڈنٹ کی مزاحیہ حرکات، رتن کمار اور اس کی ماں کی بات چیت کے پر اثر مناظر —— یہ تمام مناظر ستین بوس کی قابلیت کا ثبوت ہیں۔

فلم کی موسیقی بُری نہیں۔ اگرچہ گیت صرف چار ہیں اور ان کا محل وقوع موزوں نہیں لیکن پھر بھی اُن کی دھنیں گوارا ہیں۔ پردیپ کے تحریر کردہ گیتوں میں اُس کا اپنا رنگ ہے جیسے "خیالات" کے اعتبار سے عوام و خواص دونوں پسند کرتے ہیں مگر جو ادبی اعتبار سے، اہل ادب پر گراں گذرتا ہے۔

راجکمار گپتا فلم کی جان ہے۔ اور اپنی بے خوف اداکاری سے تمام فلم پر چھایا ہوا ہے۔ رتن کمار کا کردار مختصر ہے مگر اُس نے اپنی فطری اداکاری سے اسے بہت ہی پراثر بنا دیا ہے۔ ابھی بھٹاچاریہ کا کردار اہم تھا مگر اس میں اداکارانہ صلاحیتیں دکھانے کی گنجائش بہت کم تھی —— پرونوتی گھوش کا کردار، اُس کے "بیٹے" کی ٹانگ کی طرح، لنگڑا ہے اور اسے کوئی ایکٹرس بھی ادا کر سکتی تھی —— بلکہ پریچھے کی اس گونگی لڑکی نے، اس قسم کے کردار میں زبان کھول کر، اپنے حق میں اچھا نہیں کیا۔ بپن گپتا اپنے کردار میں غنیمت ہے۔ البتہ موٹی توند والے سپرنٹنڈنٹ کا کردار کرنے والا اداکار، ضرور تحسین کا مستحق ہے۔

قصہ مختصر یہ کہ جاگرتی اپنے مقصد میں کامیاب ہے اور ممکن ہے، اس سال کی بچوں کی فلموں سے بہترین فلم کے طور پر، "پریذیڈنٹ ایوارڈ" حاصل کر جائے۔

SCISSORS
CIGARETTES
"SCISSORS"
CIGARETTES
SCISSORS
W.D.& H.O.WILLS.
W.D.&H.O.WILLS,
BRISTOL & LONDON.
"SCISSORS"
W.D. & H.O.WILLS
SCISSORS

ایڈیٹر مُعمّہ کو شکست دینے والے خوش نصیب

اشتیاق احمد۔ دہلی

چرن سنگھ۔ اجمیر

محمد اختر۔ وزاگاپٹم

گوبند رام۔ بریلی

لاجونتی۔ شاہجہانپور

گرچرن سنگھ۔ دہلی

محمد اختر قریشی۔ ملتان

پیارا لعل لانبہ۔ دہلی

سید ظل حسنین۔ رامپور

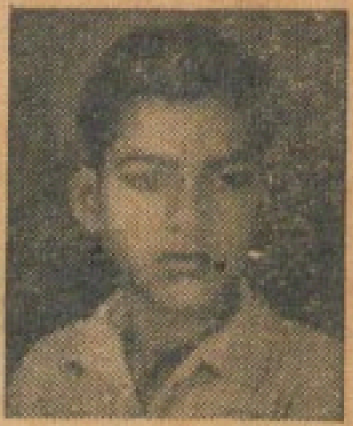

سیوا سنگھ۔ ناگپور

جے دیال ڈوڈا۔ کرنال

ریاض سعید۔ راولپنڈی

تسنیم فرزانہ۔ بھٹنڈہ

اے ڈی۔ دیوان۔ دہلی

عبدالحفیظ اختر۔ لائلپور

عب النسا محمد شفیق۔ کانپور

شمع معمہ نمبر ۷۵ میں ۶۵ ہزار روپے کا پہلا انعام ۶۵ خوش نصیبوں نے حاصل کیا جن حضرات نے اپنی تصاویر اشاعت کی غرض سے بھیجی ہیں وہ ان صفحات میں ملاحظہ فرمائیے

جگن ناتھ اپرول۔ لکھنؤ

اقبال احمد۔ سرگودھا

ملک افسر وہاب۔ سرگودھا

عبدالخالق۔ کانپور

بی جی۔ کھیانی۔ امل نیر

جگت نرائن ڈگشٹ۔ بمبئی

چوہدری حبیب احمد۔ گوجرخان

دلبسراج۔ فیروزپور

محمد شفیع۔ شاہجہانپور

چوہدری محمد خاں۔ راولپنڈی

ایم، رمضان۔ عارف والا

شہزادہ عالم۔ لکھنؤ

سید محبوب پیران۔ کراچی

ماسٹر نظر محمد۔ گوجرانوالہ

شاہد علی۔ کانپور

جگن ناتھ۔ دہلی

ایڈیٹر معمہ کو شکست دینے والے خوش نصیب

عبدالرسول۔ بنگلور

محمد حشمت علی۔ دھنباد

عبدالواحد خاں۔ سیونی

رفیق عالم۔ جالون

سرفراز احمد۔ بہاول پور

منشی محمد احمد مظفر نگر

سید شاہد حسین۔ مراد آباد

بھسلو۔ لکھنؤ

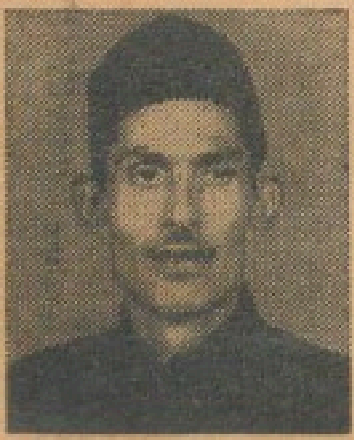

ٹھاکرداس خوشی رام۔ سرگودھا

عطاء اللہ، فیض محمد، محمد شفیق۔ پشاور

گگو۔ چنڈی گڑھ

محمد ایوب۔ لاہور

شمع معمے حل کرنے کی عادت ڈالئے

اس سے مالی فائدہ بھی ہوگا اور آپ کی قابلیت میں اضافہ بھی

ایک لاکھ روپے کا چیک نواب صاحب چھتاری نے پیش کیا

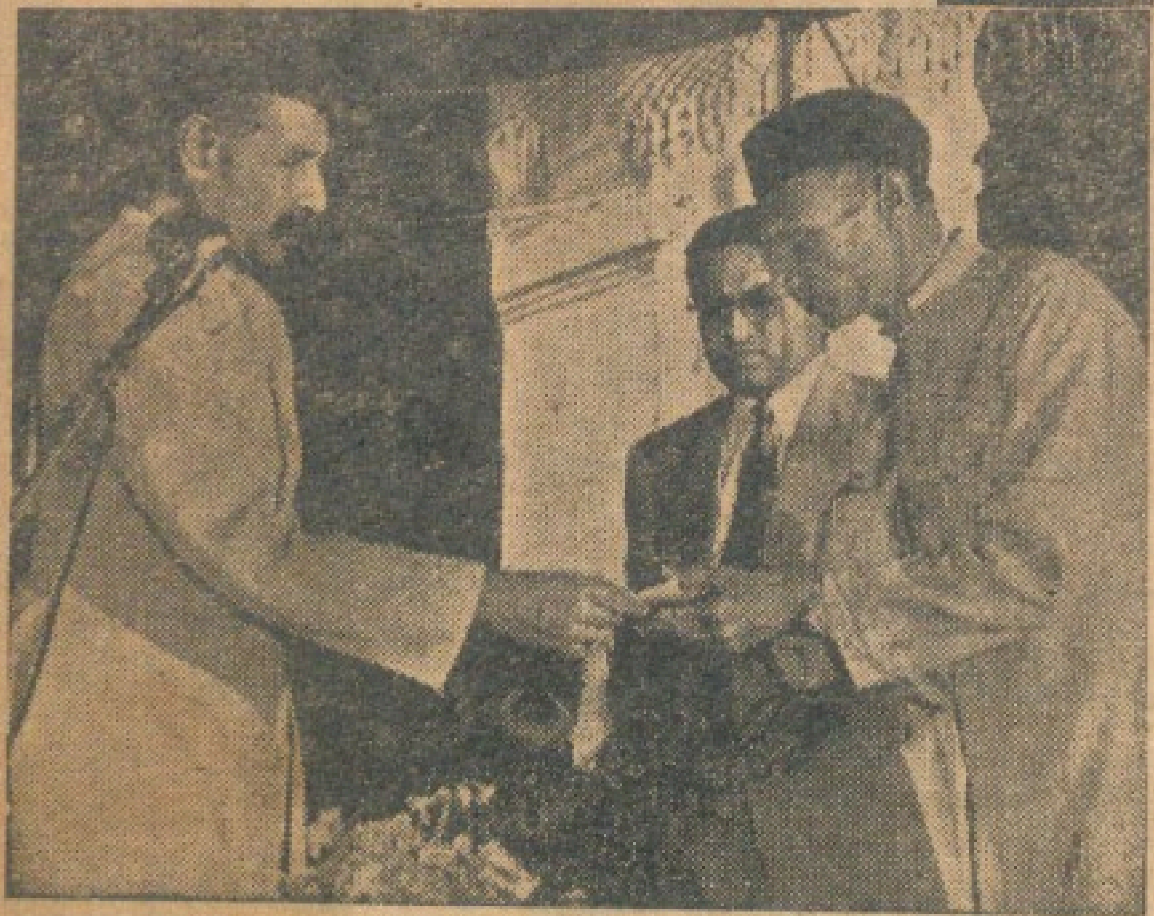

جانسٹھ (ضلع مظفر نگر، یوپی) کے محمد قاسم کو شمع معمہ نمبر ۵۹ کا پہلا انعام ملا۔ دس ہزار روپے حکومت ہند کے قومی قرضوں میں اور پانچ سو روپے قدوائی فنڈ میں دیے گئے۔

جانسٹھ (ضلع مظفر نگر، یوپی) میں ایک شاندار پارٹی میں یوپی کے پہلے ہندوستانی گورنر، نواب صاحب چھتاری نے شمع معمہ نمبر ۵۹ کے پہلے انعام۔ ایک لاکھ روپے کا چیک محمد قاسم دکاندار تحصیل جانسٹھ کو پیش کرتے ہوئے اسے یہ مشورہ دیا کہ وہ اس رقم کو قومی ترقی کے کاموں میں لگائیں۔ محمد قاسم نے اس اپیل کے جواب میں اپنے انعام کی رقم میں سے دس ہزار روپے حکومت ہند کے قومی قرضوں میں اور پانچ سو روپے رفیع احمد قدوائی یادگاری فنڈ میں دینے کا اعلان کیا۔

← ایک لاکھ روپے کا چیک پیش کرتے ہوئے انہوں نے جناب محمد قاسم کو اس رقم کو احتیاط سے خرچ کرنے اور قومی ترقی کے کاموں میں لگانے کا مشورہ دیا

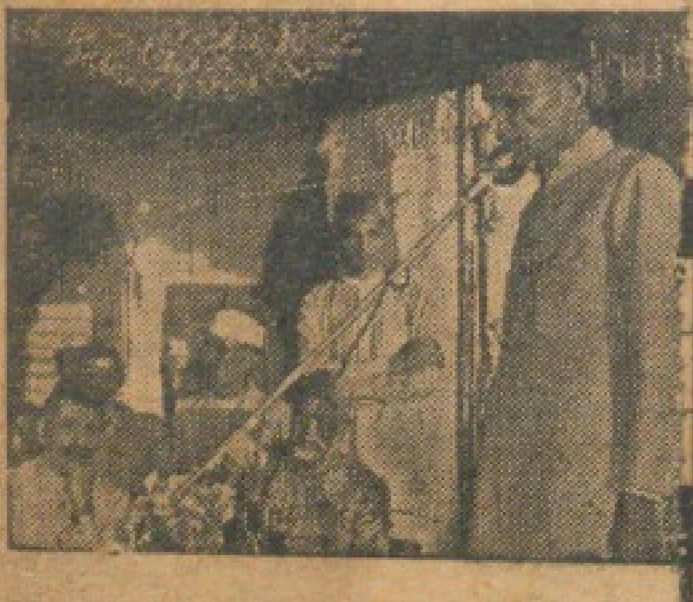

← جانسٹھ کے رئیس اعظم خان بہادر عبداللہ خاں صاحب کی صدارت میں، محمد قاسم نے شمع معموں کی ایمان داری کی تعریف اور انعام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دس ہزار روپے حکومت ہند کے قومی قرضوں میں اور پانچ سو روپے قدوائی یادگاری فنڈ میں دینے کا اعلان کیا۔

...دیے گئے اور ان سے انعام کا چیک پیش کرنے کی درخواست کی

...ںبادہ — قابلِ تعریف ہے، جو محاذِ جنگ پر زخمی سپاہیوں ...بھائی سمجھ کر ان کی مرہم پٹی کرے۔
...رنگ کا۔ ۱۰۔ سکولوں، درس گاہوں۔
...میں درس جمع کرنے سے جواب یہ آئے گا۔
...رائیور پریشان ہو جاتا ہے، جب اس کی گاڑی موسلا دھار ...ش میں گاؤں کی — سڑک پر اچانک رک جائے۔
...ی اور پرہیزگار لوگوں کو اس — میں جھوٹ اور فریب ...سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔
...ام، جو بجھ گیا۔
...س بین الاقوامی کھچاؤ میں دنیا کے لوگ بڑے ملکوں کے جنگی ... کو کوسنے میں ہر لحاظ سے حق بجانب ہیں۔
...بض لوگوں کا خیال ہے، یہ نہ ہو تو محبت ہو ہی نہیں سکتی!
...ملکوں کی جنگ میں، دلیر اور جوشیلے سپاہیوں کی چھوٹی سی ...ڈی کو بھی دشمن کے فوجی دستے کی طاقت اور — کا صحیح ...زہ ہو جائے تو اسے ختم کر سکتی ہے۔
...ئی حسین — کھو کر آدمی بہت مدت تک افسوس کرتا ہے۔

غلطی ہے، جس کی زندگی — میں بسر ہو رہی ہو۔ ۷۔ آواز، للکار۔
۸۔ کالج کے من چلے نوجوان ایسی لڑکی سے چھیڑ خوانی کرنے میں بڑا ہی لطف حاصل کرتے ہیں۔
۱۱۔ حصہ، ذخیرہ، راشن۔
۱۴۔ بیتے ہوئے دن اور گزرے ہوئے واقعات یکایک آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں جب کوئی پرانا — آتا ہے۔
۱۶۔ جرم کرنے والا۔
۱۸۔ صبح سویرے ہی — سرہانے چیخ چیخ کر جگا دے تو کتنا غصہ آتا ہے!
۱۹۔ اپنے پہاڑی گاؤں کے باہر تنہائی میں جب کوئی حسینہ بچھڑے محبوب کا انتظار کرتی ہے، تو ایسا محسوس ہوتا ہے وادی کے تمام خاموش — گل بوٹے آنے والے کی راہ تک...

RUPEES **65,000**

ضرور حاصل کیجئے پہلا انعام پینسٹھ ہزار روپے نقد۔

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر: بارہ ہزار پانچ سو روپے۔ تیسرا انعام دو غلطیوں پر: گیارہ ہزار پانچ سو روپے۔ چوتھا انعام تین غلطیوں پر: دس ہزار پانچ سو روپے۔ اور پانچواں انعام سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو: پانچ سو روپے۔ صحیح حل وہی سمجھا جائے گا جو ہمارے سربمہر حل سے (جو لائیڈز بنک لیمیٹڈ دہلی میں محفوظ ہے) بالکل مل جائے۔ صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام شمع نئی دہلی جون ۱۹۵۵، ماہ نامہ شمع لاہور جون ۱۹۵۵، ماہ نامہ رومان کراچی جون ۱۹۵۵ میں شائع ہوں گے۔ ایک خاکے کی فیس داخلہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) اور تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ آپ جتنے خاکے چاہیں اسی حساب سے بھیج سکتے ہیں۔ شمع معمہ نمبر ۹۵ کے اپنے سب خاکوں کے ساتھ صرف ایک کوپن شمع معمہ نمبر ۹۵ ضرور بھیجئے جو ماہ نامہ شمع نئی دہلی یا ماہ نامہ شمع لاہور یا ماہ نامہ رومان کراچی میں سے کاٹا گیا ہو۔ مفصل شرائط ماہ نامہ شمع نئی دہلی، ماہ نامہ شمع لاہور، ماہ نامہ رومان کراچی میں ہر ماہ شائع کی جاتی ہیں۔ ان کی پابندی ضروری ہے۔

شمع معمے اردو کے عظیم ترین ایمان دار معمے ہیں

شمع معمے، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا۔

آپ اس آسان شمع معمے کے ذریعے صرف بیس (۲۰) حروف درست بھر کر پہلا انعام پینسٹھ ہزار (۶۵۰۰۰) روپے حاصل کر سکتے ہیں، آج ہی، یا جلدی ہی کوشش فرمائیے!

شمع معمے آپ کے لئے پیش کرتے ہیں:

۱۰۰۰۰۰

ایک لاکھ روپے کے نقد انعامات

دفاتر شمع معمے دہلی اور نئی دہلی میں دستی حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۶ مئی ۱۹۵۵، ۸ بجے رات تک

ڈاک سے حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۷ مئی ۱۹۵۵، ایک بجے دوپہر تک

اشارے

دائیں سے بائیں

۱۔ — سے چند صحیح حروف لکھ کر آپ شمع معموں کا پہلا انعام پا سکتے ہیں۔

۳۔ کسی نیک اور راست باز آدمی کو گمراہ — بہت بری بات ہے۔

۶۔ یقیناً وہ — قابلِ تعریف ہے، جو محاذ جنگ پر زخمی سپاہیوں کو بھائی سمجھ کر ان کی مرہم پٹی کرے۔

۹۔ سبز رنگ کا۔ ۱۰۔ سکولوں، درس گاہوں۔

۱۲۔ بیس میں دس جمع کرنے سے جواب یہ آئے گا۔

۱۳۔ ڈرائیور پریشان ہو جاتا ہے، جب اس کی گاڑی موسلا دھار بارش میں گاؤں کی — سڑک پر اچانک رک جائے۔

۱۵۔ متقی اور پرہیزگار لوگوں کو اس — میں جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔

۱۷۔ کام، جو بگڑ گیا۔

۲۱۔ اس بین الاقوامی کھچاؤ میں دنیا کے لوگ بڑے ملکوں کے جنگی — کو کوسنے میں ہر لحاظ سے حق بجانب ہیں۔

۲۳۔ بعض لوگوں کا خیال ہے، — یہ نہ ہو تو محبت ہو ہی نہیں سکتی!

۲۵۔ جنگلوں کی جنگ میں، دلیر اور جوشیلے سپاہیوں کی چھوٹی سی ٹکڑی کو بھی دشمن کے فوجی دستے کی طاقت اور — کا صحیح اندازہ ہو جائے تو اسے ختم کر سکتی ہے۔

۲۶۔ کوئی حسین — کھو کر آدمی بہت مدت تک افسوس کرتا ہے۔

۲۷۔ اس ترقی یافتہ دور میں بھی ہر طرف — کی ہی بات سُنی جاتی ہے۔

اوپر سے نیچے

۱۔ قدامت، ہمیشگی۔ ۲۔ بھویں اور عزت۔

۴۔ اپنے گھنے، سیاہ بالوں کے درمیان ایک حسینہ کا خوب صورت چہرہ ایسا — آتا ہے، جیسے کالی بدلیوں میں روپہلا چاند۔

۵۔ مصیبت میں ایسے شخص سے کسی امداد و اعانت کی توقع رکھنا سراسر غلطی ہے، جس کی زندگی — میں بسر ہو رہی ہو۔ ۷۔ آواز، للکار۔

۸۔ کالج کے من چلے نوجوان ایسی لڑکی سے چھیڑ خوانی کرنے میں بڑا ہی لطف حاصل کرتے ہیں۔

۱۱۔ حصہ، ذخیرہ، راشن۔

۱۴۔ بیتے ہوئے دن اور گزرے ہوئے واقعات یکایک آنکھوں کے سامنے پھر جاتے ہیں جب کوئی پرانا — آتا ہے۔

۱۶۔ رحم کرنے والا۔

۱۸۔ صبح سویرے ہی — سرہانے چیخ چیخ کر جگا دے تو کتنا غصہ آتا ہے!

۱۹۔ اپنے پہاڑی گاؤں کے باہر تنہائی میں جب کوئی حسینہ بچھڑے محبوب کا انتظار کرتی ہے، تو ایسا محسوس ہوتا ہے وادی کے تمام خاموش گل بوٹے — آنے والے کی راہ تک رہے ہیں!

۲۰۔ وہ عورت حقیقی معنوں میں — کہلانے کی مستحق ہے جس کو شوہر نے آرام و آسائش کی ہر چیز کے ساتھ اپنی محبت بھی میسر کر رکھی ہو۔

۲۲۔ لڑائی میں فریقین کی ہر وقت یہ کوشش ہوتی ہے کہ دشمن کے ہر فوجی — کو بمباری سے تباہ کر دیا جائے۔

۲۳۔ تیز ہوا کے سامنے اس کو قابو میں رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

شمع معمہ نمبر ۵۹

۱	ل	م	■	۲ ا	■	۳ ک		۴ ن	۵ ا
د	■	■	■	۶ ب	۷ ہ		انعام		
ا	۸	■	۹ ہ		ا	پھر	بھیجیے	ر	ا
۱۰ م	د	۱۱ ر	س	و		ایک	لاکھ	روپے	م
۱۲ ت	ی		شمع	معمے	۱۳ ک		۱۴ ی	کے	نقد
پھر	بھیجیے	۱۵ د		۱۶ ر	شمع	معمے	۱۷ ا	۱۸ ک	۱۹ م
۲۰ ب	ایک	لاکھ	روپے	۲۱ ا	۲۲	ا		و	ن
ے	۲۳ ن	کے	نقد	۲۴ ح	س		■		
	ا	انعام	۲۵	م	ت	■	■	■	ط
۲۶ م		ق	ع	■	ے	■	۲۷ ز		ر

اپنے حل اس پتے پر بھیجیے:

شمع معمہ نمبر ۵۹، شمع معمے آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی

ہندوستان اور دوسرے ممالک سے فیس بھی اسی پتے پر آنی چاہیے

پاکستان سے فیس جاوید انجینئرز آسن حل او جھار ڈ پوسٹ بکس نمبر ۲۱۷ کراچی کو بھیجیے۔

اپنے حل بھیجنے کے لئے آخری تاریخوں کا انتظار نہ فرمائیے — جلد از جلد اپنے حل بھیجیے! شاید پہلا انعام آپ ہی کو مل جائے!

اپنا حق ادا کیجئے ۔ نیشنل پلان سرٹیفکیٹ خریدیے *

کھٹاؤ مکنجی اسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی لمیٹیڈ، ملز، بھائیکلہ ۔ بمبئی آفس، لکشمی بلڈنگ، بیلارڈ اسٹیٹ، بمبئی ۱

اُردو میں پہلا باتصویر ہفت روزہ

آئینہ

ہفت روزہ
نئی دہلی

جو ۳۱ جنوری ۱۹۵۵ء سے ماہنامہ شمع کے انتظام میں شائع ہو رہا ہے

★ دنیا بھر کی
علمی ۔ ادبی ۔ سیاسی
اور
تہذ...
★ ملک ...
★ دنیا ...
تاز...
کیمر...
★ فوٹو...
بلا...

اپنے اخبار فروشوں سے
جو مال تازہ ۔۔۔ ہوا سے دکان اُٹھا لیا

مدیر اعلیٰ:
یوسف دہلوی
مدیر:
یونس دہلوی
مدیر تصاویر:
ادریس دہلوی

فی کاپی
چھ
آنے

ہفت روزہ آئینہ ، آصف علی روڈ ، اجمیری گیٹ ، نئی دہلی

کی عزت کے ساتھ ساتھ ان کا سب کچھ لوٹ لیتے ہیں ۔۔ ۲۰ تھا۔

شمع معمے حل کیجئے : کیا خبر قسمت آپ ہی کے دروازے پر
انعام لئے ۔۔۔۔ دے رہی ہو۔
بلندی۔
ایک بگڑے دل شرابی کی ۔۔ سے
بہتر اپنے ملنے والوں کی نظر میں اور ذلیل
ہوتی ہے۔
اس جھوٹی دنیا کے مکر و فریب سے
نفرت کرنے والا ہر ۔۔ آدمی اسے
سدھارنے کی اپنے طور پر کچھ نہ کچھ
کوشش ضرور کرتا ہے۔
جب غربت و افلاس حد سے بڑھ جائے
زندگی اس طرح ۔۔ ہوتی ہے کہ آدمی
خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔
وہ لڑکی بہت جلد ۔۔ ہو جاتی ہے جو
کسی چالاک مرد کی جھوٹی محبت میں پھنس کر
اس کے ساتھ بیاہ رچالے۔

شمع معمہ نمبر ۶۰

۳	شمع معمے		۳		کھ	۲	ل	و	۱ د
ے		و	۶ س			و	ک	ب	۵
ک			م		۸ ب	۷ ج	حاصل کیجئے		ت
	ن	ا	س	ن	۱۰		ی		۹ ک
ہ		و	۱۲ ت		ر	۱۱ پ	لاکھوں روپے انعام		
لاکھوں روپے انعام			ی	۱۴			ا	ی	۱۳ ع
۱۷ ج	و	۱۶ م		ی	ل	ے	ہ	۱۵	
	حاصل کیجئے		۲۰ س	ا	ک	۱۹			۱۸
ا	ڑ		۲۲ ک			ا		و	۲۱ س
ن		ت	ا	۲۳ س		ن	شمع معمے		د

اپنے حل اس پتے پر بھیجئے :
شمع معمہ نمبر ۶۰ شمع معمے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی
ہندوستان اور دوسرے ملک سے فیس بھی اسی پتے پر آنی چاہیئے

ضرور حاصل کیجئے پہلا انعام پینسٹھ ہزار روپے نقد

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر: بارہ ہزار پانچ سو روپے. تیسرا انعام دو غلطیوں پر: گیارہ ہزار پانچ سو روپے. چوتھا انعام تین غلطیوں پر: دس ہزار پانچ سو روپے. اور پانچواں انعام سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو: پانچ سو روپے. صحیح حل وہی سمجھا جائے گا جو ہمارے سربمہر حل سے (جو لائیڈز بنک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ ہے) بالکل مل جائے. صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام شمع نئی دہلی جولائی ۱۹۵۵، ماہنامہ شمع لاہور جولائی ۱۹۵۵، ماہنامہ رومان کراچی جولائی ۱۹۵۵ میں شائع ہوں گے. ایک خاکے کی فیس داخلہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) اور تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے. آپ جتنے خاکے چاہیں اسی حساب سے بھیج سکتے ہیں. شمع معمہ نمبر ۶۰ کے اپنے سب خاکوں کے ساتھ صرف ایک ٹوکن شمع معمہ نمبر ۶۰ ضرور بھیجئے جو ماہنامہ شمع نئی دہلی یا ماہنامہ شمع لاہور یا ماہنامہ رومان کراچی میں سے کاٹا گیا ہو. مفصل شرائط ماہنامہ شمع نئی دہلی، ماہنامہ شمع لاہور، ماہنامہ رومان کراچی میں ہر ماہ شائع کی جاتی ہیں. ان کی پابندی ضروری ہے.

شمع
معمے
اردو
کے
عظیم ترین
ایمان دار
معمے
ہیں

شمع معمے کا صرف حل اردو، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا۔

صرف اٹھارہ (۱۸) حروف درست بھر کر پہلا انعام پینسٹھ ہزار (۶۵،۰۰۰) روپے حاصل کیجیے —— انتہائی آسان شمع معمّہ۔

شمع معمّے آپ کو حاصل کرنے کا موقعہ دیتے ہیں

ایک لاکھ روپے کے نقد انعامات

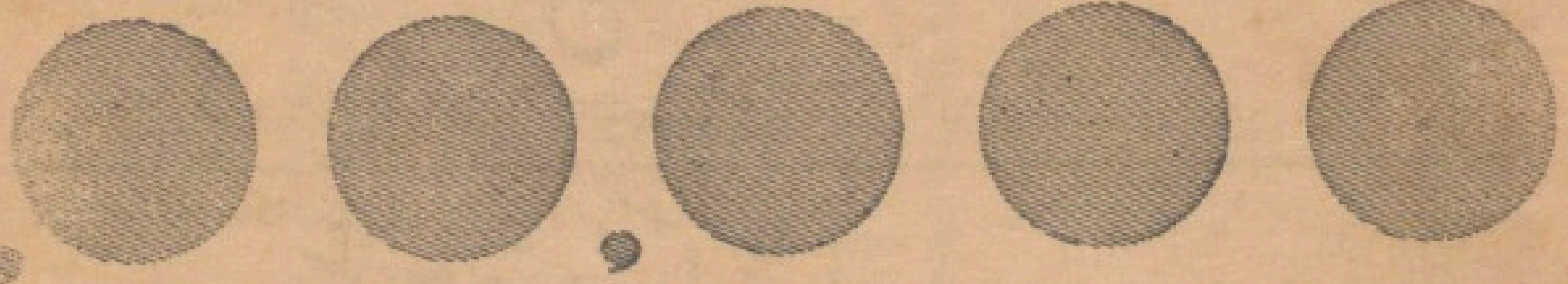

دفاتر شمع دہلی اور نئی دہلی میں دستی حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۶ جون ۱۹۵۵ء، ۸ بجے رات تک

ڈاک سے حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۷ جون ۱۹۵۵ء، ایک بجے دوپہر تک

اشارے

دائیں سے بائیں

۱۔ شمع معمے اپنی پانچویں سال گرہ پر، شمع معمہ نمبر ۶۱ کے ذریعے —— روپے کے انعام پیش کر رہے ہیں۔

۵۔ شمع معمے آپ —— انعام حاصل کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

۶۔ اس سے بہت سے کام نکل جاتے ہیں۔

۷۔ انسان —— کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے، تو جلد ہی اس کی صحت بھی جواب دے دیتی ہے۔

۹۔ عیش و عشرت میں کھویا ہوا بادشاہ رعایا کی فلاح و بہبود کی طرف —— توجہ نہیں دیتا۔

۱۰۔ رات کے گھپ اندھیرے میں جب کوئی —— جنگل میں چلتا ہے تو قدم قدم پر اس کو ایک ڈر اور خدشہ محسوس ہوتا ہے۔

۱۲۔ جو شخص پینے کا عادی ہو گیا ہو، اسے لاکھ منع کرو، بار بار سمجھاؤ لیکن وہ پھر بھی —— نہیں کرتا!

۱۳۔ عوام کے بہی خواہ بن کر ان کی دولت پر گل چھرّے اڑانے والے —— حکمران اب زیادہ دیر لوگوں کو بے وقوف نہیں بنا سکتے۔

۱۵۔ کھیل کھیل میں بہت سی نئی باتیں سکھا دیتی ہے۔

۱۶۔ مرضی، لہر۔

۱۹۔ اس کو جال میں لانے کے لئے بڑی بڑی چالیں چلنا پڑتی ہیں۔

۲۱ —— ہوا ضدی بچہ اپنی ہٹ کی وجہ سے ماں کو بہت پریشان کرتا ہے۔

۲۲۔ یہ بڑی ہی دھیمی رفتار سے چلتا ہے۔

۲۳۔ امتحانات کی تیاری کے سلسلے میں —— کا مطالعہ طالب علم کی صحت پر کچھ نہ کچھ اثر ضرور ڈالتا ہے۔

اوپر سے نیچے

۱۔ شمع معمے حل کیجیے، کیا خبر قسمت آپ ہی کے دروازے پر انعام لئے —— دے رہی ہو۔

۲۔ بلندی۔

۳۔ ایک بگڑے دل شرابی کی —— اسے اپنے ملنے والوں کی نظر میں اور ذلیل کر دیتی ہے۔

۴۔ اس جھوٹی دنیا کے مکر و فریب سے نفرت کرنے والا ہر —— آدمی اسے سدھارنے کی اپنے طور پر کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کرتا ہے۔

۸۔ جب غربت و افلاس حد سے بڑھ جائے تو زندگی اس طرح —— ہوتی ہے کہ آدمی خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ وہ لڑکی بہت جلد —— ہو جاتی ہے جو کسی چالاک مرد کی جھوٹی محبت میں پھنس کر اس کے ساتھ بیاہ رچا لے۔

۱۴۔ جو مال تازہ —— ہوا ہے دکان دار نمایاں جگہ پر سجا کر رکھتا ہے۔

۱۷۔ تجربہ کار، عمر رسیدہ لوگ آج کل کے —— کی برائیاں بیان کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔

۱۸۔ آج کل بڑے بڑے شہروں میں ایسے بہت سے آوارہ —— ملتے ہیں جو معصوم اور بھولی بھالی لڑکیوں کو فلمی دنیا کے سبز باغ دکھا کر ان کی عزت کے ساتھ ساتھ ان کا سب کچھ لوٹ لیتے ہیں۔ ۲۰۔ تھا۔

شمع معمّہ نمبر ۶۰

۱ د	و	ل	۲	کھ	■	۳	شمع معمے	■	۴
۵	ب	ک	و	■	■	۶ س	و		ے
ت	حاصل کیجیے	■	۷ ج	۸ ب		م	■	■	ک
۹ ک		ی	■	۱۰	ن	س	ا	ن	■
لاکھوں روپے انعام	■	■	۱۱ پ	ر	■	۱۲ ت	و		ہ
۱۳ ع	ی	ا		■	۱۴	ی	لاکھوں روپے انعام	■	■
■	۱۵	ہ	ے	ل	ی	■	۱۶ م	و	۱۷ ج
۱۸	■	■	۱۹	ک	ا	۲۰ س	حاصل کیجیے	■	
۲۱ س	و		ا	■	■	۲۲ ک		ڑ	ا
د	شمع معمے	■	ن	■	۲۳ س	ا	ت		ن

اپنے حل اس پتے پر بھیجیے:

شمع معمّہ نمبر ۶۰، شمع معمّے، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ، نئی دہلی

ہندوستان اور دوسرے ممالک سے فیس بھی اسی پتے پر آنی چاہیے

پاکستان سے فیس جاوید ایجنسیز، آسن مل اوجھا روڈ، پوسٹ بکس ۴۰، کراچی کو بھیجیے

۵ جون کو اتوار ہونے کے باوجود دفاتر شمع دہلی اور نئی دہلی حل لینے کے لئے کھلے رہیں گے۔ ڈاک کی تعطیل کے خیال سے اپنے حل جلد از جلد بھیجیے!

شمع معمے، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا۔

دو لاکھ (۲۰۰۰۰۰) روپے کے نقد انعامات

شمع معمہ نمبر ۵۹ اور نمبر ۶۰ کے ذریعے پیش کئے جا رہے ہیں۔ اس بڑی رقم میں سے اپنا حصہ حاصل کرنے کے لئے کوشش فرمائیے۔ پوری تفصیلات اندرونی صفحات پر دیکھئے۔

شمع معمے

خدمت، خلوص اور ایمانداری سے ایک خطیر رقم ہر ماہ تقسیم کرتے ہیں۔

شمع معموں کی شرائط

تمام حل چھپے ہوئے یا سادہ کاغذ پر ہاتھ سے بنائے گئے خاکوں کی صورت میں آنے ضروری ہیں۔ خاکے روشنائی سے پُر کرنا اور ہر خاکہ علیحدہ کاغذ پر ہونا ضروری ہے۔ ہر خاکے کے نیچے بھیجنے والے کا پورا نام اور پتہ روشنائی سے لکھا ہونا لازمی ہے۔ پنسل یا ڈرائی سے لکھے ہوئے یا کٹے پھٹے یا مشکوک خاکے غیر مستحق قرار دئے جائیں گے۔ ایک بار حل بھیجنے کے بعد ان میں ترمیم کرنا ممکن نہیں۔

۲۔ ایک لفافہ میں صرف ایک شخص ایک ہی نمبر کے شمع معمہ کے اپنے حل بھیج سکتا ہے۔ ایک شخص کی طرف سے ایک ساتھ بھیجے گئے تمام حلوں کے ہمراہ ماہنامہ شمع نئی دہلی یا ماہنامہ شمع لاہور یا ماہنامہ ... کراچی میں سے کاٹا ہوا متعلقہ شمع معمہ کا ایک کوپن لگانا لازمی ہے نیز لفافہ کی پشت پر حل بھیجنے والے کا پورا نام اور پتہ درج ہونا ضروری ہے۔ ان تمام حلوں کی فیس کی منی آرڈر رسید یا پوسٹل آرڈر، نقد ٹکٹ حلوں کے ساتھ ہی اسی لفافہ میں موصول ہونے لازمی ہیں۔ بند لفافہ کھلنے پر اندر سے جو حل یا ان کے متعلقہ کاغذات نکلیں ان کی تعداد اور نوعیت کے متعلق نیز کسی لفافے میں سے کوئی بھی حل نہ نکلنے یا اس سے متعلقہ ضروری کاغذات ٹوکن یا رسید منی آرڈر وغیرہ برآمد نہ ہونے کے متعلق مالک ماہنامہ شمع یا ان کی طرف سے اس کام کے لئے مقرر کردہ کسی بھی افسر کی تصدیق صحیح اور درست تسلیم کی جائے گی اور اس کے خلاف کسی قسم کا کوئی اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

۳۔ تمام حل متعلقہ شمع معمہ کے ساتھ ہی شمع میں شائع کی جانے والی تاریخوں پر مقررہ اوقات تک یا ان سے پیشتر دفتر شمع میں موصول ہو جانے چاہئیں۔ آپ اپنے حل بھیجتے وقت لفافہ پر متعلقہ شمع معمہ کا نمبر واضح طور پر لکھئے۔ معموں کے وصول ہونے سے پہلے ضائع ہو جانے یا گم ہو جانے کی صورت میں "شمع" کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

۴۔ ایک خانے میں ایک اور صرف ایک حرف بھرنا ضروری ہے۔ بھ، پھ، تھ وغیرہ ایک ایک حرف ہیں مگر دھ، ڈھ، وغیرہ دو دو۔ زیر زبر پیش، ء، ۔۔ اور مد کا کوئی خیال نہیں کیا جائے گا۔

۵۔ صحیح حل وہی ہوگا جو ایڈیٹر معمہ کے حل سے مل جائے۔ ایڈیٹر معمہ کا حل سربمہر لفافہ میں لائیڈز بنک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس حل سے نہ ملنے والے ہر لفظ یا کٹے پھٹے یا تبدیل شدہ یا مٹائے گئے یا مشکوک یا نامکمل لفظ کی ایک غلطی شمار کی جائے گی۔ پہلا انعام بالکل صحیح حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائے گا۔ کوئی صحیح حل موصول نہ ہونے کی صورت میں پہلا انعام سب سے کم غلطیوں والے حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائے گا اور بقیہ انعامات بھی نسبتاً زائد غلطی والے حل بھیجنے والوں کو دئے جائیں گے۔

۶۔ ایک شخص ایک شمع معمہ میں صرف ایک انعام یا اس کا کوئی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بڑے انعام کو چھوٹے انعام پر ترجیح دی جائے گی۔ سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کا انعام اس پابندی سے مستثنیٰ ہے۔ اگر انعامات کی تقسیم کے اعلان کے بعد کسی وقت کسی انعام کا کوئی اور حقدار پایا گیا یا کسی انعام پانے والے کی غلطیاں زیادہ پائی گئیں تو اس کی روشنی میں انعامات کی تقسیم میں حسب ترمیم، اضافہ یا کمی کی جا سکے گی مگر انعامات کی روانگی کے بعد ایسی کوئی تبدیلی نہ ہو سکے گی اور یہ تقسیم قطعی و ناقابل تغیر قرار دے دی جائے گی۔ ادا شدہ انعامات یا ان کے کسی بھی حصے کے لئے کسی کا کوئی مطالبہ جائز تسلیم نہیں کیا جا سکے گا۔

۷۔ فیس فی خانہ [illegible] خاکہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) ہے۔ اور ایک شمع معمے کے ایک ہی شخص کے نام سے بیک وقت بھیجے گئے ہر تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ اسی حساب سے جتنے حل چاہیں بھیجے جا سکتے ہیں۔ ہر خاکہ کی فیس داخلہ بھیجنی لازمی ہے۔ یہ فیس داخلہ ہندوستانی یا برٹش پوسٹل آرڈر، شمع کے جاری کردہ نقد ٹکٹ یا منی آرڈر کے ذریعہ بھیجنی ضروری ہے اور پوسٹل آرڈر، نقد ٹکٹ یا منی آرڈر کی رسید حلوں کے ساتھ منسلک ہونی لازمی ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے منی آرڈر اسی پتہ پر بھیجے جس پر حل بھیجنے لازمی ہیں۔ پاکستان سے فیس بذریعہ منی آرڈر جاوید ایجنسیز، سن لائٹ اردو روڈ، پوسٹ بکس نمبر [illegible] کراچی کو بھیجنی ضروری ہے اور منی آرڈر رسید حل و ٹوکن کے ساتھ ہی بھیجنی لازمی ہے۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر یہ ضرور لکھ دیجئے کہ شمع معمہ نمبر ... کے حلوں کی فیس ہے۔ ایک منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر سے صرف ایک شخص کی طرف سے ایک نمبر کے شمع معمہ کی فیس بھیجئے۔ دفتر کے دوسرے شعبوں کی کوئی رقم اس میں شامل نہ کیجئے۔ پاکستانی پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

۸۔ ماہنامہ شمع یا اس سے متعلقہ مطبوعات کا کوئی کارکن شمع معمے میں حصہ نہیں لے سکتا۔

۹۔ کوئی خاکہ جو ان شرائط یا شمع معمہ کے ساتھ شمع میں شائع ہونے والی تمام ہدایات کی پابندی نہیں کرتا، غیر مستحق قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح غیر مستحق قرار دئے جانے والے کسی بھی خاکہ کی فیس داخلہ واپس نہیں کی جائے گی۔ اگر کسی کے ارسال کردہ خاکوں کے لئے ادا کردہ فیس ناکافی ہوئی تو اس کے کوئی سے خاکے غیر مستحق قرار دئے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی کی ادا کردہ فیس اس کے بھیجے ہوئے خاکوں کے حساب سے زیادہ ہوئی تو ایسی زائد ادا کردہ فیس واپس نہیں کی جائے گی۔ شمع معموں میں شرکت کی یہ ایک واضح شرط ہے کہ شمع معموں سے متعلقہ تمام معاملات میں ایڈیٹر شمع کا ہر فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا اور حل بھیجنے والا قانونی طور پر اس فیصلہ کا پابند ہوگا۔

۱۰۔ شمع معموں کی یہ شرائط مالک ماہنامہ شمع اور ہر حل بھیجنے والے کے درمیان ایک ایسے معاہدے کی حیثیت رکھتی ہیں جو ہر حالت میں دہلی میں قرار پایا ہے اور دہلی میں ہی مکمل طور سے عمل پذیر ہونا طے پایا ہے۔ شمع معموں سے متعلقہ امور متنازعہ میں حق سماعت صرف عدالت دہلی کو ہے۔ دہلی کی عدالتوں کے علاوہ کسی عدالت کو ان معاملات میں حق سماعت حاصل نہیں ہوگا۔ ان شرائط میں سے کسی بھی شرط کی خلاف ورزی کرنے والا انعام کے مستحق نہ ہوگا۔

۱۱۔ ہر شمع معمے کے انعامات کی روانگی کے بعد اس کے لئے آئے ہوئے حل ضائع کئے جا سکتے ہیں۔ کسی شمع معمے کے کسی انعام کے مطالبہ کے سلسلہ میں کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جائے گا جب تک اس مطالبہ سے متعلق پوری پوری تفصیلات کی واضح تحریری اطلاع ایڈیٹر معمہ ماہنامہ شمع کو اس معمہ کے انعام پانے والوں کی فہرست کی شمع میں اشاعت کے پندرہ یوم کے اندر اندر اس فہرست کے ساتھ ہی چھپنے والی ہدایات کے تحت نہ دی گئی ہو۔ نیز کسی انعام کی ایک بار ادائیگی یا روانگی کے بعد اس انعام کی رقم کسی بھی شخص کو دوبارہ ادا کرنے کے لئے کوئی ذمہ داری نہ ہوگی اور انعامات روانہ ہونے کے بعد تقسیم انعامات کا ہر حل بھیجنے والا پابند ہوگا۔

محمد یونس دہلوی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے انڈین پرنٹنگ ورکس نئی دہلی میں چھپوا کر دفتر شمع آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی سے شائع کیا۔

ایک لاکھ روپے کے نقد انعامات کی شاندار تقسیم

چار صحیح حل بھیجنے والوں نے پہلا انعام مبلغ پینسٹھ ہزار (۶۵,۰۰۰) روپے حاصل کیا

شمع معمہ نمبر ۵۸ میں صرف چار صحیح حل وصول ہوئے جن پر پہلا انعام مبلغ پینسٹھ ہزار روپے بحساب ۱۶ ہزار دو سو پچاس روپے فی کس تقسیم کیا گیا۔ انہیں انعام پانے کی اطلاع ۱۲ اپریل ۱۹۵۵ کو تار سے دے دی گئی۔

۱۔ جمیل احمد صاحب معرفت حاجی غلام رسول صاحب ۹۵/۸۱ بڑا ہبینیا احاطہ کلول اسٹریٹ کان پور
۲۔ انور جہاں صاحبہ معرفت عبدالحمید صاحب دفتری پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ حکومت پاکستان کراچی
۳۔ محمد اسلم صاحب بخاری ۱۱۶، ۱۱۸، دوسرا منزلہ۔ جالی محلہ۔ بمبئی ۳۔
۴۔ صالحہ بانو صاحبہ معرفت شمس الدین صاحب کاکتہ روس سرکنگ سیلون دکان نمبر ۵۰ مل روڈ کان پور

ایک غلطی والے ۴۵ حل وصول ہوئے جن پر دوسرا انعام مبلغ بارہ ہزار پانچ سو روپے بحساب ۲۷۷ روپے ۳ آنے فی کس تقسیم کئے گئے۔

۱۔ مشتاق احمد کان پور ۲۔ نذیر احمد لکھنؤ ۳۔ رئیس احمد بریلی ۴۔ محمد حسین بریلی ۵۔ بشیشپال گر
منگری ۶۔ عبدالعزیز لاہور ۷۔ احمد حسن لاہور ۸۔ محمد حسین کان پور ۹۔ کرشن چند دہلی ۱۰۔ عبدالحمید
ڈیرہ دون ۱۱۔ سخاوت علی سمبلپور ۱۲۔ علی محمد اودے پور ۱۳۔ شعبان علی گرولیہ ۱۴۔ رام موہن لال
رانہ ۱۵۔ جمال الدین فورڈواہ ۱۶۔ ملک قاسم حسین کراچی ۱۷۔ رخسانہ بیگم کراچی ۱۸۔ محمد یوسف
کراچی ۱۹۔ جمیل خاں رحیم یار خاں ۲۰۔ احمد قریشی کراچی ۲۱۔ عبدالغفور کراچی ۲۲۔ نازو کراچی۔
۲۳۔ اقبال خاں منٹگمری ۲۴۔ جماعت علی جودھپور ۲۵۔ محمد اشرف راولپنڈی ۲۶۔ علیم الدین
لاہور ۲۷۔ صبح بہار کراچی ۲۸۔ نذیر بیگم لاہور ۲۹۔ شفیق النساء راولپنڈی ۳۰۔ شاہ محمود جوں
۳۱۔ محمد خضر سرینگر ۳۲۔ شوکت علی برہان پور ۳۳۔ شام بابو نارائن کھیڑ ۳۴۔ شیخ علی سکندرآباد
۳۵۔ محمد یعقوب رکلام ۳۶۔ محمد شکر اللہ بتول ۳۷۔ ایم یعقوب چرکنڈہ ۳۸۔ رماشنکر سوراؤں
۳۹۔ انصار احمد شیرکوٹ ۴۰۔ چمن بہادر تاول ۴۱۔ سیدہ اسلم ناگپور ۴۲۔ عبدالرزاق کمانی نارہ
۴۳۔ مہیشوری پرشاد الہ آباد ۴۴۔ ایس این لال کان پور ۴۵۔ اکبر علی بنارس۔

دو غلطی والے ۳۶۰ حل وصول ہوئے جن پر تیسرا انعام مبلغ گیارہ ہزار پانچ سو روپے بحساب بتیس (۳۲) روپے فی کس تقسیم کئے گئے

۱۔ احمد ابوبکر حیدرآباد ۲۔ کلاوتی بدایوں ۳۔ صدرالدین
کنوٹ ۴۔ برکت علی میرٹھ ۵۔ احمد رضا کلکتہ ۶۔ نجمہ نوری
بمبئی ۷۔ بچے۔ ایس پردیسی گوندیا ۸۔ چمن لال بشن گڑھ
۹۔ ملاوا حاکش نگنڈہ ۱۰۔ گوبند رام ڈیرہ دون ۱۱۔ محمد سلیمان
بنارس ۱۲۔ بشارت حسین اودے پور ۱۳۔ سلطان احمد
خانقاہ محمد پناہ ۱۴۔ مدثر خاں لاہور ۱۵۔ عنایت قدوس
راولپنڈی ۱۶۔ مقصود گل پشاور ۱۷۔ حبیب الدین کراچی
۱۸۔ نور حسین لاہور ۱۹۔ عبدالکریم راولپنڈی ۲۰۔ رضی الرحمن
جڑانوالہ ۲۱۔ اکمل قریشی ملتان ۲۲۔ عزیز الرحمن ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۲۳۔ کہکشاں کراچی ۲۴۔ محمد یعقوب لاہور ۲۵۔ غلام قادر
جلالپور جٹاں ۲۶۔ محمد خاں چکوال ۲۷۔ آر۔ اے۔ خاں
گڑھ مہاراجہ ۲۸۔ مشتاق احمد سید پور ۲۹۔ عبدالحسیب کراچی
۳۰۔ محمد اقبال کراچی ۳۱۔ محمد حسینی ایبٹ آباد ۳۲۔ گل محمد تنگی
فاضل پور ۳۳۔ محمد حنیف نہٹور ۳۴۔ ہر سروپ سرسی
۳۵۔ حسین الدین بریلی ۳۶۔ محمد غنی نئی دہلی ۳۷۔ محمد بخش
بھنگڑی ۳۸۔ دلاور حسین لکھنؤ ۳۹۔ کانتا بانسل نئی دہلی
۴۰۔ رضیہ بیگم نہٹور ۴۱۔ وسیم احمد بریلی ۴۲۔ سنونت سنگھ
نئی دہلی ۴۳۔ محمد عاقل دہلی ۴۴۔ کیو
ایم ڈیوڈ دہلی ۴۵۔ قمر جہاں بیگم لکھنؤ ۴۶۔
مقبول احمد نجیب آباد ۴۷۔ محمد علی بریلی ۴۸۔ راج رام ایمبو
۴۹۔ محمد فاروق دھامپور ۵۰۔ ستار احمد کانپور ۵۱۔ محمد جمیل دہلی
۵۲۔ سلیم احمد بریلی ۵۳۔ وینکٹاچاری رامپور ۵۴۔ شبیر حسن
بارہ بنکی ۵۵۔ بشیر احمد سکندرآباد ۵۶۔ محمد شریف مرادآباد
۵۷۔ بیتی محمد نئی دہلی ۵۸۔ ادے بھان چپول ۵۹۔
مہابیر پرشاد دہلی ۶۰۔ پریتم سنگھ رامپور ۶۱۔ رئیسہ بیگم دہلی
۶۲۔ ہر سروپ دہلی ۶۳۔ غضنفر علی لکھنؤ ۶۴۔ مشتاق علی
بدایوں ۶۵۔ ہربخش سنگھ نئی دہلی ۶۶۔ محمد امین خاں لیمبو
۶۷۔ رنو دیالا نئی دہلی ۶۸۔ سورج پرکاش دہلی ۶۹۔
پریم بہاری لال بدرہ ۷۰۔ بندہ بیگم نجیب آباد ۷۱۔ نور خاں
سبزہ منڈی ۷۲۔ شکیلا زیدی شاہجہاں پور ۷۳۔ بیگم نشتر کانپور
۷۴۔ حبیب احمد بجیت ۷۵۔ ایم احمد کانپور ۷۶۔
نظام الدین کانپور ۷۷۔ حافظ علی لکھنؤ ۷۸۔ مولا بخش
کانپور ۷۹۔ میر حسن کانپور ۸۰۔ عبدالغفور کالا لیور۔
۸۱۔ گسم قادیو بند ۸۲۔ عبدالسلام دہلی ۸۳۔ ظریف خاں

صحیح حل شمع معمہ نمبر ۵۸

■	م	م	■	ن	و	ت	س	و	د
م	ل	ع	■	ل	ا	ل	■	■	ن
کھ	■	ا	م	■	ر	ا	ک	ر	س
ن	■	م	ل	ق	■	ش	■	■	ا
■	ی	ل	ا	و	■	■	ا	م	تھ
د	ا	ے	■	■	ر	د	ن	ب	■
و	■	■	پ	■	ش	ا	ت	■	ز
ا	ر	ا	ی	پ	■	م	ط	■	ہ
و	■	■	ن	ا	ج	■	ا	ج	ش
ن	و	د	ا	ر	م	■	م	و	■

جلالپور ۸۴۔ صبغت اللہ جلالپور ۸۵۔ عزیز خاں بریلی ۸۶۔ قرۃ العین نجیب آباد ۸۷۔ غلام محمد بہاری گڈھ۔
۸۸۔ سلمیٰ بیگم بریلی ۸۹۔ منشی رام تاہن ۹۰۔ محمد مستقیم گھورہ جلالپور ۹۱۔ ابراہیم کرنول ۹۲۔ رسمی حمید
جونپور ۹۳۔ محمد کامل کانپور ۹۴۔ ایچ کریم پونہ ۹۵۔ عبدالرشید امبور ۹۶۔ علی اعظم رانی گنج ۹۷۔
ایم مرتضیٰ کلکتہ ۹۸۔ فریدالنساء گھوریا ۹۹۔ پوردل خاں سورت ۱۰۰۔ مقرب رضا جمشید پور ۱۰۱۔ غوث علی
بمبئی ۱۰۲۔ دیوا نجند بمبئی ۱۰۳۔ آمنہ خورشید سرینگر ۱۰۴۔ محمد صدیق درشنہ ۱۰۵۔ عبدالغفار بھوپال ۱۰۶۔ فیروز احمد
رانی گنج ۱۰۷۔ قدسیہ مکان حیدرآباد ۱۰۸۔ لکشمی چند دتیا ۱۰۹۔ فصیح الحسن دیوبند ۱۱۰۔ ہیش کمار دتیا ۱۱۱۔
شمیم احمد بنارس ۱۱۲۔ برہم راج ڈیرہ دون ۱۱۳۔ درپا دت میرٹھ ۱۱۴۔ عبدالکریم المورہ ۱۱۵۔ سیم شدیبا
۱۱۶۔ کرشن گوپال ڈیرہ دون ۱۱۷۔ اختر علی بہاری گڈھ ۱۱۸۔ شانتی سروپ سہارنپور ۱۱۹۔ محمد نبی مرزا آباد۔

شمع معمے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

۱۲۰۔ نسیم بانو دہلی ۱۲۱۔ محمد ابراہیم نگینہ ۱۲۲۔ احتشام احمد نجینہ ۱۲۳۔ وی سدیو فرید آباد ۱۲۴۔ این ایم انصاری کانپور
۱۲۵۔ انی رام نجیب آباد ۱۲۶۔ نظیر فاطمہ مظفر نگر ۱۲۷۔ بلدیو راج دہلی ۱۲۸۔ شیدا علی بیگ مظفر نگر ۱۲۹۔ رام کشور
سوائی مادھوپور ۱۳۰۔ رام اوتار شاہجہانپور ۱۳۱۔ لکھمی سنگھ نجیب آباد ۱۳۲۔ راج کماری دہلی ۱۳۳۔ عبدالعزیز
کانپور ۱۳۴۔ عطاء اللہ کانپور ۱۳۵۔ جین پتاخ دہلی ۱۳۶۔ اوما دیوی مراد آباد ۱۳۷۔ مظہر الحق موہنڈ ۱۳۸۔
سلطنت آرا لکھنؤ ۱۳۹۔ گردھاری لال رام پور ۱۴۰۔ دیوینید دہلی ۱۴۱۔ علی میاں بمبئی ۱۴۲۔ زبیدہ بی چالیس گاؤں
۱۴۳۔ شبیر علی لکھنڈہ ۱۴۴۔ شکنتلا دیوی ڈیرہ دون ۱۴۵۔ نصیر الدین رانچور ۱۴۶۔ رفیق احمد حیدرآباد ۱۴۷۔
غلام نبی بھیلواڑہ ۱۴۸۔ رفیع اللہ ساگر ۱۴۹۔ محمد ہاشم حیدرآباد ۱۵۰۔ پیوراج فیروزپور ۱۵۱۔ اختری بیگم
کانپور ۱۵۲۔ شرف الدین حیدرآباد ۱۵۳۔ شربتی دیوی حیدرآباد ۱۵۴۔ خدیجہ بمبئی ۱۵۵۔ لال چند حصار ۱۵۶۔
حبیب اللہ بلگام ۱۵۷۔ مسز اللہ دین نئی دہلی ۱۵۸۔ سید حمید نظام آباد ۱۵۹۔ سلیمان یعقوب بوچی ۱۶۰۔ محمد رفیق
کامٹی ۱۶۱۔ ایم اے قریشی ملتان ۱۶۲۔ نصیر الدین سرگودھا ۱۶۳۔ عبدالواحد راولپنڈی ۱۶۴۔ عبدالرشید
چک جمال ۱۶۵۔ منصور علی جہلم ۱۶۶۔ رفیق بیگم کراچی ۱۶۷۔ مسز جوار خاں راولپنڈی ۱۶۸۔ محمد بشیر کیمبلپور ۱۶۹۔
بہاؤالدین حیدرآباد سندھ ۱۷۰۔ رفیقہ حیدرآباد سندھ ۱۷۱۔ سلمہ خاتون سیالکوٹ ۱۷۲۔ فضل متین ڈیرہ ۱۷۳۔
رحم غنی راولپنڈی ۱۷۴۔ محمد یوسف کا ٹیکی ۱۷۵۔ محمد ظہیر پاسی ۱۷۶۔ وحید گل کوہاٹ ۱۷۷۔ مطلوب حسین کلکتہ
۱۷۸۔ دیوی لال اودے پور ۱۷۹۔ گوردھن ناتھ شکر ۱۸۰۔ ایم اے بخشی گریاتم ۱۸۱۔ خورشید عالم راولپنڈی
۱۸۲۔ نصیر عثمانی راولپنڈی ۱۸۳۔ ایس توحید راولپنڈی ۱۸۴۔ ضیاء الدین ساہیوال ۱۸۵۔ نصیر الدین حیدرآباد سندھ
۱۸۶۔ اکرام حیات کراچی ۱۸۷۔ جمشید علی نواب شاہ ۱۸۸۔ رضوان صادق کراچی ۱۸۹۔ اعجاز حسن بہاؤنگر ۱۹۰۔ ممتاز احمد ملتان
۱۹۱۔ محمد وسیم پشاور ۱۹۲۔ شمیم اختر مری ۱۹۳۔ منصور احمد بوڑھانہ ۱۹۴۔ محمد علی احمد آباد ۱۹۵۔ محمد صدیق کلکتہ ۱۹۶۔
وحید الدین حیدرآباد ۱۹۷۔ قادر گیلانی سرینگر ۱۹۸۔ اکبر علی اودے پور ۱۹۹۔ احمد بادشاہ وانمباڑی ۲۰۰۔ شمس الدین کلکتہ
۲۰۱۔ کے ایم ال کراچی ۲۰۲۔ مسرت پروین لاہور ۲۰۳۔ انعام اللہ پشاور ۲۰۴۔ مختار حسین کراچی ۲۰۵۔ حسن خاں ڈیلو پارہ
۲۰۶۔ کریم داد لاہور ۲۰۷۔ عبدالقیوم ڈھاکہ ۲۰۸۔ ممتاز خاں کوہاٹ ۲۰۹۔ غلام خالد راولپنڈی ۲۱۰۔ غلام حیدر کراچی
۲۱۱۔ غلام دستگیر سکھر ۲۱۲۔ ظہور احمد بہاولپور ۲۱۳۔ ایم عفت لاہور ۲۱۴۔ ایس حسین جیسور ۲۱۵۔ محمد حبیب مری ۲۱۶۔ خاکی جان
پشاور ۲۱۷۔ اے کے شیروانی کیمبلپور ۲۱۸۔ محمد افضل کراچی ۲۱۹۔ محمد علی سیالکوٹ ۲۲۰۔ نگہت گجرات ۲۲۱۔ عافیہ بیگم
کراچی ۲۲۲۔ نعمت علی چٹاگام ۲۲۳۔ نظام الدین کراچی ۲۲۴۔ صفدر علی کراچی ۲۲۵۔ نواب علی ٹنڈو دت ۲۲۶۔ غلام مرتضیٰ کراچی
۲۲۷۔ محمد سلیم راولپنڈی ۲۲۸۔ محمد یعقوب سیالکوٹ ۲۲۹۔ معروف سلطان گوجر خاں ۲۳۰۔ محمد یامین کراچی ۲۳۱۔
فتح اللہ ساہیوال ۲۳۲۔ فریدہ بیگم کراچی ۲۳۳۔ محمد فاضل شہرہ ۲۳۴۔ عبدالجبار کراچی ۲۳۵۔ ساجدہ بیگم کراچی
۲۳۶۔ ایم اے صدیقی خان پور ۲۳۷۔ زبیدہ خاتون کراچی ۲۳۸۔ اے آر ندوی پشاور ۲۳۹۔ جعفر علی پشاور ۲۴۰۔

حبیب حیدر کراچی ۲۴۱۔ وزیر الدین راولپنڈی ۲۴۲۔ عبدالاحد کراچی ۲۴۳۔ اے بی منٹگمری ۲۴۴۔ خورشید بیگم ملتان
۲۴۵۔ شاہدہ بیگم کراچی ۲۴۶۔ فرحت باز کراچی ۲۴۷۔ محفوظ احمد روہڑی ۲۴۸۔ ایم این قریشی کراچی ۲۴۹۔ قمر بانو
کراچی ۲۵۰۔ محمد اکرم عارف والہ ۲۵۱۔ اختر حسن بہاولنگر ۲۵۲۔ حمید عباس کراچی ۲۵۳۔ محمد رضا نارووال
۲۵۴۔ غلام سرور لالہ موسیٰ ۲۵۵۔ مسماں گل بچی ۲۵۶۔ منیر الدین مظفر گڑھ ۲۵۷۔ حسن علی پاربتی پور ۲۵۸۔
عبدالصادق راولپنڈی ۲۵۹۔ عبدالمجید ڈھاکہ ۲۶۰۔ نذیر احمد وزیر آباد ۲۶۱۔ احمدی لاہور ۲۶۲۔ ظہیر حسین کراچی
۲۶۳۔ سرفراز بیگم ملتان ۲۶۴۔ محمد سعید سیالکوٹ ۲۶۵۔ بشیر بیگم کراچی ۲۶۶۔ ایم اے رشید سرگودھا ۲۶۷۔ غلام قادر
ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۶۸۔ نشاط آرا لاہور ۲۶۹۔ محمد ایوب چک ۲۷۰۔ ڈی این ڈالپوری سرینگر ۲۷۱۔ عمران
لاہور ۲۷۲۔ اے آر عباد کوئٹہ ۲۷۳۔ شیام لال اننت ناگ ۲۷۴۔ تاج بیگم کراچی ۲۷۵۔ شفاء اللہ لاہور ۲۷۶۔
محمد امین میرپور خاص ۲۷۷۔ محمد تقی چٹاگام ۲۷۸۔ ایم این عرب کراچی ۲۷۹۔ نورجہاں منٹگمری ۲۸۰۔ رضیہ سلطانہ جیسور
۲۸۱۔ عائشہ خاتون اوجھیانی ۲۸۲۔ عابدہ بیگم تھر ۲۸۳۔ گنپت راؤ اودگیر ۲۸۴۔ رام آسرا انگووال ۲۸۵۔ ایم اے رشید
پورحسن ۲۸۶۔ عبدالستار پورنا ۲۸۷۔ غلام محمود اورنگ آباد ۲۸۸۔ حکیم رضی سید ہول ۲۸۹۔ بیگم صدیقی لاہور ۲۹۰۔ یعقوب الفضل
ہنکسنڈہ ۲۹۱۔ کرشنا کماری جالندھر ۲۹۲۔ ایشر سنگھ شاہ پور جاجن ۲۹۳۔ عزیز الاسلام کلکتہ ۲۹۴۔ عبدالعلیم اون ۲۹۵۔ آئی بھاٹی
ناگپور ۲۹۶۔ رام بھاٹی کانپور ۲۹۷۔ میر الدین کلکتہ ۲۹۸۔ ام سلمٰی کٹھوڑہ ۲۹۹۔ احمد زماں لکھنؤ ۳۰۰۔ عبداللہ بادشاہ آمبور
۳۰۱۔ ابراہیم گنتکل ۳۰۲۔ محمد سعید پرتاب گڑھ ۳۰۳۔ عبدالغنی بن مکھی ۳۰۴۔ سوروپ کور دیرم سالہ ۳۰۵۔ جگت رام چاہ پنجیوانہ
۳۰۶۔ شانتی رانی پربھو ۳۰۷۔ بال کرشنا حیدرآباد ۳۰۸۔ رحمتی بیگم بن مکھی ۳۰۹۔ محمد ادریس رائی پور ۳۱۰۔ نذیر احمد بمبئی
۳۱۱۔ عزیز الدین سلطانپور ۳۱۲۔ ترلوچن سنگھ امرتسر ۳۱۳۔ بابر علی کلکتہ ۳۱۴۔ بھاؤ رائے ناگپور ۳۱۵۔ جمیل حسین بھوپال
۳۱۶۔ جوالا پرشاد جلال آباد ۳۱۷۔ عبداللطیف فورٹ گنج ۳۱۸۔ جنیت کور بستی پورہ ۳۱۹۔ ارشادی بیگم لیپا سرائے ۳۲۰۔ چھوٹے لال
دہاسو ۳۲۱۔ سید عثمان نیدرگ ۳۲۲۔ محمد عمر سکندر آباد ۳۲۳۔ نصرت سلطانہ بھوپال ۳۲۴۔ جگت سنگھ امرتسر
۳۲۵۔ محمد سلطان لکھیم پور ۳۲۶۔ ابوالحسن بمبئی ۳۲۷۔ نرسنگ داس پٹھان کوٹ ۳۲۸۔ چھوٹو خاں کلکتہ ۳۲۹۔
زین دیال ریواڑی ۳۳۰۔ محمد ایوب مین پوری ۳۳۱۔ عبدالکریم شہادہ ۳۳۲۔ ابرار احمد ہنکی ۳۳۳۔ سوجی جگی
امرتسر ۳۳۴۔ چندن سنگھ ڈیرہ دون ۳۳۵۔ محمد حنیف دربھنگہ ۳۳۶۔ منظور احمد جونپور ۳۳۷۔ نور محمد جاورہ ۳۳۸۔ ارشد حسین
ٹانڈہ ۳۳۹۔ خورشیدہ بیگم پوریا ۳۴۰۔ اجے پال سنگھ جے پور ۳۴۱۔ ملک مشتاق سرینگر ۳۴۲۔ سرلا دیوی مالیر کوٹلہ
۳۴۳۔ عبدالغفور کوٹہ ۳۴۴۔ حشمت بدر ودھنباد ۳۴۵۔ آمر علی بوندی ۳۴۶۔ خلیل احمد کراچی ۳۴۷۔ تابش حسین کراچی
۳۴۸۔ عابد علی سلطان پور ۳۴۹۔ محمد بلاقی سیسوہ ۳۵۰۔ زاہدہ رابعہ خاتون بھاول نگر ۳۵۱۔ یادو راؤ
ننگاپور ۳۵۲۔ عبدالمناف سہارنپور ۳۵۳۔ غلام رسول بارہ مولہ ۳۵۴۔ گوجرن سنگھ کانپور ۳۵۵۔ اقبال احمد الہ آباد
۳۵۶۔ شوکت محمد بمبئی ۳۵۷۔ قدرت اللہ جودھپور ۳۵۸۔ عبدالمجید انبالوی ۳۵۹۔ محمد رمضان منصوراں ۳۶۰۔ محمد بخش راولپنڈی۔

تین غلطی والے ۱۵۶۷ حل وصول ہوئے جن پر چوتھا انعام مبلغ دس ہزار پانچ سو روپے بحساب چھ روپے بارہ آنے فی کس تقسیم کئے گئے

۱۔ سلیمان عبدالکریم پربھنی ۲۔ نیگا گوڑ دیلپور ۳۔ سری کرشن سرینگر ۴۔ رادھے شیام رائے پورہ ۵۔ مدد علی کنوٹ
۶۔ عبدالرزاق محمود سورت ۷۔ سلیمان یوسف بمبئی ۸۔ جوالا پرشاد بدایوں ۹۔ زین الحق نگر سرائے ۱۰۔ پورن چند بگلی ۱۱۔
ہربنس لال پٹھان کوٹ ۱۲۔ رگھبیر سنگھ پٹیالہ ۱۳۔ احمد بادشاہ آمبور ۱۴۔ محی الدین ظہیر آباد ۱۵۔ ہری چند بھو جنتو
۱۶۔ محمد یونس لاہور ۱۷۔ منظور خانم رحیم یار خاں ۱۸۔ عمر شاہین رحیم یار خاں ۱۹۔ لال دین ہری پور ۲۰۔ محمد کریم چیلا
۲۱۔ شمس الہدیٰ چناسی ہاٹ ۲۲۔ غلام رسول مری ۲۳۔ عبدالودود سعید آباد ۲۴۔ جہاں زیب کوہاٹ ۲۵۔
امیر احمد نظام آباد ۲۶۔ ماہ محمدی کانپور ۲۷۔ غلام نبی اسلام آباد ۲۸۔ سری کرشن کمار ملاپور ۲۹۔ مس اشرف
کراچی ۳۰۔ پرشوتم پوروہن ۳۱۔ اننت رام ٹانڈور ۳۲۔ قطب الدین اورنگ آباد ۳۳۔ صغرٰی خانم ٹونک
۳۴۔ حیدر بیگ حیدرآباد ۳۵۔ محمد نعمان محمد آباد گوہنہ ۳۶۔ گیان چند جالندھر ۳۷۔ ملک مودا پاربتی پور ۳۸۔
طاہرہ بابیا ایبٹ آباد ۳۹۔ سلطان جہاں بھوپال ۴۰۔ فرمان علی لاہور ۴۱۔ اسلم دستگیر احمد نگر ۴۲۔ عمر یوسف
کراچی ۴۳۔ محمد صابر لاہور ۴۴۔ عبدالرحمٰن ہری پور ۴۵۔ عزیزہ چاچٹاگانگ ۴۶۔ شکور یوسف چٹاگانگ ۴۷۔
گلو خاں سکھر ۴۸۔ محمد یوسف گوجرانوالہ ۴۹۔ سیتا نادین ننگلنڈہ ۵۰۔ نثار اللہ مردان ۵۱۔ جعفر علی کنوٹ ۵۲۔
عبدالحکیم لاہور ۵۳۔ خدا بخش ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۵۴۔ گل زیب ہری پور ۵۵۔ منور حیات گوجر خاں ۵۶۔
غیاث الدین ٹنڈو دت ۵۷۔ علی مطاہر خیرپور ۵۸۔ رحیم بخش لاہور ۵۹۔ سید بادشاہ کراچی ۶۰۔ انجم بیگم کراچی ۶۱۔
نظام الدین کراچی ۶۲۔ حسن شاہ کراچی ۶۳۔ ناہید بیگم چاٹگام ۶۴۔ مقبول احمد چٹاگانگ ۶۵۔ عثمان مقدم کراچی
۶۶۔ طارق خاں کراچی ۶۷۔ شوکت حسین کراچی ۶۸۔ اسحٰق کراچی ۶۹۔ ہمایوں راولپنڈی ۷۰۔ نور الدین مندرہ
۷۱۔ نسیم حسین لاہور ۷۲۔ نور محمد خانیوال ۷۳۔ عائشہ بیگم کوئٹہ ۷۴۔ میر باز بنوں ۷۵۔ محمد یوسف راولپنڈی ۷۶۔
عزیز الرحمٰن گجرات ۷۷۔ اسد میاں لاہور ۷۸۔ ٹی حسین جہلم ۷۹۔ عبدالغنی لاہور ۸۰۔ پریم سنگھ گل غیب ۸۱۔
انیسہ بانو کراچی ۸۲۔ انصار الحق کراچی ۸۳۔ کاظم راولپنڈی ۸۴۔ عبدالستار لاہور ۸۵۔ دوست محمد فاضل پور
۸۶۔ محمد یعقوب لاہور ۸۷۔ نور حسین چتوکی ۸۸۔ عبدالرؤف شیدو ۸۹۔ محمد الیاس لاہور ۹۰۔ بیلم ثمر راولپنڈی
۹۱۔ غلام علی ٹنڈو دت ۹۲۔ اکابر خاں مری ۹۳۔ اے لیوڈ لیسولا بور ۹۴۔ احسان لاہور ۹۵۔ محمد سرور کراچی
۹۶۔ وناچا اقبال مری ۹۷۔ فرحت حمید کراچی ۹۸۔ غلام اصغر کوئٹہ ۹۹۔ تلاوت شاہ نوشہرہ ۱۰۰۔ محمد احسن کراچی
۱۰۱۔ سنتوکھ سنگھ دہلی ۱۰۲۔ محمد شبیر بریلی ۱۰۳۔ حبیبہ سلطانہ کانپور ۱۰۴۔ گوپال بریلی ۱۰۵۔ عظمت بانو لکھیم پور ۱۰۶۔
روشن لال دہلی ۱۰۷۔ انور حسین کانپور ۱۰۸۔ عبدالستار نگینہ ۱۰۹۔ رام کشور رام پور ۱۱۰۔ سردار احمد امروہہ ۱۱۱۔

محمد شفیع شاہجہانپور ۱۱۲۔ ہری چند لٹ پوری ۱۱۳۔ ابراہیم سنگھ سلانہ ۱۱۴۔ صفی احمد بریلی ۱۱۵۔ یونس علی رامپور
۱۱۶۔ گوبند رام آگرہ ۱۱۷۔ علی موسیٰ دہلی ۱۱۸۔ عبدالوحید مراد آباد ۱۱۹۔ کلیان سنگھ بریلی ۱۲۰۔ عبدالرحیم سنبھل
۱۲۱۔ ملاپ پرنس دہلی ۱۲۲۔ ہاشم علی لکھنؤ ۱۲۳۔ فضل مبین بیگ نگر ۱۲۴۔ اصغر علی سنبھل ۱۲۵۔ تارا سنگھ انبالہ
۱۲۶۔ شریف حسین لکھنؤ ۱۲۷۔ ارملا دیوی دہلی ۱۲۸۔ مہر الٰہی دہلی ۱۲۹۔ مسرت اللہ جلال نگر ۱۳۰۔ شفیق احمد
دہلی ۱۳۱۔ حنیفہ خاتون مراد آباد ۱۳۲۔ ایس جودالیہ غازی آباد ۱۳۳۔ نارائن داس لدھیانہ ۱۳۴۔ چاند رام
دہلی ۱۳۵۔ عبدالحمید کراچی ۱۳۶۔ عظیم النساء کانپور ۱۳۷۔ فضل الرحمٰن کانپور ۱۳۸۔ حسینہ بیگم آگرہ ۱۳۹۔
لطافت حسین بریلی ۱۴۰۔ خوشنودی بیگم رام پور ۱۴۱۔ امر سنگھ نودی نگر ۱۴۲۔ سراج احمد بریلی ۱۴۳۔ ایشر سنگھ
ہوڑہ ۱۴۴۔ سدرشن کماری نئی دہلی ۱۴۵۔ کشور بانو میرٹھ ۱۴۶۔ خلیل احمد دہلی ۱۴۷۔ سنے مستری بدایوں
۱۴۸۔ محمد ولی شاہجہانپور ۱۴۹۔ سعید النساء دہلی ۱۵۰۔ اوم دت نئی دہلی ۱۵۱۔ محمد عثمان بامرداتی ۱۵۲۔ محمد شفیق شاہجہانپور
۱۵۳۔ ذوالفقار سوار ۱۵۴۔ کرشن سرن ملک ۱۵۵۔ فخر الدین بجنور ۱۵۶۔ محمد محفوظ مراد آباد ۱۵۷۔ عبدالعزیز بریلی
۱۵۸۔ محمد میر خورجہ ۱۵۹۔ حبیب الرحمٰن منڈاور ۱۶۰۔ امجدی بیگم نگر ۱۶۱۔ نور محمد رامپور ۱۶۲۔ تیرتھ رام لکھنؤ
۱۶۳۔ سادھو سنگھ بریلی ۱۶۴۔ پدم سین سردھنہ ۱۶۵۔ ایچ اے امیر بنگا ڈیرہ دون ۱۶۶۔ نور الحسن مراد آباد
۱۶۷۔ موہن لال دہلی ۱۶۸۔ پرکاش دیوی مہرولی ۱۶۹۔ جگمدر نگم لکھنؤ ۱۷۰۔ ضمیر عالم لکھنؤ ۱۷۱۔ سوشیل کمار
شاہجہانپور ۱۷۲۔ شریعت اللہ شاہجہانپور ۱۷۳۔ پیارا احمد شاہجہانپور ۱۷۴۔ شیام ناتھ بارہ بنکی ۱۷۵۔ امیر احمد مرو
۱۷۶۔ رامیشور پرشاد بریلی ۱۷۷۔ بقاء اللہ شاہجہانپور ۱۷۸۔ محمد بشیر بارہ بنکی ۱۷۹۔ محمد عثمان شاہجہانپور ۱۸۰۔
بشیر الدین دہلی ۱۸۱۔ نظیر احمد دہلی ۱۸۲۔ امیند سنگھ دہلی ۱۸۳۔ جمیل احمد دہلی ۱۸۴۔ عبدالعزیز دہلی ۱۸۵۔
حبیب الرحمٰن شاہجہانپور ۱۸۶۔ ہربنس سنگھ دہلی کینٹ ۱۸۷۔ ہرنام داس نئی دہلی ۱۸۸۔ محمد فیاض کانپور
۱۸۹۔ صاحب داد کانپور ۱۹۰۔ احمد اللہ امار یا ۱۹۱۔ اللہ بخش نگینہ ۱۹۲۔ پریتم سنگھ نئی دہلی ۱۹۳۔ مسعود علی
دہلی ۱۹۴۔ افتخار حسین پہاڑی ۱۹۵۔ محمد نعمان بریلی ۱۹۶۔ بلراج نئی دہلی ۱۹۷۔ جگجیت سنگھ بلونت ۱۹۸۔
ہنسراج دہلی ۱۹۹۔ سانگ رام لونیا جھیل ۲۰۰۔ ستین میاں لکھنؤ ۲۰۱۔ اخلاص احمد دہلی ۲۰۲۔
ٹھاکر داس ٹیک پور ۲۰۳۔ رام سروپ شاہجہانپور ۲۰۴۔ انیس مراد آباد ۲۰۵۔ منظور احمد نئی دہلی ۲۰۶۔
شمو مراد آباد ۲۰۷۔ کرشن لال نئی دہلی ۲۰۸۔ عبدالقدیر شاہجہانپور ۲۰۹۔ گرنام بیدی دہلی ۲۱۰۔ حسین خاں
رامپور ۲۱۱۔ بھگوان داس نئی دہلی ۲۱۲۔ محمد یوسف دہلی ۲۱۳۔ این سی بھسین مراد نگر ۲۱۴۔ یم جانو دہلی

شمع نے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

۲۱۵۔ عبدالکریم کانپور ۲۱۶۔ بنسی لال آگرہ ۲۱۷۔ ارجن داس دہلی ۲۱۸۔ سیدہ خاتون میرٹھ ۲۱۹۔ ایم کرلے دہلی
۲۲۰۔ مسرور احمد بریلی ۲۲۱۔ نایاب بیگم مرادآباد ۲۲۲۔ علی حسن جگتیہ نجیب ۲۲۳۔ تسلیم احمد دہلی ۲۲۴
کرشن لال بریلی ۲۲۵۔ وجے کمار سترکھ ۲۲۶۔ شیر حیدر سترکھ ۲۲۷۔ محمود حسین رڑکی ۲۲۸۔ شمشاد حسین لکھنؤ
۲۲۹۔ نون خاں علی گنج ۲۳۰۔ رام لال لکھنؤ ۲۳۱۔ شرافت حسین شاہجہانپور ۲۳۲۔ رشید احمد سہارنپور ۲۳۳
شوکت جہاں رامپور ۲۳۴۔ بہاری لال بریلی ۲۳۵۔ سیتا دیوی دہلی ۲۳۶۔ شہاب الدین بریلی ۲۳۷۔ مشتاق حسین
مرادآباد ۲۳۸۔ ممتاز احمد دہلی ۲۳۹۔ فراست اللہ بریلی ۲۴۰۔ بی بی ماتھر مرادآباد ۲۴۱۔ فضل اللہ خورجہ ۲۴۲
نوبردھن لال بریلی ۲۴۳۔ مقبول حسین شاہجہانپور ۲۴۴۔ پربھو دیال بندھوا ۲۴۵۔ ارتضیٰ علی کانپور ۲۴۶
ابوالفرح کانپور ۲۴۷۔ نیاز احمد کانپور ۲۴۸۔ جگدیش لال بہادرگڑھ ۲۴۹۔ اوم پرکاش دہلی ۲۵۰۔ رفیق احمد
نئی دہلی ۲۵۱۔ محمد اقبال دہلی ۲۵۲۔ برج موہن دہلی ۲۵۳۔ محمد رفیق دہلی ۲۵۴۔ تقر چند دہلی ۲۵۵۔ بشیر احمد
شاہجہانپور ۲۵۶۔ لال محمد شاہجہانپور ۲۵۷۔ وقارالحسن موناتھ بھنجن ۲۵۸۔ صفدر علی شاہ آباد ۲۵۹۔ تلسی داس
پانی پت ۲۶۰۔ محمد براتی کانپور ۲۶۱۔ ریحانہ خاتون سہارنپور ۲۶۲۔ اشرف علی کانپور ۲۶۳۔ نرملا دیوی پوٹھ کلاں
۲۶۴۔ جہانگیر چند لال مرادآباد ۲۶۵۔ محمد بخش دہلی ۲۶۶۔ محمد یونس بریلی ۲۶۷۔ محمد علی رامپور ۲۶۸۔ بھولا ناتھ دہلی کینٹ
۲۶۹۔ کرپال سنگھ سیتاپور ۲۷۰۔ کوشل کشور میرٹھ ۲۷۱۔ رام چندر رامپور ۲۷۲۔ دلی خاں رامپور ۲۷۳۔ منظور خاں
شاہجہانپور ۲۷۴۔ قیصر جہاں رامپور ۲۷۵۔ امیر حسن شاہجہانپور ۲۷۶۔ علی مظفر نگینہ ۲۷۷۔ عفت النساء نگینہ
۲۷۸۔ عبدالصمد پوربی ۲۷۹۔ ولیس رام نئی دہلی ۲۸۰۔ کرماں والی دہلی ۲۸۱۔ بالکرشن ہری سنگھ دہلی ۲۸۲۔
عبدالمجید بدایوں ۲۸۳۔ گیتا رانی نجیب آباد ۲۸۴۔ مجاہد حسین رودرپور ۲۸۵۔ نعیم نبی دہلی ۲۸۶۔ قبول سنگھ دیوبند
۲۸۷۔ گوپی چند بریلی ۲۸۸۔ تلک راج گورداسپور ۲۸۹۔ سعید خاں لکھنؤ ۲۹۰۔ پریم پرشاد سہارنپور ۲۹۱۔
ایس این رستوگی دہلی ۲۹۲۔ بابو رام پی پور ۲۹۳۔ افتخار احمد کرند ۲۹۴۔ محمود علی بریلی ۲۹۵۔ زبیر احمد [illegible] ۲۹۶۔
قریشی بیگم دہلی ۲۹۷۔ ذاکری بیگم رامپور ۲۹۸۔ صفیہ بیگم فیض آباد ۲۹۹۔ میمونہ بی رامپور ۳۰۰۔ رابرٹس کھاتولی
۳۰۱۔ محمد ابراہیم لکھنؤ ۳۰۲۔ ابن محمد مرادآباد ۳۰۳۔ گلشن مہروی نئی دہلی ۳۰۴۔ راجیشور دیال نئی دہلی ۳۰۵۔ عابد خاتون
امروہہ ۳۰۶۔ نکہت لکھنؤ ۳۰۷۔ آسمان بیگم کانپور ۳۰۸۔ رام سروپ مرادآباد ۳۰۹۔ انوارالحسن لکھنؤ ۳۱۰۔ عبدالجبار
دہلی ۳۱۱۔ چرن سنگھ منڈوگی ۳۱۲۔ بابو رام کاندھلہ ۳۱۳۔ محمد انوار لکھنؤ ۳۱۴۔ ایم رفیق پیلی بھیت ۳۱۵۔ رشید احمد
لکھنؤ ۳۱۶۔ عبدالعلیم سکندرآباد ۳۱۷۔ محمد ابراہیم مرادآباد ۳۱۸۔ نسیم احمد علی آباد ۳۱۹۔ کندن لال نئی دہلی ۳۲۰۔ شفیق
اوجین پور ۳۲۱۔ سدھیر کمار مظفرنگر ۳۲۲۔ دیوی کماری نئی دہلی ۳۲۳۔ محمد علی مظفرنگر ۳۲۴۔ گریش چند شاہجہانپور ۳۲۵
قبول سنگھ دیوبند ۳۲۶۔ موہنی بھٹہ میرٹھ ۳۲۷۔ بملا کماری دہلی ۳۲۸۔ وید پرکاش بہادرگڑھ ۳۲۹۔ ولیس شاہجہانپور
۳۳۰۔ فیروزہ بانو جلال آباد ۳۳۱۔ شردلال جہرہ ۳۳۲۔ محمد عقیل لکھنؤ ۳۳۳۔ صغیر بیگ کانپور ۳۳۴۔ نصیرالدین دہلی
۳۳۵۔ جوگندرپال پانی پت ۳۳۶۔ اے آئی شمسی رامپور ۳۳۷۔ جیت کور نئی دہلی ۳۳۸۔ چندا کانپور ۳۳۹۔ سندر لال
نگینہ ۳۴۰۔ امیر محمد دیوبند ۳۴۱۔ شیخ محمود ناگپور ۳۴۲۔ گنگا رام شاہجہانپور ۳۴۳۔ صابر حسین بریلی ۳۴۴۔
وشکار ناتھ نئی دہلی ۳۴۵۔ ضمیر احمد بیلا دہلی ۳۴۶۔ مدن لال مظفرنگر ۳۴۷۔ محسن علی جہرہ ۳۴۸۔ سبط محمد مرادآباد ۳۴۹۔
ایم یوسف کانپور ۳۵۰۔ جمشید بیگم دہلی ۳۵۱۔ شفاعت حسن شاہجہانپور ۳۵۲۔ موہن چند دہلی ۳۵۳۔ رمیش چند نئی دہلی
۳۵۴۔ جسونت رام بہادرگڑھ ۳۵۵۔ ذاکر حسین بلیا ۳۵۶۔ نواب مرزا دہلی ۳۵۷۔ رام پرکاش نئی دہلی ۳۵۸۔
اکرام الدین جہرہ ۳۵۹۔ رام ناتھ لکھنؤ ۳۶۰۔ حسن منور نگینہ ۳۶۱۔ فاروق احمد بریلی ۳۶۲۔ شانتی دیوی الہ آباد ۳۶۳
ایم اے حفیظ کلکتہ ۳۶۴۔ افتخار احمد بدایوں ۳۶۵۔ غلام نبی دہلی کینٹ ۳۶۶۔ چمن سنگھ دہرہ دون ۳۶۷۔
جناب الرحمن بہیڑی ۳۶۸۔ دلاری دیوی پیلی بھیت ۳۶۹۔ اکبر علی دہلی ۳۷۰۔ خلیل احمد دہلی ۳۷۱۔ روشن لال دہلی
۳۷۲۔ کرشن لال سرکڑہ ۳۷۳۔ پریم کور دہلی ۳۷۴۔ حفیظ احمد سیتاپور ۳۷۵۔ سنتوش سنگھ لکھنؤ ۳۷۶۔ بجے چند
جین نگر ۳۷۷۔ اندرا گپتا اکولہ ۳۷۸۔ محمد سعید دہلی ۳۷۹۔ پریم شانتی بیگم گدھ ۳۸۰۔ کے پی اوبرائے نئی دہلی ۳۸۱
جمشید علی بریلی ۳۸۲۔ محمد قاسم دہلی ۳۸۳۔ سجاد حسین مرادآباد ۳۸۴۔ محمد اسلام دہلی ۳۸۵۔ تھوپوندی ۳۸۶۔ تارا چند سسوری
۳۸۷۔ محمد جان بریلی ۳۸۸۔ ابرار حسین شاہجہانپور ۳۸۹۔ بابو رام نئی دہلی ۳۹۰۔ شریمتی [illegible] ۳۹۱۔ حشمت علی الہ آباد
۳۹۲۔ کستوری لال فریدآباد ۳۹۳۔ سوتی بائی فریدآباد ۳۹۴۔ قبول سنگھ دیوبند ۳۹۵۔ نصیرا بیگم نگینہ ۳۹۶۔ ستیہ پال
نئی دہلی ۳۹۷۔ وشنا طیفی بریلی ۳۹۸۔ روشن لال بریلی ۳۹۹۔ کاظم حسین لکھنؤ ۴۰۰۔ تیمور حسین کانپور ۴۰۱۔ محمد یوسف
آسنسول ۴۰۲۔ حفیظ الرحمن آسنسول ۴۰۳۔ چندر بھان کان پور ۴۰۴۔ عبدالرزاق ناسک ۴۰۵۔ نذر فاطمہ نگینہ
۴۰۶۔ عبدالرحیم حیدرآباد ۴۰۷۔ سوشیل کمار رامپور ۴۰۸۔ رگھونندن پرشاد مرادآباد ۴۰۹۔ شندر داس الہ آباد ۴۱۰۔
سری رام کانپور ۴۱۱۔ جگندر لال ڈیرہ دون ۴۱۲۔ ارجن پونڈی ۴۱۳۔ عبدالشکور کلکتہ ۴۱۴۔ حمید احمد بنارس
۴۱۵۔ اسمٰعیل بیگ برہان پور ۴۱۶۔ جعفر علی سکندرآباد ۴۱۷۔ خیرالنساء دوارسا ۴۱۸۔ گوربچن سنگھ منڈی ۴۱۹
بھیرو لال بھوپال ۴۲۰۔ مشتاق احمد بمبئی ۴۲۱۔ اقبال کرشن لکھنؤ ۴۲۲۔ بابو پرشاد دھولپور ۴۲۳۔ ارشاد علی بدایوں۔
۴۲۴۔ ابوالحسنات کان پور ۴۲۵۔ قیصر جہاں رامپور ۴۲۶۔ بیلا رتی شاہجہانپور ۴۲۷۔ رام لال دہرہ ۴۲۸۔ ایم یحییٰ
ناگپور ۴۲۹۔ نور آتما سنگھ سولن ۴۳۰۔ فدا حسین رامپور ۴۳۱۔ سشریہ دیوی نئی دہلی ۴۳۲۔ دیوندر سروپ رامپور
۴۳۳۔ کبیر سنگھ نئی دہلی ۴۳۴۔ نعیمہ بیگم رامپور ۴۳۵۔ احسان احمد رامپور ۴۳۶۔ دین چند جالندھر ۴۳۷۔
ایڈگر لوک سہارنپور ۴۳۸۔ بلبیر سنگھ دہلی ۴۳۹۔ ایم احسن سہارنپور ۴۴۰۔ احمد بخش بریلی ۴۴۱۔ ناہید پروین
بلند شہر ۴۴۲۔ نرمل کماری دیوبند ۴۴۳۔ وجے کمار نبالہ ۴۴۴۔ ام النساء فاطمہ رتن پورہ ۴۴۵۔ کرشن لال
انبالہ ۴۴۶۔ رام کمار شاہجہانپور ۴۴۷۔ محمد یار مائنٹ نگر ۴۴۸۔ راجہ بخش سنگھ سیتاپور ۴۴۹۔ پھول وتی بدایوں۔

شمع معمے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

شمع معمے اپنی ایمانداری، حسنِ انتظام، عمدہ اشاروں اور مناسب حلوں کے لئے مشہور ہیں اور انہیں مزید تعارف کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی آپ کی دلچسپی کے لئے ہم معاصر ہفت روزہ "ریاست" دہلی میں جناب دیوان سنگھ مفتون کا لکھا ہوا ایک ایڈیٹوریل نوٹ نقل کرتے ہیں، جس میں شمع معموں کے بارے میں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے:

شمع "معموں" کا ایک لاکھ روپیہ کا نیا انعام

یہ خبر دلچسپی کے ساتھ سنی جائے گی کہ "رسالہ شمع" کی طرف سے ایک لاکھ روپے کا انعام اس ماہ جانسٹھ ضلع مظفرنگر کے ایک صاحب مسٹر محمد قاسم کو دیا جا رہا ہے اور اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے کثرت کے ساتھ دعوت نامے بھی جاری کئے گئے ہیں۔

اُردو جرنلزم تو کیا شاید ہندوستان کے انگریزی یا کسی دوسری زبان کے جرنلزم میں بھی کوئی دوسری ایسی مثال موجود نہیں کہ معمہ سازی کے سلسلہ میں کسی ایک شخص کو ایک لاکھ روپیہ کا نقد انعام دیا گیا ہو اور یہ فخر صرف رسالہ "شمع" کو ہی حاصل ہے جس کی تعریف نہ کرنا قدرناشناسی ہوگی۔ کیونکہ جہاں اُردو کے بعض رسائل مثلاً "بیسویں صدی" وغیرہ پبلک کے ساتھ خالص چارسوبیس کرتے ہوئے ان لوگوں کے نام حل نکال کر ادیب پبلک کے ذریعے نکال لیتے ہیں جن کا نہ دنیا میں کبھی کوئی وجود تھا، نہ اب کوئی وجود ہے اور نہ آئندہ کوئی وجود ہوگا (بیسویں صدی کے حل کے ایک کیس کی مسٹر شیو نرائن بھٹناگر آف "ملن"، مسٹر دیپ نرائن لیڈر سوشلسٹ پارٹی، حافظ عزیز حسن بقائی ایڈیٹر "حریت" و ممبر میونسپلٹی "بیسویں صدی" ایڈیٹر "ریاست" اور مسٹر حمید اللہ ایڈیٹر "شمع" نے تحقیقات کی تھی اور مسٹر رام رکھا مل خوشتر ایڈیٹر "بیسویں صدی" کا بیان سننے کے بعد سب کا یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ حضرت خوشتر معمہ بازی کے ذریعہ پبلک کو دھوکہ دینے اور لوٹنے کے ملزم ہیں کیونکہ ایک انعام ایسی خاتون کے نام نکالا گیا جس کا دنیا میں کوئی وجود نہ تھا اور اس حل کا روپیہ تین ماہ کے بعد بذریعہ چیک بینک سے کیش کرایا گیا) مگر رسالہ "شمع" کی ایمانداری کی داد دینی پڑتی ہے کہ پچھلے دنوں راجستھان کی ایک نابالغ لڑکی کے نام انعام نکلا تو اس لڑکی کے انعام کا روپیہ اس ہدایت کے ساتھ بینک میں جمع کرا دیا گیا کہ یہ لڑکی دس برس کے بعد جب بالغ ہو تو بینک یہ روپیہ اس لڑکی کو دے (یعنی اس صورت میں بے ایمانی ممکن ہی نہیں کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ "شمع" والوں نے اس لڑکی کے انعام کے روپیہ لینے کی سازش کر لی ہو اور دس برس کے بعد جب یہ لڑکی بالغ ہو تو اس لڑکی سے روپیہ حاصل کر لیں) اور جو شخص بھی چاہے "شمع" معموں کا حساب دیکھ سکتا ہے۔ "شمع" والوں کی ایمانداری کا باعث چاہے ان کی آمدنی کی زیادتی ہو کیونکہ جس شخص کو ایمانداری کے ساتھ کاروبار میں ایک لاکھ روپیہ ماہوار کے قریب خالص بچت ہو انکم ٹیکس والوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ "شمع" پر انکم ٹیکس لگاتے وقت "ریاست" کے اس نوٹ کو بطور سند پیش کیا جائے کیونکہ انکم ٹیکس والے حضرات زیادہ تر انکم ٹیکس لگاتے وقت پڑوسیوں کی شہادت کو بھی کافی سمجھتے ہیں) اسے بے ایمانی کرنے کی ضرورت نہیں۔ بے ایمانی تو وہ کرتا ہے جو معمہ میں انعام تو پچاس ہزار روپے کا مشتہر کرے اور حلوں کا روپیہ اسے دس ہزار بھی وصول نہ ہو یا ایک شخص کی تنخواہ تو ساٹھ روپیہ ماہوار ہو اور بال بچوں کے اخراجات سو روپیہ سے کم نہ ہوں۔ ہم "شمع" کو اس شاندار اور قابلِ رشک کامیابی پر مبارکباد دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ معمہ سازی کی بالکل ممانعت نہ کی جائے۔ معمہ سازی دماغی نشوونما اور علمی استعداد کو بڑھانے کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ مگر چارسوبیس کلاس کے معمہ سازوں کو نہ صرف ختم کیا جائے بلکہ ان پر مقدمات قائم کر کے ان کو جیل بھی بھیجا جائے کیونکہ کوئی وجہ نہیں کہ یہ لوگ پبلک کو ناجائز طور پر لوٹ کر اپنے بینک بیلنس میں اضافہ کریں۔

(ریاست ۴۔ اپریل ۱۹۵۵)

۴۵۰ مٹھو لال شاہجہانپور ۴۵۱ رام ناتھ سیتاپور ۴۵۲ عبدالرحمٰن شاہجہانپور ۴۵۳ کیوری بائی اجمیر ۴۵۴-
رام کنور مرادآباد ۴۵۵ پرکاش وتی لکھنؤ ۴۵۶ شکنتلا دیوی رامپور ۴۵۷ خلیل الرحمان دہلی ۴۵۸ ایس ایم دین
دہلی ۴۵۹ دیس راج کانپور ۴۶۰ محمد غضنفر نگینہ ۴۶۱ اقتدار علی بریلی ۴۶۲ پشپا دیوی دتیا ۴۶۳ سریش کمار دتیا-
۴۶۴ مقصود احمد رامپور ۴۶۵ دیوی پرشاد حیدرآباد ۴۶۶ رگھونندن پرشاد رانی کھیت ۴۶۷ معین الدین
بمبئی ۴۶۸ ویریندر کمار فیروزپور ۴۶۹ افتخار حسین بھوپال ۴۷۰ معین اللہ چائباسہ ۴۷۱ رام پرکاش جلپائیگوڑی
۴۷۲ سعید الدین حیدرآباد ۴۷۳ جنگ وارث فرید پور ۴۷۴ بیلا رتی فیروزپور ۴۷۵ رمیش چند کانپور
۴۷۶ ایم اے رشید مدراس ۴۷۷ یحییٰ محمد نئی دہلی ۴۷۸ عنایت اللہ مجھوریا ۴۷۹ برجیس لال بیکانیر ۴۸۰ محمد اسرائیل
کلکتہ ۴۸۱ مبارک علی کانپور ۴۸۲ محمد حلیم الہ آباد ۴۸۳ شمس النساء حیدرآباد ۴۸۴ منصور احسن مونگیر ۴۸۵
ارجن داس کرنول ۴۸۶ محسن علی رتلام ۴۸۷ زاہد علی کانپور ۴۸۸ سرسوتی دیوی دوراہہ ۴۸۹ شیلا کانپور-
۴۹۰ راج کشن رانچی ۴۹۱ ایم ڈی صدیقی جبل پور ۴۹۲ حسینی جگن گھاٹ ۴۹۳ ایم پی رانچی چائباسہ ۴۹۴
محمد سعید بھوپال ۴۹۵ اوندر سنگھ کانپور ۴۹۶ رام پرشاد بھوپال ۴۹۷ محمد بدھن بیگو سرائے ۴۹۸ کے ایل گایا
کلکتہ ۴۹۹ ذکر راؤ حیدرآباد ۵۰۰ چمن لال سری گنگا نگر ۵۰۱ نذیر حسن کانپور ۵۰۲ اظہار الحق بنارس ۵۰۳
علی شبیر بمبئی ۵۰۴ مصطفٰے قادر برہانپور ۵۰۵ قمر منصور بنارس ۵۰۶ کرشن مراری شملہ ۵۰۷ فیاض قادری
برہانپور ۵۰۸ فنی ماسٹر اندور ۵۰۹ محمود حنیف بمبئی ۵۱۰ محمد شفیق بیور ۵۱۱ عاشق حسین ساہنجر لیک ۵۱۲
بھورے خاں کوئٹہ ۵۱۳ محمد ابراہیم امراؤتی ۵۱۴ امان اللہ رائے گنج ۵۱۵ امین الحسن حیدرآباد ۵۱۶ راجیندر
نامن ۵۱۷ محمد ایوب شولاپور ۵۱۸ ایس اے صابری سہارنپور ۵۱۹ غلام رسول آرہ ۵۲۰ ترلوچن سنگھ بھوپال
۵۲۱ حلیمہ پروین بلندی ۵۲۲ پریم ساگر فرید کوٹ ۵۲۳ شوری لال دہلی ۵۲۴ اعجاز حسن کلکتہ ۵۲۵-
قمر النساء بمبئی ۵۲۶ رام سروپ احمد آباد ۵۲۷ رحمت اللہ بمبئی ۵۲۸ عبدالرحمٰن گنتکل ۵۲۹ فاطمہ رجب علی
سورت ۵۳۰ دستگیر احمد بمبئی ۵۳۱ عبدالرحیم درگ ۵۳۲ عزیز اشرف جونی ۵۳۳ محمد یونس آسنسول ۵۳۴
فیروز الدین کلکتہ ۵۳۵ میرا گل دھوہ ۵۳۶ سری چند ڈیرہ دون ۵۳۷ نور بی بی احمد آباد ۵۳۸ ولا دے کانپور
۵۳۹ منی لال نامن ۵۴۰ عبدالوحید حیدرآباد ۵۴۱ محمد ابراہیم بھوپال ۵۴۲ مختار احمد کلکتہ ۵۴۳ سعیدہ بی بی
احمد آباد ۵۴۴ رباح الدین کلکتہ ۵۴۵ بیگھا سنگھ میرٹھ ۵۴۶ عبدالسمیع بنگلور ۵۴۷ سرفراز عالم آسنسول
۵۴۸ رحمت بی بی رائچور ۵۴۹ لیاقت علی چائباسہ ۵۵۰ ایم اے بخش چائباسہ ۵۵۱ مبارک علی فرخ آباد ۵۵۲
عطاء الرحمٰن کانپور ۵۵۳ مظفر خاں بھساول ۵۵۴ سرتی دیوی کانپور ۵۵۵ چیت رام نامن ۵۵۶ برج موہن دہلی
۵۵۷ محمد سعید چائباسہ ۵۵۸ سورج کرن حیدرآباد ۵۵۹ سوبھاش چند بھٹنڈہ ۵۶۰ پردمن کمار
چراغ دہلی ۵۶۱ عبداللہ سرگودھا ۵۶۲ محمد خالد جے پور ۵۶۳ عبدالغفار کاشی پور ۵۶۴ زاہدہ خاتون چک منگلور
۵۶۵ سبط حسین مرادآباد ۵۶۶ طاہرہ سلطانہ حیدرآباد ۵۶۷ عبدالسلیم مرزاپور ۵۶۸ رحمت اللہ مدراس-
۵۶۹ سرفراز خاں حیدرآباد ۵۷۰ چاند رام پٹیالہ ۵۷۱ تراب علی نجیب آباد ۵۷۲ جمیل احمد چائباسہ ۵۷۳
لتا پرشاد مظفر نگر ۵۷۴ محمد منصور جمشید پور ۵۷۵ محمد عثمان مدراس ۵۷۶ عبدالکریم حیدرآباد-۵۷۷
مسعودہ سرینگر ۵۷۸ سنیہ پال آگرہ ۵۷۹ شفیع الدین حیدرآباد ۵۸۰ سریش کمار جموں ۵۸۱ محمد رضا داؤد گنج
۵۸۲ انیس جعفری کلکتہ ۵۸۳ محمد اوکل رائچور ۵۸۴ رام پرشاد جالندھر ۵۸۵ سعیدہ بانو سرینگر ۵۸۶
ابوالحسن کانپور ۵۸۷ نور محمد سرینگر ۵۸۸ وحیدہ بیگم رڑکی ۵۸۹ پلی کشماوتی سہانسی ۵۹۰ ساوتری دیوی
جموں ۵۹۱ ہری رام چائباسہ ۵۹۲ نورالعین بلندی ۵۹۳ جلد لپورن امرتسر ۵۹۴ محمد ادریس مظفرنگر
۵۹۵ مسز محمد مجیب پور ۵۹۶ مس نور حسین چائباسہ ۵۹۷ نور حسن اندور ۵۹۸ رضا حسن علی کھنڈوہ-۵۹۹
محمد رفیع گڑھ ۶۰۰ نور بیگم جبل پور ۶۰۱ شام ورما امرتسر ۶۰۲ غلام احمد باندہ ۶۰۳ کاشی دیوی کانپور ۶۰۴
احسن میاں کانپور ۶۰۵ سید العبید شولاپور ۶۰۶ لنگا علی ماںبا حیدرآباد ۶۰۷ محمد مرتضیٰ کلکتہ ۶۰۸ ایم آر شرما
لکسر ۶۰۹ زرینہ خاتون جیت پور ۶۱۰ عبدالرشید شیو پور ۶۱۱ کرشن لال لکھنؤ ۶۱۲ رام لال ڈیرہ دون
۶۱۳ مظہر الحق جمشید پور ۶۱۴ سوم پال کانپور ۶۱۵ کیہ جالندھر ۶۱۶ قریشہ سلطانہ کلکتہ ۶۱۷ زبیدہ خاتون
کلکتہ ۶۱۸ عادل رشید آسنسول ۶۱۹ بنسی لال سیالکوٹ ۶۲۰ ممتاز بیگم چکوال ۶۲۱ ساوتری محسن سرگودھا
۶۲۲ نور احمد رسالپور ۶۲۳ بصیرت انیس حویلیاں ۶۲۴ رئیس الدین کراچی ۶۲۵ چمکا خاں منڈی بہاؤالدین-
۶۲۶ محمد ابراہیم اوکاڑہ ۶۲۷ عبدالحکیم راولپنڈی ۶۲۸ غلام مصطفٰے کوہاٹ ۶۲۹ علی احمد درشنا ۶۳۰-
نصرت بیگم سرگودھا ۶۳۱ سعید اختر کراچی ۶۳۲ التفات حسین موسیٰ خیل ۶۳۳ سعیدہ رضیہ لاہور ۶۳۴
عبدالکریم چک [illegible] ۶۳۵ خاقان پشاور ۶۳۶ اقبال کریم سیالکوٹ ۶۳۷ زرینہ رشید فیض آباد ۶۳۸-
محمد یٰسین [illegible] ۶۳۹ رمیش کانپور ۶۴۰ اکرام الدین نجینہ ۶۴۱ ایس ایچ شاہ ساہنجر ۶۴۲ مسز جے کمار
لاہور ۶۴۳ محمد شریف لاہور ۶۴۴ خواجہ محمد کراچی ۶۴۵ شیخو کلکتہ ۶۴۶ پی ایم لاری اندور ۶۴۷ حمید بیگ
میسور ۶۴۸ سید عالم بمبئی ۶۴۹ جمیلہ چک منگلور ۶۵۰ بیگم کورنیوز آباد ۶۵۱ فدا الحسن گوبا ۶۵۲ محمد شکور
کراچی ۶۵۳ رحیم بخش جودھپور ۶۵۴ امان اللہ جے پور ۶۵۵ نوبھوناتھ دوارہ ۶۵۶ گیا رسیا پیشنر
اجمیر ۶۵۷ عبدالرب [illegible] ۶۵۸ ڈوون ۶۵۹ غفر شفی گوالیار ۶۶۰ راجیندر کاشی پور ۶۶۱ محمد فاضل چک منگلور ۶۶۲
صفدر حسین میرپور خاص ۶۶۳ محمد جمیل پشاور ۶۶۴ ریاض احمد کوہاٹ ۶۶۵ علی احمد لائلپور ۶۶۶ محمد شریف
سکھر ۶۶۷ خواجہ جلیل پشاور ۶۶۸ عبدالرشید کوئٹہ ۶۶۹ نور اللہ لاہور ۶۷۰ نجیب احمد کراچی ۶۷۱ بدرالدین
لاہور ۶۷۲ محمد اسحٰق لائلپور ۶۷۳ نور محمد سکھر ۶۷۴ محمد بشیر سیالکوٹ ۶۷۵ اعجاز الحق لاہور ۶۷۶ محمد جعفر راولپنڈی

۶۷۶ معراج الدین کراچی ۶۷۷ اشتیاق حسین کراچی ۶۷۸ جی ربانی واہ ۶۷۹ عزیز اللہ راولپنڈی ۶۸۰-
گلاب خاں جامہ ۶۸۱ آمنہ بی بی ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۶۸۲ شہناز پروین نوشہرہ ۶۸۳ اے عزیز سکھر ۶۸۴
شمیم اصغر جھنگ ۶۸۵ رفیق احمد لاہور ۶۸۶ عادل انصاری کراچی ۶۸۷ عزیز الرحمٰن نوشہرہ ۶۸۸ عبدالمجید لاہور
۶۸۹ محمد برکت پشاور ۶۹۰ محمد سلیمان لاہور ۶۹۱ اکرام الدین حیدرآباد سندھ ۶۹۲ رفیق احمد مظفرگڑھ
۶۹۳ ارشاد احمد کیمبل پور ۶۹۴ مجیب بیگ کراچی ۶۹۵ ظہیر عالم جودھپور ۶۹۶ محمد عباس کلکتہ ۶۹۷
سمیع اللہ نوشہرہ ۶۹۸ عبدالقدیر کراچی ۶۹۹ محمود لاہور ۷۰۰ عطاء الحق ڈبرو گڑھ-

۷۰۱ ایم آئی انصاری چائباسہ ۷۰۲ اے لطیف مدراس ۷۰۳ گنگا سہائے فتح آباد ۷۰۴ برکت حسین تاپو گڑہ ۷۰۵ زاہد
بمبئی ۷۰۶ احتشام الدین پونا ۷۰۷ نظیر احمد سرینگر ۷۰۸ عزیز الرحمٰن لاہور ۷۰۹ شیو رام ۷۱۰ اے پی اولیا ۷۱۱ نور الحسن ناگپور
۷۱۲ حکیم دانا ناندیڑ ۷۱۳ خیر النساء شیخ پورہ ۷۱۴ ایس آر جی بمبئی ۷۱۵ ستیہ دیوی بمبئی ۷۱۶ جلال لطیف جمشید پور ۷۱۷
بول چند سنور ۷۱۸ عائشہ بیگم ۷۱۹ ویجنتے وگیلا برہو ۷۲۰ ادریس صاحب گنج ۷۲۱ ڈی عالیکدل سرینگر ۷۲۲ اعجاز علی
حیدرآباد ۷۲۳ منی لال بنارس ۷۲۴ احمد علی بھوپال ۷۲۵ شفیع الزماں بھوپال ۷۲۶ بابو رام کانپور ۷۲۷ شیام سندر
نامن ۷۲۸ شہنشاہ حسین مریال گڑھ ۷۲۹ ونود ہنگو حیدرآباد ۷۳۰ رابعہ خانم سہارنپور ۷۳۱ باجرہ الٰہ آباد ۷۳۲ اے ایچ
قریشی کرشنا گنج ۷۳۳ عزیز جیلانی حیدرآباد ۷۳۴ بچن سنگھ شاہ پور ۷۳۵ سوشیلا کماری والیشر ۷۳۶ ایس اے خاں
مظفرنگر ۷۳۷ گیان چند مظفرنگر ۷۳۸ ساجدہ بیگم کھروہ جلال پور ۷۳۹ یوسف بیگ گوالیار ۷۴۰ عبدالرشید سکندرآباد-
۷۴۱ قمر النساء اجمیر پارہ ۷۴۲ محمد فاضل لاہور ۷۴۳ محمد زماں میرپور خاص ۷۴۴ شمیم فردوس کراچی ۷۴۵ بسم اللہ بیگم کراچی ۷۴۶
علی حیدر کوئٹہ ۷۴۷ مسز شفیع کوئٹہ ۷۴۸ محمد اسلم اوکاڑہ ۷۴۹ فردوس بیگم لاہور ۷۵۰ محمد راشد اکوڑہ خٹک ۷۵۱
عبدالقادر کراچی ۷۵۲ حسن قاسم دیناج پور ۷۵۳ غلام محمد شکرباری ۷۵۴ قمر الدین گوجرانوالہ ۷۵۵ محمد ایوب راولپنڈی ۷۵۶
علی بہادر ایبٹ آباد ۷۵۷ حسن کمال کراچی ۷۵۸ نبی بخش خیرآباد کنٹ ۷۵۹ عبدالغنی کراچی ۷۶۰ عالم بی بی کراچی ۷۶۱ ایم اے
قیصر محمود نواب شاہ ۷۶۲ ریاض الدین میرپور ۷۶۳ ایم حکیم کراچی ۷۶۴ سلیم بیگم نظام آباد ۷۶۵ عبدالشکور کنری ۷۶۶
غلام نبی ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۷۶۷ غلام حیدر قائدہ آباد ۷۶۸ کمال الدین کراچی ۷۶۹ خان غالب لاہور ۷۷۰ انیس احمد
کراچی ۷۷۱ بیگم سلطان پشاور ۷۷۲ شفیق احمد راولپنڈی ۷۷۳ محمد نواز ڈیرہ اسمٰعیل ۷۷۴ غلام حسین حیدرآباد سندھ ۷۷۵
ستوری شاہ مردان ۷۷۶ محمد سعید ڈھاکہ ۷۷۷ سعادت قیوم میرپور ۷۷۸ خلیل الرحمٰن کراچی ۷۷۹ زینت اے ہاشمی کراچی ۷۸۰
شاہینہ پروین راولپنڈی ۷۸۱ عمر الدین حیدرآباد سندھ ۷۸۲ آمنہ خورشید ٹھٹھہ ۷۸۳ کرامت علی کراچی ۷۸۴ عبدالمجید
ٹسنہ ۷۸۵ محمد عقیل کراچی ۷۸۶ مسعود اختر ملتان ۷۸۷ محمد رفیع چک ۳۹۵ ۷۸۸ سید بادشاہ راولپنڈی ۷۸۹-
جلال الدین کیمبلپور ۷۹۰ ثریا احسن سکھر ۷۹۱ عبدالکریم کوٹلی لوہاراں ۷۹۲ ظفر علی گوجرخاں ۷۹۳ بیگم حنیف کومیلا ۷۹۴
محمد رفیق پشاور ۷۹۵ رفیع محمد کراچی ۷۹۶ عبدالحمید حیدرآباد سندھ ۷۹۷ مشرف خاں لاہور ۷۹۸ اے آر کرمانی
لاہور ۷۹۹ عبدالواحد کوہاٹ ۸۰۰ محمد نذیر لاہور ۸۰۱ ممتاز الٰہی پشاور ۸۰۲ نذیر احمد لاہور ۸۰۳ بیگم محمود راولپنڈی
۸۰۴ بدر الاسلام کوئٹہ ۸۰۵ شیر احمد پشاور ۸۰۶ بشیر احمد کراچی ۸۰۷ محمد اسلم سرگودھا ۸۰۸ شکیلہ نسرین گوجرخاں
۸۰۹ محمد طفیل لائلپور ۸۱۰ اللہ بخش کوہاٹ ۸۱۱ غلام مصطفٰے شاہ پور ۸۱۲ عبدالوہاب جھنگ ۸۱۳ جعفر نظامی [illegible] ۸۱۴
رب نواز بنی ۸۱۵ عبدالرحیم اوکاڑہ ۸۱۶ خداداد ڈھاکہ ۸۱۷ خورشید محمد لاہور ۸۱۸ عبدالرحمٰن سیالکوٹ ۸۱۹ جاوید گل
پشاور ۸۲۰ محمد اسلم کراچی ۸۲۱ شاہ گل حیدرآباد سندھ ۸۲۲ چاند بی بی مروت ۸۲۳ حبیب بھائی حیدرآباد سندھ ۸۲۴
رضیہ بیگم پسرور ۸۲۵ گل شیر خاں جھنڈ دوری ۸۲۶ صادق حسین سیالکوٹ ۸۲۷ عبدالدین چک [illegible] ۸۲۸ ظفر محمد
ڈیرہ غازی خاں ۸۲۹ جمال الدین کراچی ۸۳۰ مسز رئیس احمد کراچی ۸۳۱ عبدالحفیظ درشنا ۸۳۲ محمد اسمٰعیل سیدپور ۸۳۳
حسن محمود ملتان ۸۳۴ محمد اسمٰعیل لاروکی ۸۳۵ محمد خاں بنوں ۸۳۶ عبدالرحمٰن عارف والا ۸۳۷ ضمیر حسن کراچی
۸۳۸ اکبر علی لاہور ۸۳۹ محمد یوسف کراچی ۸۴۰ عتیق شاہ کراچی ۸۴۱ وحید الرحمٰن کوئٹہ ۸۴۲ نظام الدین ڈیرہ غازی خاں
۸۴۳ محمد سعید میرپور خاص ۸۴۴ حامد ترمذی کراچی ۸۴۵ فدا حسین مری ۸۴۶ عبدالمجید کوئٹہ ۸۴۷ فرمان علی واہ ۸۴۸-
عزیز فاطمہ راولپنڈی ۸۴۹ سید بادشاہ شیرہ ۸۵۰ فقیر محمد ملتان ۸۵۱ بیگم یوسف کوہاٹ ۸۵۲ سراج الدین بانڈی
۸۵۳ عنایت اللہ لاہور ۸۵۴ ایم اے نقوی کراچی ۸۵۵ شیر علی لاہور ۸۵۶ محمد شریف گوجرخاں ۸۵۷ محمود کوٹری
۸۵۸ ایم ڈی حنیف ڈھاکہ ۸۵۹ شمشیر لاہور ۸۶۰ رسول میاں کراچی ۸۶۱ عبدالحق ڈسکہ ۸۶۲ عطیہ الٰہی لاہور
۸۶۳ ذوالفقار بیگ حیدرآباد سندھ ۸۶۴ اعجاز عباس سکھر ۸۶۵ محمد اقبال اسٹریلی ۸۶۶ تاج بی بی مروت
۸۶۷ عبدالحق کراچی ۸۶۸ ریاض الدین ٹنڈو آدم ۸۶۹ مبارک علی کوئٹہ ۸۷۰ صوفیہ ناجیہ حیدرآباد سندھ ۸۷۱ گل رفیق
اکوڑہ خٹک ۸۷۲ فضل کریم راولپنڈی ۸۷۳ عبدالسلام راولپنڈی ۸۷۴ مقصود علی کوئٹہ ۸۷۵ محمد شاہ چٹاگانگ ۸۷۶
رشید خاں راولپنڈی ۸۷۷ غلام سرور راولپنڈی ۸۷۸ نذیر احمد ملتان ۸۷۹ لیاقت حسین مری ۸۸۰ غلام محمد یٰسین
کراچی ۸۸۱ عبدالخالق چاٹگام ۸۸۲ صدیق احمد کوئٹہ ۸۸۳ عبدالقیوم پسرور ۸۸۴ شیر شاہ کراچی ۸۸۵ کرم داد
ڈھوک حیات ۸۸۶ محمد شفیق حیدرآباد سندھ ۸۸۷ عبدالعزیز نوشہرہ ۸۸۸ اے جی کراچی ۸۸۹ سید جلال خیرات
۸۹۰ محمد حسین بہاولنگر ۸۹۱ محمد ابرار لائلپور ۸۹۲ بیگم عالم سرگودھا ۸۹۳ عبدالرشید لاہور ۸۹۴ تجمل حسین لاہور ۸۹۵
نثار احمد ملتان ۸۹۶ عبدالمجید کوئٹہ ۸۹۷ خورشید جہاں لاہور ۸۹۸ ایم اقبال [illegible] ۸۹۹ محمد سید دیول-
محمد علی کراچی ۹۰۰ آئی اسلم بہاولنگر ۹۰۱ سراج الدین دیناپور ۹۰۲ منور علی لاہور ۹۰۳ عبدالواحد شیرکوٹ ۹۰۴
مقصود عالم لائلپور ۹۰۵ خورشید بیگم چٹاگام ۹۰۶ علی محمد کراچی ۹۰۷ یاسین منیر سانگلہ ہل ۹۰۸ رحیم بخش سکھر ۹۰۹
خلیل احمد چٹاگام ۹۱۰ سلمیٰ بی نواب شاہ ۹۱۱ محمد نعیم پشاور ۹۱۲ شوکت خاں چٹاگام ۹۱۳ شمس الدین مظفرگڑھ ۹۱۴
محمد یونس کراچی ۹۱۵ محمد رمضان عارف والا ۹۱۶ محمد حسین ڈھاکہ ۹۱۷ دوست محمد اے صالحہ ۹۱۸ اے ایم ابراہیم راولپنڈی

خمع معمے اسعت علی رو ڈوٹی دہلی کی طرف جاری کیا گیا-

۹۱۹ محمد سعید ملتان ۹۲۰ عبدالبشیر کوٹری ۹۲۱ عبدالحمید مردان ۹۲۲ ریاض الدین کراچی ۹۲۳ عبدالغفور تربیلا۔
۹۲۴ ابوالکلام کراچی ۹۲۵ عبدالرحیم شاہ میلسی ۹۲۶ مظفر علی کراچی ۹۲۷ علی خاں کراچی ۹۲۸ محمد سعید لاہور
۹۲۹۔ ایم سلیم کوئٹہ ۹۳۰۔ امیر حمزہ کراچی ۹۳۱ محمد صدیق عارف والا ۹۳۲ محمد اللہ کراچی ۹۳۳ حسین بائی پشاور
۹۳۴ محمد شریف منٹگمری ۹۳۵ سلطان محمد کوہاٹ ۹۳۶ محمد ہارون لاہور ۹۳۷ عنایت الرحمٰن مری ۹۳۸۔ ایم حسین
بچاگڑھ ۹۳۹ نظام الدین اوکیپور ۹۴۰ عاشق علی جیکب آباد ۹۴۱ عبدالوالی کراچی ۹۴۲۔ ایم سلیم جہلم ۹۴۳ نورجہاں
کراچی ۹۴۴۔ آسما بیگم کراچی ۹۴۵ مریم بی کراچی ۹۴۶ مرزا ایس ایچ کراچی ۹۴۷۔ امیر علی ملتان ۹۴۸ عبدالرزاق
کراچی ۹۴۹ وحید الدین کراچی ۹۵۰ عبدالرزاق کراچی ۹۵۱ محمد اقبال سکھر ۹۵۲۔ ابوالقاسم کراچی ۹۵۳ نثار محمد کراچی
۹۵۴ عبدالمجید کراچی ۹۵۵ حسین خاں کراچی ۹۵۶ محمد عمر کراچی ۹۵۷ رشید اللہ کراچی ۹۵۸ خدا بخش کندیاں ۔ ۹۵۹
مظہر حسین کراچی ۹۶۰ مس ای ایوب کراچی ۹۶۱۔ اختر علی کراچی ۹۶۲ مشتاق حسین کراچی ۹۶۳ فریضہ خاتون کراچی
۹۶۴ جمیل احمد کراچی ۹۶۵ عبدالعزیز کراچی ۹۶۶ عبدالرشید کراچی ۹۶۷۔ اعجاز حسن لاہور ۹۶۸ [illegible]
۹۶۹ شفیق احمد راولپنڈی ۹۷۰ منظر حسین کراچی ۹۷۱ محمد زریں مری ۹۷۲ محمد لیاقت کراچی ۹۷۳ حمید الحق کراچی
۹۷۴ محمد ہادی کراچی ۹۷۵ عبدالغنی کراچی ۹۷۶ اے رؤف کراچی ۹۷۷ مظفر حسین کراچی ۹۷۸ وارثہ بیگم لاہور
۹۷۹۔ اصغر علی نوشہرہ ۹۸۰ حفاظت علی روہڑی ۹۸۱ عبدالرؤف کوئٹہ ۹۸۲ عبداللہ کراچی ۹۸۳ منور علی کراچی
۹۸۴ غلام رسول کراچی ۹۸۵ سبز علی کوہاٹ ۹۸۶ عبدالمنان کراچی ۹۸۷ نسیم یحییٰ کراچی ۹۸۸ صبور
کراچی ۹۸۹۔ احمد حبیب اللہ کراچی ۹۹۰ عبدالرحیم کوہاٹ ۹۹۱ ظفر علی کراچی ۹۹۲ محبوب علی کراچی ۹۹۳
ایم۔ اے قریشی کراچی ۹۹۴ دراب خاں گرن کوٹ ۹۹۵ منور علی کراچی ۹۹۶ محمد مرزا ڈھوک باغ والی
۹۹۷ شجاعت علی کراچی ۹۹۸ علی محمد راولپنڈی ۹۹۹ ہرنام داس رتو ڈیرہ ۱۰۰۰ اے ایچ کاظمی کراچی
۱۰۰۱ اے حمید کراچی ۱۰۰۲ رضا خاں کراچی ۱۰۰۳ رفیق کوئٹہ ۱۰۰۴ نورالدین کراچی ۱۰۰۵ محمد شبیر راولپنڈی ۱۰۰۶
غضنفر حسین لاہور ۱۰۰۷ عبدالرحمان راولپنڈی ۱۰۰۸ مصباح النساء کراچی ۱۰۰۹ فرزانہ دعا کراچی ۱۰۱۰ ولی الحق
جیسور ۱۰۱۱ مظفر علی شاہ پشاور ۱۰۱۲ محمد حسین کراچی ۱۰۱۳ جناب الدین کراچی ۱۰۱۴ مس فرزانہ ڈھاکہ ۱۰۱۵ [illegible]
لائلپور ۱۰۱۶ محمد امین سیالکوٹ ۱۰۱۷ معظم علی کراچی ۱۰۱۸ محمد ابراہیم حیدرآباد سندھ ۱۰۱۹ اصغر علی کراچی ۱۰۲۰ [illegible]
[illegible] ۱۰۲۱ محمد احمد فتح جنگ ۱۰۲۲ عبدالعزیز کراچی ۱۰۲۳ فیروز خاں راولپنڈی ۱۰۲۴ محمد غیاث کراچی ۔ ۱۰۲۵
محمد ابراہیم سرگودھا ۱۰۲۶ ایزد بخش کیملپور ۱۰۲۷ ضیاء الدین کراچی ۱۰۲۸ مسعود حسن خانپور ۱۰۲۹ حامد حسین کوئٹہ۔
۱۰۳۰ محمد شریف کلر سیداں ۱۰۳۱ مرتضٰے حسین کراچی ۱۰۳۲ محمد دین مندرہ ۱۰۳۳ عبدالسلیم کراچی ۱۰۳۴ احتشام حسین
لاہور ۱۰۳۵ محمد دلشاد عارف والا ۱۰۳۶ محمد شفیع کراچی ۱۰۳۷ محمد علی پشاور ۱۰۳۸ ضیاء الدین کراچی ۔ ۱۰۳۹
حبیب الرحمان کراچی ۱۰۴۰ محمد ایوب کراچی ۱۰۴۱ نصرت پروین نوشہرہ ۱۰۴۲ اختر مرزا کراچی ۱۰۴۳ فروغ احمد
لاہور ۱۰۴۴ مصطفٰے خاں لاہور ۱۰۴۵ بدرالدین راولپنڈی ۱۰۴۶ ام سجاد دل نگر ۱۰۴۷ اسد اللہ سیالکوٹ ۔
۱۰۴۸ حبیب اللہ کراچی ۱۰۴۹ فیاض محمد ملتان ۱۰۵۰ غلام مرتضٰے گجرات ۱۰۵۱ سلیمان مرزا کراچی ۱۰۵۲ حبیب احمد
جھلوال ۱۰۵۳ محمد امین لاہور ۱۰۵۴ رضیہ خانم کراچی ۱۰۵۵ محمد احمد کراچی ۱۰۵۶ محمد اسحٰق راولپنڈی ۔ ۱۰۵۷
ایس اے رومی ٹنڈو آدم ۱۰۵۸ شاہینہ شہداد پور ۱۰۵۹ جمیلہ بی بی کراچی ۱۰۶۰ مظفر حسین کراچی ۔ ۱۰۶۱ محمد زماں
نوشہرہ ۱۰۶۲ شوکت علی کراچی ۱۰۶۳ صاحب زریں نوشہرہ ۱۰۶۴ فدا محمد ایبٹ آباد ۱۰۶۵ عزیز حسین کراچی ۱۰۶۶
محمد حسین رحیم یار خاں ۱۰۶۷ محمد آفتاب کیملپور ۱۰۶۸ محمد زماں کوئٹہ ۱۰۶۹ محمد فاروق راولپنڈی ۱۰۷۰ عبدالقادر
۱۰۷۱ محمد اسحٰق مندرہ ۱۰۷۲ نرجس کراچی ۱۰۷۳ نازی بیگم کراچی ۱۰۷۴ محمد سعید جہلم ۱۰۷۵ محمد سعید راولپنڈی
۱۰۷۶ ظفر اقبال کلیام اعوان ۱۰۷۷ محمد امین لاہور ۱۰۷۸ محمد علی سرگودھا ۱۰۷۹ محمد علی [illegible] ۱۰۸۰ نسیم اختر [illegible]
۱۰۸۱ محمد اسمٰعیل کوئٹہ ۱۰۸۲ ایم اے خاں پشاور ۱۰۸۳ اے آر قمر کراچی ۱۰۸۴ محمد حسین کراچی ۱۰۸۵ رازق بخش
مردان ۱۰۸۶ ارشد بشیر راولپنڈی ۱۰۸۷ محمد منور حیدرآباد سندھ ۱۰۸۸ اعجاز احمد لاہور ۱۰۸۹ شفیق احمد کراچی
۱۰۹۰ احمد حق کوئٹہ ۱۰۹۱ جعفر فاروقی کراچی ۱۰۹۲ عبدالرحمٰن لاہور ۱۰۹۳ افتخار الدین کراچی ۱۰۹۴ آر بخش کراچی
۱۰۹۵ سردار خاں کوہاٹ ۱۰۹۶ امداد حسین لالہ موسیٰ ۱۰۹۷ کوثر تسنیم کوئٹہ ۱۰۹۸ محمد شفیع چک ۱۳۵ ای بی ۔ ۱۰۹۹
محمد عمر کیملپور ۱۱۰۰ جہاں زیب ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۱۰۱ کے بی حسین لاہور ۱۱۰۲ حبیب حسن موانہ ۱۱۰۳ قیصر مرزا
سلطان پور ۱۱۰۴ پوسی رائے پور ۱۱۰۵ محمد بشیر پشاور ۱۱۰۶ انیس شمسی [illegible] ۱۱۰۷ ولی احمد تاجپور ۱۱۰۸ عبدالمنعم
حیدرآباد سندھ ۱۱۰۹ طالب حسین وڈالہ سندھواں ۱۱۱۰ ارشاد احمد نعیم پور ۱۱۱۱ سلطانہ خانم لاہور ۱۱۱۲ درخشندہ
[illegible] لاہور ۱۱۱۳ عبدالرحمٰن کراچی ۱۱۱۴ نادیہ جعفر جیکب آباد ۱۱۱۵ عنایت خاں [illegible] ۱۱۱۶ شبیر حسین لیہ ۱۱۱۷
نبیل احمد [illegible] ۱۱۱۸ چنگیز خاں بدرشی ۱۱۱۹ محمد ایوب سیالکوٹ ۱۱۲۰ عبدالماجد رحیم یار ۱۱۲۱ محمد خاں نوشہرہ
۱۱۲۲ ایم یٰسین خانیوال ۱۱۲۳ ایچ قادری واہ ۱۱۲۴ شمس عارف ڈھاکہ ۱۱۲۵ برکت علی لاہور ۱۱۲۶ حامد حسین
[illegible] ۱۱۲۷ شمیم احمد راولپنڈی ۱۱۲۸ سراج الدین لاہور ۱۱۲۹ محمد عارف کراچی ۱۱۳۰ مزمل حسین پشاور ۱۱۳۱ محمد یحییٰ
سیالکوٹ ۱۱۳۲ یوسف اقبال کراچی ۱۱۳۳ محمد یحییٰ ڈھاکہ ۱۱۳۴ محمد شکور بہاولپور ۱۱۳۵ فیاض احمد سکھر
۱۱۳۶ ثناء اللہ لاہور ۱۱۳۷ محمود علی قصور ۱۱۳۸ ایم اشفاق کوئٹہ ۱۱۳۹ منیر شاہ کوہاٹ ۱۱۴۰ عبدالمجید [illegible]
۱۱۴۱ یعقوب علی کلکتہ ۱۱۴۲ غلام [illegible] سرہند ۱۱۴۳ امرت لال جالندھر ۱۱۴۴ حلیم النساء [illegible] ۱۱۴۵ صابرہ
غفور آباد ۱۱۴۶ حمید خاں بمبئی ۱۱۴۷ ستیہ پال سنگھ فیروزپور ۱۱۴۸ موہن لال فیروزپور ۱۱۴۹ صلاح الدین مونگیر
۱۱۵۰ جلیل احمد [illegible] ۱۱۵۱ خیر بی کامٹی ۱۱۵۲ پیارا سنگھ موگا ۱۱۵۳ کلونت سنگھ جگدیو ۱۱۵۴ اے مجید [illegible]
۱۱۵۵ رضیہ بیگم جالنہ ۱۱۵۶ ابی وینکٹ راجہ محبوب نگر ۱۱۵۷ محمد حسین اسلام آباد ۱۱۵۸ محمد بخش باڑ بان ۱۱۵۹

برکت چند بھٹنڈہ ۱۱۶۰ اسمٰعیل آدم کراچی ۱۱۶۱ عبدالرزاق فتحپور ۱۱۶۲ ایچ ایم یار موسیٰ سرینگر ۱۱۶۳ معین الدین [illegible]
۱۱۶۴ مونید حیدرآباد ۱۱۶۵ روشنا سانی بوندی ۱۱۶۶ غلام رسول سرینگر ۱۱۶۷ منظور جہاں لکھنؤ ۱۱۶۸۔
محمد اسمٰعیل سرینگر ۱۱۶۹ عبدالرزاق سرینگر ۱۱۷۰ جے ایل شرما میرانپور ۱۱۷۱ عبدالغفور اوجین ۱۱۷۲ رفیق احمد
ہاتھرس ۱۱۷۳ محمد جنید بمبئی ۱۱۷۴ شیخ محبوب بھوپال ۱۱۷۵ محمد یوسف چک منگلور ۱۱۷۶ ایم ایم خاں [illegible]
۱۱۷۷ نورالدین سرینگر ۱۱۷۸ بنے میاں بروا ساگر ۱۱۷۹ سوراج سنگھ شولا پور ۱۱۸۰ بختیاور سنگھ [illegible] ۔
۱۱۸۱ ریحانہ بوندی ۱۱۸۲ ایم الیف ربی کٹک ۱۱۸۳ غلام محی الدین سرینگر ۱۱۸۴ مقبول احمد فیض آباد ۱۱۸۵
سرجیت سنگھ کانپور ۱۱۸۶ کریم الدین سرسلہ ۱۱۸۷ غلام طاہر حیدرآباد ۱۱۸۸ لاجونتی جبلپور ۱۱۸۹ احمد صدیقی کلکتہ
۱۱۹۰ پریم سنگھ ہشیارپور ۱۱۹۱ بشیر النساء [illegible] ۱۱۹۲ شاہجہاں جہانسی ۱۱۹۳ ریاض احمد سرینگر ۱۱۹۴ نیاز احمد [illegible] ۱۱۹۵ اقبال احمد
[illegible] ۱۱۹۶ محمد ابراہیم [illegible] ۱۱۹۷ [illegible] حیدرآباد ۱۱۹۸ [illegible] ۱۱۹۹ امام الدین [illegible] ۱۲۰۰ کنیز فاطمہ [illegible] ۔
۱۲۰۱ محمد یوسف بمبئی ۱۲۰۲ حسین آفتاب ہریا سرائے ۱۲۰۳ چاندنی رام رانچی ۱۲۰۴ دیویندر سنگھ سوجانپور ۱۲۰۵
واجد حسین کپل ۱۲۰۶ اے رؤف سکندرآباد ۱۲۰۷ رئیس فاطمہ شیرکوٹ ۱۲۰۸ ہری سنگھ جالندھر ۱۲۰۹ محمد اکبر گنج
۱۲۱۰۔ افتخار احمد گورکھپور ۱۲۱۱ مقبول حسین گورکھپور ۱۲۱۲ منی بائی بھوپال ۱۲۱۳ نظیر احمد بریلی ۱۲۱۴ محمد حنیف [illegible]
۱۲۱۵ ایس ایچ خواجہ جاسوگراں ۱۲۱۶ ہربنس لال جبلپور ۱۲۱۷ رحمت النساء حیدرآباد ۱۲۱۸ مسعود الحق کمار ڈوبی
۱۲۱۹ عبدالجلیل خانجہانپور ۱۲۲۰ محمد سلیم پنڈول ۱۲۲۱ نظیر جے پور ۱۲۲۲ عابد النساء جمشید پور ۱۲۲۳ عبدالوہاب کلکتہ ۱۲۲۴
ریاست علی بھاگلپور ۱۲۲۵ منظور احمد سکندرآباد ۱۲۲۶ ساجد علی [illegible] ۱۲۲۷ نصرت جہاں کلکتہ ۱۲۲۸ دوارکا ناتھ گرگ
۱۲۲۹ حیدر علی [illegible] ۱۲۳۰ کملا دیوی فرخ آباد ۱۲۳۱ یوسف اکبر [illegible] ۱۲۳۲ مسز گلزار سنگھ حیدرآباد ۱۲۳۳
زیب النساء واٹمباڑی ۱۲۳۴ فخرالدین ہیتول ۱۲۳۵ بنواری لال [illegible] ۱۲۳۶ عبدالرحمٰن کھمبایت ۱۲۳۷
حنیف منیر بمبئی ۱۲۳۸ فراست اللہ علی بھیت ۱۲۳۹ خورشید انور [illegible] ۱۲۴۰ نوراللہ [illegible] ۱۲۴۱ سعود سراج سرینگر
۱۲۴۲۔ احمد شبیر لکھنؤ ۱۲۴۳ صدیق احمد کلکتہ ۱۲۴۴ بیگم بشیر [illegible] ۱۲۴۵۔ امیر احمد نہٹور ۱۲۴۶ حبیب اسلام [illegible]
۱۲۴۷ عبدالرحمٰن دربھنگہ ۱۲۴۸ جی ایس سکینہ ہردا ۱۲۴۹ عبدالغفار [illegible] ۱۲۵۰ پرتاب [illegible] ۱۲۵۱۔
فضہ بائی بمبئی ۱۲۵۲ علی حسن [illegible] ۱۲۵۳ عظمت علی فتحپور ۱۲۵۴ عبدالغنی کلکتہ ۱۲۵۵ عبداللہ احمدآباد ۱۲۵۶ عبدالمجید
ایم ۱۲۵۷ شاہجہاں بیگم کلکتہ ۱۲۵۸ کرم چند سوجانپور ۱۲۵۹ غلام محمد احمدآباد ۱۲۶۰ عبدالقدیر جالندھر ۱۲۶۱ ۔
بشیر احمد کانپور ۱۲۶۲ سیوا رام ڈیرہ دون ۱۲۶۳ منظور احمد سلطان آباد ۱۲۶۴ لکشمی نرائن بمبئی ۱۲۶۵ یاسین جودھپور
۱۲۶۶ منظور جہاں [illegible] آباد ۱۲۶۷ عبدالمنان دربھنگہ ۱۲۶۸ سراج الاسلام بھاگلپور ۱۲۶۹ زین العابدین [illegible]
۱۲۷۰ جیون داس [illegible] ۱۲۷۱ محمد انوار [illegible] ۱۲۷۲ عبدالحمید بنارس ۱۲۷۳ کرتار چند سوجانپور ۱۲۷۴ [illegible]
حصار ۱۲۷۵ خیراتی حسین [illegible] ۱۲۷۶ عبدالوحید جے پور ۱۲۷۷ منظر حسین فتحپور ۱۲۷۸ محمود علی [illegible] ۱۲۷۹
آر سنگھ جالندھر ۱۲۸۰ موتی لال اننت ناگ ۱۲۸۱ عبدالعزیز سرینگر ۱۲۸۲ کاظم علی حیدرآباد ۱۲۸۳ ثریا ناہید
نگینہ ۱۲۸۴ انجمن چوہدری [illegible] ۱۲۸۵ منشی کریم مالیرکوٹلہ ۱۲۸۶ وید پرکاش اجمیر ۱۲۸۷ حکم سنگھ امرتسر ۱۲۸۸
[illegible] ۱۲۸۹ حفیظ احمد لار ۱۲۹۰ غلام احمد اترولہ ۱۲۹۱ ظہیرالدین [illegible] ۱۲۹۲ علی عباد [illegible]
۱۲۹۳ محمد عثمان مسولی پٹم ۱۲۹۴ محمد [illegible] دلدار نگر ۱۲۹۵ عبدالمجید جودھپور ۱۲۹۶ شمشاد حسین کاشی پور ۱۲۹۷
حشمت علی کانپور ۱۲۹۸ یعقوب ابن یٰسین [illegible] ۱۲۹۹ جسونت سنگھ مسوری ۱۳۰۰ بھگوانداس ریواڑی ۔
۱۳۰۱ کرشن لال لدھیانہ ۱۳۰۲ گل رعنا نظیر کلکتہ ۱۳۰۳ کلدیپ چند [illegible] ۱۳۰۴ عین الحق [illegible] ۱۳۰۵ جگدیش پرشاد
جھانسی ۱۳۰۶ [illegible] انبالہ ۱۳۰۷ کرشن لال [illegible] ۱۳۰۸ جگدیو پرشاد اترولہ ۱۳۰۹ فاطمہ اجمیر ۔ ۱۳۱۰۔
غلام حیدر گریڈیہ ۱۳۱۱ قائم الٰہی بہادر گڑھ ۱۳۱۲ حبیبہ بائی بوندی ۱۳۱۳ فخرالدین ہیتول ۱۳۱۴ یعقوب [illegible]
فتحپور ۱۳۱۵ عبدالعزیز [illegible] ۱۳۱۶ خلاق بیگ کاکوری ۱۳۱۷ عبدالقدیر جالندھر ۱۳۱۸ بھگوانداس بلاسپور ۔
۱۳۱۹ معین الدین نرمل ۱۳۲۰ جگوانداس بھوپال ۱۳۲۱ ممتاز حیدر باندہ ۱۳۲۲ عبداللہ حیدرآباد ۱۳۲۳
عین الحق گونڈہ ۱۳۲۴ گردھاری لال [illegible] ۱۳۲۵ منظر خاں [illegible] ۱۳۲۶ گوبند کمار امرتسر ۔ ۱۳۲۷
ہزاری لال سلطان پور ۱۳۲۸ نظار اکبر منگلور ۱۳۲۹ عبدالغفار سہارنپور ۱۳۳۰ ایم ادریس بلیا ۱۳۳۱
رادھے شیام کانپور ۱۳۳۲۔ اوم پرکاش [illegible] ۱۳۳۳ عبدالکریم جودھپور ۱۳۳۴ علی حسین بمبئی ۱۳۳۵ محمد خاں
[illegible] ۱۳۳۶۔ اکبر علی [illegible] ۱۳۳۷۔ ایم جی یٰسین حیدرآباد ۱۳۳۸ جگوانداس [illegible] ۱۳۳۹ مریم بی بی
گورکھپور ۱۳۴۰ عبدالغفار [illegible] ۱۳۴۱ گوری بہادرگڑھ ۱۳۴۲ کبیرالدین [illegible] ۱۳۴۳ اے سلام دربھنگہ
۱۳۴۴ دلیپ کور لدھیانہ ۱۳۴۵ خیرالنساء [illegible] ۱۳۴۶ محمد علی بلرام پور ۱۳۴۷ شہامت علی [illegible] ۱۳۴۸
محمد عمر بنارس ۱۳۴۹ غلام حسین سرینگر ۱۳۵۰۔ احمد بھائی جبلپور ۱۳۵۱ سید سبحان [illegible] ۱۳۵۲ نعیمہ خاتون
مرادآباد ۱۳۵۳ ریاض حسین جونپور ۱۳۵۴ احمد علی کریم ۱۳۵۵ نور محمد مرہرہ ۱۳۵۶ چونی لال پٹھانکوٹ
۱۳۵۷ عبداللطیف زمانیہ ۱۳۵۸ جواد علی کلکتہ ۱۳۵۹ دلیپ [illegible] ۱۳۶۰ کدار ناتھ بیاس ۱۳۶۱ [illegible]
جمشید پور ۱۳۶۲۔ افتخار حسین میرٹھ ۱۳۶۳ [illegible] ۱۳۶۴ عبدالقیوم [illegible] ۱۳۶۵ [illegible]
[illegible] ۱۳۶۶ منے علی حیدرآباد ۱۳۶۷ نند لال مدھوپور ۱۳۶۸ کنہیا لال [illegible] ۱۳۶۹ شونرائن داس
[illegible] ۱۳۷۰ [illegible] ۱۳۷۱ کریم بیگ [illegible] ۱۳۷۲ شبیر احمد بلیا ۱۳۷۳ کلدیپ سنگھ اوجین
۱۳۷۴۔ محمد اسحٰق لاہور ۱۳۷۵۔ [illegible] جودھپور ۱۳۷۶ مدھو سودن [illegible] ۱۳۷۷ سادھو رام مالیرکوٹلہ ۔
۱۳۷۸ حبیب الرحمٰن ورنگل ۱۳۷۹ نصیرالدین شملہ ۱۳۸۰ حافظ بیگم اودے پور ۱۳۸۱ کیلاش رانی جالندھر ۱۳۸۲ محمد شریف
بمبئی ۱۳۸۳ محمد نسیم جھانسی ۱۳۸۴ نیاز الدین کراچی ۱۳۸۵ بشیر احمد لاہور ۱۳۸۶ مسز بیگ کراچی ۱۳۸۷ رضا حسین

شمع ہے آصف علی روڈ اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

حسن ۱۳۸۸ عبداللہ بورہ ۱۳۸۹ رام سروپ دہرہ دون ۱۳۹۰ عرفان احمد تلہر ۱۳۹۱ ظہور احمد لاہور ۱۳۹۲
عنایت اللہ بلند شہر ۱۳۹۳ رام پیاری امرتسر ۱۳۹۴ ۔ جمری بیگم حیدرآباد ۱۳۹۵ رگھوناتھ میانی افغانان ۱۳۹۶ غلام رسول
جنگولی ۱۳۹۷ ۔ بوان چند پنچا کوٹ ۱۳۹۸ حبیب اللہ دوہا ۱۳۹۹ میرا بائی نظام آباد ۱۴۰۰ اختر نفیس بیگم احمد آباد
۱۴۰۱ ۔ اصغر علی چک منشی ۱۴۰۲ ۔ محمد شفیع لاہور ۱۴۰۳ ۔ انور حسین کوئٹہ ۱۴۰۴ عبدالعزیز راولپنڈی ۱۴۰۵ ۔
حسن ذکریا فتحپور ۱۴۰۶ ۔ یوسف الدین بانسواڑہ ۱۴۰۷ ۔ ایم حسین مانی گرام ۱۴۰۸ رمضانی گونڈہ ۱۴۰۹ ۔ ایم اسمٰعیل
کراچی ۱۴۱۰ ست پرکاش جالندھر ۱۴۱۱ مسیح الدین سری نگر ۱۴۱۲ عبدالکریم عیسیٰ خیل ۱۴۱۳ شانتی نراین آنولہ
۱۴۱۴ ۔ بابو رام قائم گنج ۱۴۱۵ غلام رسول احمد آباد ۱۴۱۶ ۔ سلیم شمس الدین بنارس ۱۴۱۷ رشیدہ خاتون بھوکر ۔
۱۴۱۸ ۔ مشرف بیگ بہرائچ ۱۴۱۹ ۔ ایس اے بخاری کراچی ۱۴۲۰ ۔ شمیم اختر سرگودھا ۱۴۲۱ ۔ محمد احمد ناندیڑ
۱۴۲۲ ۔ مہر سنگھ جالندھر ۱۴۲۳ ۔ محمد شفیع سری نگر ۱۴۲۴ کھوشن لال کاندھلہ ۱۴۲۵ دلانتی رام حصار
۱۴۲۶ ۔ سنیتا رانی امرتسر ۱۴۲۷ ۔ عبداللہ اننت ناگ ۱۴۲۸ ۔ نظام علی بلیاں ۱۴۲۹ ۔ انجمن آرا مجاود
۱۴۳۰ ۔ محمد یوسف تنگھیدا ۱۴۳۱ محمد حسین بن گھی ۱۴۳۲ ۔ منوہر لال کانپور ۱۴۳۳ مسرت خانم ازدہ
۱۴۳۴ ۔ رام گوپال شکرس ۱۴۳۵ کے جی ریڈی نرمل ۱۴۳۶ محمد صدیق کیتوپلی ۱۴۳۷ ۔ رندھیر سنگھ
رائیکوٹ ۱۴۳۸ حمیدہ بانو احمد آباد ۱۴۳۹ کفایت علی گوپامئو ۱۴۴۰ ۔ امراض بیگم کوہاٹ ۱۴۴۱ غلام احمد
بمبئی ۱۴۴۲ ہالک رام حصار ۱۴۴۳ ۔ شرافت حسین کانپور ۱۴۴۴ زیب النساء لکھنؤ ۱۴۴۵ محمد متقی مئو ۱۴۴۶
بہارا احمد سوری ۱۴۴۷ عبدالرحمٰن کنگسن ۱۴۴۸ ۔ محمد نسیم سلطانپور ۱۴۴۹ سردار ناگپور ۱۴۵۰ ۔ نبی بخش
بھاجپور ۱۴۵۱ ۔ منصور احمد کرنال ۱۴۵۲ نثار احمد بمبئی ۱۴۵۳ ۔ عبدالستار جھنگ ۱۴۵۴ واجدہ بیگم سلطانپور
۱۴۵۵ جسونت سنگھ ابین ۱۴۵۶ قطب الدین مظفر پور ۱۴۵۷ ۔ اسلم خاں دوڈنڈ ۱۴۵۸ ساجد علی
بارہ بنکی ۱۴۵۹ زہرہ خاتون جاجاسہ ۱۴۶۰ حفیظ اللہ محمدی ۱۴۶۱ رشید احمد سیالکوٹ ۱۴۶۲ مجتبیٰ حسین
کٹنی ۱۴۶۳ جگدیو سنگھ نئی دہلی ۱۴۶۴ ۔ ایس بی سکینہ لکھنؤ ۱۴۶۵ ۔ مہدی حسن لوگانواں سادات
۱۴۶۶ ۔ اوما شنکر کانپور ۱۴۶۷ ۔ انور بیگم جڑانوالہ ۱۴۶۸ کنیز رخسانہ بیڑ ۱۴۶۹ شفیق مسنسوری چاٹگام
۱۴۷۰ ۔ حامد علی لاہور ۱۴۷۱ ۔ سعد اللہ پشاور ۱۴۷۲ ۔ طالب حسین کالاباغ ۱۴۷۳ ۔ حسن عمر لاہور ۱۴۷۴ محمود حسین
سانگری ۱۴۷۵ ۔ سوہنی رام امرتسر ۱۴۷۶ ۔ نور بانو کراچی ۱۴۷۷ ۔ قدسیہ ۱۴۷۸ ۔ سلطان کراچی ۱۴۷۹ ۔
محمد حسینی کوئٹہ ۱۴۸۰ محمد ظہیر حیدرآباد سندھ ۱۴۸۱ علی حسن لکھنؤ ۱۴۸۲ بلدیو راج بھدانہ ۱۴۸۳ ۔ اعجاز اصغر
ملتان ۱۴۸۴ منظور احمد کراچی ۱۴۸۵ خدیجہ طاہرہ منٹگمری ۱۴۸۶ ۔ نظام الدین محبوب نگر ۱۴۸۷ عابد حسین

گونڈہ ۱۴۸۸ انعام علی بیگ کیمبلپور ۱۴۸۹ منتخب فریدی مظفر پور ۱۴۹۰ ۔ محمود آیو ۱۴۹۱ شو شرن داس مالیر کوٹلہ
۱۴۹۲ منیر احمد بھاماں ۱۴۹۳ ریحانہ خاتون سونامکھ ۱۴۹۴ ۔ کمل سری واستوا رودر پور ۱۴۹۵ محمد اکرم گوجرانوالہ
۱۴۹۶ ۔ علی محمد ادنارپور ۱۴۹۷ ۔ عنایت اللہ ماری پور ۱۴۹۸ ۔ عبدالغفار کراچی ۱۴۹۹ ۔ محمد سعید راولپنڈی ۱۵۰۰
رشید نذیر کیمبلپور ۱۵۰۱ تفضل حسین فیض آباد ۱۵۰۲ ۔ اکبر علی شاہجہانپور ۱۵۰۳ جگت سنگھ حصار ۱۵۰۴ ۔
نواب احمد سکھر ۱۵۰۵ راجہ گوڑ دہلی ۱۵۰۶ نصیر احمد علیگڑھ ۱۵۰۷ سادر سنگھ زیرہ ۱۵۰۸ محمد رفیق لاہور ۱۵۰۹ عبدالسلام لاہور ۱۵۱۰
محمد ظفر سجاول نگر ۱۵۱۱ محمود ۱۵۱۲ نسیم الحق کراچی ۱۵۱۳ اسلام سروپ شاہجہانپور ۱۵۱۴ آفاقی بیگم رامپور ۱۵۱۵ محمد اسلام شاہجہانپور
۱۵۱۶ اجیت سنگھ ملک ۱۵۱۷ دیا وتی انبالہ ۱۵۱۸ ابرار حسین لکھنؤ ۱۵۱۹ نورالدین دہلی ۱۵۲۰ جگدیش برجی ۱۵۲۱ اکبر امام قادیانی ۱۵۲۲
سری نگر ۱۵۲۳ مجیب بیگ مراد آباد ۱۵۲۴ اسندر داس دہلی ۱۵۲۵ کے اوتکی نئی دہلی ۱۵۲۶ رامپور ۱۵۲۷ سری دہلی ۱۵۲۸
۱۵۲۹ محمد احسن مراد آباد ۱۵۳۰ رضا نعمی کلکتہ ۱۵۳۱ سلیم اختر کلکتہ ۱۵۳۲ نشاط شفیع دو دیرہ ۱۵۳۳ اختر زبیدہ ۱۵۳۴ عبدالرشید کیتھلی ۱۵۳۵
عبدالغفار آسنسول ۱۵۳۶ خورشید سری نگر ۱۵۳۷ اسلام شاہ ٹونکی ۱۵۳۸ چنچل رانی سری نگر ۱۵۳۹ محمد احمد لکھنؤ ۱۵۴۰ نسیم سلطانہ کرشنگر
۱۵۴۱ ملک برن ولیمنگ ۱۵۴۲ جارتیگاں گیا ۱۵۴۳ محمود حیا پر شاد تیور ۱۵۴۴ فنیعے الشخی محبوب نگر ۱۵۴۵ نعیم حسین بہار ۱۵۴۶ انور شریا ساساروکی
۱۵۴۷ آصف سہارنپور ۱۵۴۸ ریاض کانپور ۱۵۴۹ مقبول ظفر آباد ۱۵۵۰ عزیز خان ڈھاکہ ۱۵۵۱ سلیم اختر بیابا ۱۵۵۲ اشتیاق جمشید ۱۵۵۳ معروف نواب شاہ
۱۵۵۴ شریف کراچی ۱۵۵۵ اقبال راولپنڈی ۱۵۵۶ انصر حسین نواب شاہ ۱۵۵۷ اقبال حسین راولپنڈی ۱۵۵۸ ذاکر کراچی ۱۵۵۹ جلال الدین ملتان ۱۵۶۰
کراچی ۱۵۶۱ ظہیر محمد سرگودھا ۱۵۶۲ انعام زبیدہ علیم ۱۵۶۳ محمد خالد دیرہ ۱۵۶۴ نصیر کراچی ۱۵۶۵ ابراہیم جیکب آباد ۱۵۶۶ محمد الحق گوجرانوالہ ۱۵۶۷ قطب الدین حیدرآباد

پانچواں انعام

سب سے زیادہ حل بھیجنے کا انعام مبلغ پانچ سو روپے ۱۵۱ حل بھیجنے پر خان محمد عبداللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ ضلع کچہری۔ گوجرانوالہ کو دیا گیا۔

تمام حلوں کی جانچ پڑتال نہایت احتیاط سے کی جاتی ہے، پھر بھی اگر کسی صاحب کو شبہ ہو کہ انہیں انعام ملنا چاہیے اور ان کا نام اس فہرست میں نہیں ہے یا ان کی غلطیاں کم ہیں اور اس فہرست میں زیادہ دکھائی گئی ہیں تو وہ ایک روپیہ دوبارہ جانچ کی فیس منی آرڈر سے شرط نمبر ۱۰ صفحہ ۱۱۰ کے مطابق بھیج کر منی آرڈر رسید بھیجتے ہوئے یہ لکھیں کہ ان کی شکایت کیا ہے اور انہوں نے معمہ نمبر ۵ کے کتنے حل کس تاریخ کو بھیجے تھے اور فیس کس ذریعہ سے بھیجی تھی۔ اگر ان کی شکایت درست ہوئی تو ان کو انعام میں حصہ دیا جائے گا اور ان کا روپیہ بھی واپس کر دیا جائے گا۔ اگر غلط ہوئی تو جانچ کی فیس ضبط کی جائے گی۔ یہی آخری تاریخ ۱۰ مئی ۱۹۵۵ ہے۔ مئی ۱۹۵۵ تک جو ہمیں مل جائیں گی ان کا انتظار کر کے ۱۵ مئی ۱۹۵۵ تک سب انعام روانہ کر دیئے جائیں گے۔ پاکستان میں انعامات جاوید بکنیز آسن مل دھاروڈ پوسٹ بکس نمبر کراچی روانہ کریں گے۔

مضبوط؟ سستا؟ ہاں جناب! یہ بہت مائل چلتے ہیں

GOODYEAR

گڈ ایئر

ربڑ میں زبردست شہرت کا مالک

کیوں اور کیسے

ایڈیٹر معمّہ

شمع معمّہ نمبر ۵۸ کے کئی اشاروں کے ایک سے زیادہ جواب ممکن ہو سکتے تھے لیکن صرف ایک ہی جواب صحیح تھا ذرا سی دیر اشاروں پر غور کرنے سے صحیح جواب پا جانا کوئی مشکل کام نہ تھا آئیے آپ کو مختصر طور سے بتائیں ہم نے ایک جواب کو دوسرے پر کیوں ترجیح دی؛

دائیں سے بائیں

اشارات ۱، ۶، ۹، ۱۷، ۲۰، ۲۳ اور ۲۵ کا ایک ہی جواب ممکن تھا۔

۱۲- جلتی دوپہر میں کسی درخت کے نیچے ——— ہوا مسافر بیٹھا ہے تو بس اُٹھنے کو جی ہی نہیں چاہتا: تھما (تھکا) اشارے میں "جلتی دوپہر" کی اہمیت بہت ہے۔ ایسے وقت میں مسافر تھکا ہوا نہ بھی ہو، درخت کے نیچے بس "دم تھما" ہوا ہو، اٹھنے کو جی ہی نہیں چاہتا۔

۱۴- اپنے ——— کی عزت کرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے: والی (والد) خواہ وہ اسے دل سے پسند کرے یا نہ کرے، اس کے رتبے کے باعث اپنے والی (حاکم، بادشاہ، سرپرست) کی عزت کرنا ہر ایک کے لئے "ضروری" ہے والد کی عزت "فرض" ہے، اور عموماً دل سے" کی ہی جاتی ہے"

۱۵- اپنے مالک کے اشاروں پر ناچنا ہی تو ——— کا کام ہے: بندر (بندے) "بندے" کے ساتھ اشارے کا مفہوم "مالک" کو خدا کے معنی دے دیتا ہے اور اس کے ساتھ "اشاروں پر ناچنا" زیب نہ دیتا۔ "اشاروں پر ناچنے" سے بندر ہی بہتر ہے۔

۲۲- جب رات کو اس کا ——— بچہ روتا ہے تو ماں کتنی ہی گہری نیند میں کیوں نہ ہو فوراً جاگ جاتی ہے: پیارا (پیاسا) جب رات کو اس کا "پیارا" بچہ (خواہ وہ پیاسا ہو یا کسی اور وجہ سے) روتا ہے تو ماں کتنی ہی گہری نیند میں کیوں نہ ہو، فوراً جاگ جاتی ہے۔

اوپر سے نیچے

اشارات ۱، ۲، ۳ اور ۲۲ کا ایک ہی جواب ممکن تھا۔

۵- معمولی غلطی سے، بہت زیادہ طاقت والے بجلی کے تار ذرا بھی ——— جائیں تو بہت زیادہ نقصان ہو سکتا ہے: ہل (ہل، جل) "بہت زیادہ طاقت والے بجلی کے تار" "ذرا بھی" ہل جائیں یا جل جائیں تو اتنا نقصان نہیں ہو سکتا جتنا ان کے "ذرا بھی" "ہل" جانے سے ہو سکتا ہے۔

۸- دودھ سے ——— نکال کر پھر اسے پی لینا صحت کے لئے ٹھیک نہیں: مکھن (مکھی) دودھ سے مکھی نکال کر اسے پی لینا بہت سی بیماریوں کے جراثیم جسم میں پہنچا سکتا ہے اور "مضر صحت" ہے اور اس فعل کے لئے محض "ٹھیک نہیں" کہہ دینا کافی نہیں۔ "ٹھیک نہیں" کے پیش نظر "مکھن" ہی درست جواب ہے۔

۱۰- سڑکوں پر آوارگی کے ماحول میں ——— ہوا بچہ بھی، تعلیم دی جائے تو اچھا شہری بن سکتا ہے: ملا (پلا) بظاہر "ملا" اور "پلا" دونوں کے ساتھ اشارہ ایک ہی سے معنی دیتا ہے، لیکن بغور دیکھئے تو جہاں "ملا" ہوا بچہ بہت چھوٹی عمر میں ملا ہے اور اس کے بعد سے آوارگی کے ماحول سے نکال لیا گیا ہے اس ماحول میں "پلا" ہوا بچہ بہت دنوں تک وہاں رہا ہے اور اس کے سدھرنے کے امکانات اتنے روشن نہیں۔ "ملا" اشارے کا بہتر جواب ہے۔

۱۳- آدمی کس قدر مایوس ہو جاتا ہے جب کافی ——— کرنے کے بعد بھی مہمان نہ آئے!: انتظام (انتظار) محض انتظار کرنے کے بعد کسی کے نہ آنے کے مقابلے میں مایوسی اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب کافی "انتظام" بھی کیا گیا ہو۔

۱۶- عموماً اپنے ملک کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کو ——— سے ڈرانا بے سود ہوتا ہے: دام (دار) "عموماً" اپنے ملک کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کو "دام" (قید) سے ڈرانا بے سود ہوتا ہے، وہ اس کی پروا نہیں کرتے، مگر ان میں سے کم ہوتے ہیں جو "دار" سے بھی نہ ڈریں۔ "عموماً" کی موجودگی میں "دام" بہتر جواب ہے۔

۱۸- بعض مریض تو بس ——— کے سہارے جیتے ہیں!: دواؤں (دعاؤں) دعاؤں کے اثر سے انکار نہیں، پھر بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی مریض "بس دعاؤں" کے سہارے جی رہا ہے ——— لیکن بعض مریض قریب المرگ ہونے ہوئے بھی کچھ عرصے بس دواؤں کے سہارے جیتے ہیں!

۱۹- جب سکھ، ہندو اور مسلمان سچے دل سے ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھنے لگیں گے تو ہند و پاکستان سے فرقہ پرستی کا ——— خود بخود دور ہو جائے گا: زہر (زور) جب یہ فرقے "سچے دل سے" ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھنے لگیں گے تو فرقہ پرستی کا "زور" ہی نہیں دور ہو گا، "زہر" (پورے طور سے) دور ہو جائے گا۔

۲۱- ایک بگڑے ہوئے عادی شرابی کا گرتے پڑتے ——— کس قدر عبرت انگیز ہوتا ہے!: پینا (جینا) ایک بگڑے ہوئے عادی شرابی کی زندگی، اس کا گرتے پڑتے جینا تو باعث عبرت ہوتا ہی ہے، لیکن اس سے کہیں زیادہ عبرت انگیز اس کا گرتے پڑتے بھی "پینا" اور پیتے رہنا ہوتا ہے!

۲۴- کسی رحم دل اور سخی امیر کے در پر خیرات مانگنے کے لئے ——— بھی کوئی سوالی جاتا ہے، خالی ہاتھ واپس نہیں آتا: جو (جب) "جو" بھی سوالی ایسے امیر کے در پر جاتا ہے خالی ہاتھ واپس نہیں آتا، لیکن ضروری نہیں کہ وہ سوالی "جب" بھی (وقت بے وقت یا بار بار) جائے اور کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹے۔ حالات کے لحاظ سے "جو" بہتر جواب ہے۔

پیچیدہ اشارے

۷- دنیا کے لوگ اہل ——— حضرات کی لکھی ہوئی کتابوں سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ ۱۱- جذباتی شاعر یا ادیب کو اپنے ——— پر قابو ہی نہیں ہوتا۔ ۳۴- آج کل دنیا کی تمام بڑی طاقتیں اپنے حریفوں سے ہر ——— میں سبقت لے جانا چاہتی ہیں: علم، قلم، معاملے (قلم، قلب، مقابلے) "بہت کچھ سیکھتے ہیں" کے پیش نظر "قلم" سے "علم" بہتر جواب ہے۔ جذباتی "شاعر یا ادیب" کی تخصیص اور اشارے کی بناوٹ "قلب" کے مقابلے میں "قلم" کو درست حل قرار دیتی ہیں۔ دنیا کی تمام بڑی طاقتیں، نہ صرف جہاں ان کا ایک دوسرے سے واضح طور پر "مقابلہ" ہو، بلکہ ہر "معاملے" میں اپنے حریفوں سے سبقت لے جانا چاہتی ہیں۔

۲۶- دنیا میں شاید ہی کوئی آدمی ہو گا جس کا دل ——— سے خالی ہو۔ ۲۵- ان فوجوں کی شجاعت اور جواں مردی کی خوب داد دی جاتی ہے جو تعداد میں قلیل ہونے کے باوجود دشمن کے علاقے میں ——— کر لڑیں: مرادوں، جم (ارادوں، جا) مرادیں (تمنائیں، آشائیں) تو ہر دل میں ہوتی ہیں، مگر ان کو حقیقت بنانے کے لئے ٹھوس ارادوں کی ضرورت ہوتی ہے، جو اتنے عام نہیں۔ اس لئے "ارادوں" کے مقابلے میں "مرادوں" بہتر جواب ہے۔ ان فوجوں کی شجاعت اور جواں مردی کی خوب تعریف کی جاتی ہے جو تعداد میں قلیل ہونے کے باوجود دشمن کے علاقے میں نہ صرف "جا" کر بلکہ "جم" کر لڑیں۔

شمع معمّوں کے اشاروں پر بحث اور ان کے ممکن صحیح حل شائع کرنے کے لئے ایڈیٹر معمّہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔ بلا لائسنس ایسا کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے

شمع معمّہ، آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا۔

۲,۰۰,۰۰۰

شمع معمّے

اپنی پانچویں سال گرہ کے موقعہ پر
شمع معمّہ نمبر ۶۱ کے ذریعے پیش کر رہے ہیں

دو لاکھ روپے کے نقد انعام

تفصیلات کے لئے ماہ نامہ شمع، نئی دہلی۔ ماہ نامہ شمع، لاہور اور
ماہ نامہ رومان، کراچی کی جون ۱۹۵۵ کی اشاعتوں کا انتظار
فرمایئے، جو ۲۰ مئی کے لگ بھگ شائع ہو جائیں گی۔

شمع معمّے

نئی دہلی

اب ایمان داری اور کامیابی کے چھٹے سال میں

SMA/43

دو لاکھ روپے کے نقد انعام

شمع معمّے، ۱۱ آصف علی روڈ، اجمیری گیٹ نئی دہلی کی طرف سے جاری کیا گیا

ROTARY CAMERA TEST CHART

AIIM X 113

IN

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astig
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The
7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If No
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact

220 mm

200 mm

7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If Not Properly Adjusted Or Assembled Or If
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is Raised, It Will Become Progressively
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility May Be Judged By Scanning T
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact Reflectance Of The White S

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astigmatism That May Cause Two Equal Groups Of Par
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The Condition Of A Particular Rotary Camera, These

AIIM

Association for Information and Image Management

(301) 587-8202

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR NORTH AMERICAN 11" DIMENSION

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR METRIC A4 DIMENSION